CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نایاب سنگ کان ضائع کن

ہندوؤں کے تیوہار

مصنفہ

لالہ بالکشن تبرہ آبر

خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تقسیم کار:

صدر دفتر:

- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ـــــ ۱۱۰۰۲۵

شاخیں:

- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار دہلی ـــــ ۱۱۰۰۰۶
- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنسس بلڈنگ، بمبئی ـــــ ۴۰۰۰۰۳
- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، یونیورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ ـــــ ۲۰۲۰۰۲

نقش اوّل: ۱۹۳۴ء

نقش ثانی: ۱۹۹۳ء

قیمت [illegible] روپے

لبرٹی آرٹ پریس (پروپرائٹرز مکتبہ جامعہ لمیٹڈ) نئی دہلی میں طبع ہوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حرفے چند

ایک دوسرے کو سمجھے بغیر، اندھوں، بہروں اور گونگوں کی زندگی گزارتے ہمیں ایک عرصہ بیت گیا۔ دیوالی مبارک ہو' کی جگہ 'محرم مبارک ہو' سننے کی نوبت بھی آ چکی۔ یہ آخر کب تک! کب تک ہم دیوار سے دیوار، دوکان سے دوکان ملے کے پڑوسی ایک دوسرے کے لیے انجان بنے رہیں گے، اور پھر اجنبی بن کر ایک دوسرے کو بھنبھوڑتے رہیں گے! ایک دوسرے کا خون پیتے رہیں گے۔ شاید اکثر جانور باہم ایک دوسرے کو ہم سے بہتر سمجھتے ہیں۔ شاید اسی لیے جانوروں کی اکثریت ہم سے شریف تر ثابت ہوتی جا رہی ہے۔

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے مری بات!

اردو والے کتنے زندہ تھے کبھی! اور اردو کتنی ثروتمند زبان رہی ہے؛ اور کیسی شان سے سینہ تان کے پورے دیش میں سب سے بڑی سیکولر زبان ہونے کی مدعی بن سکتی ہے — اس کا کچھ اندازہ ان کتابوں سے لگتا ہے جو ہم یکے بعد دیگرے پیش کریں گے۔ ان میں سے ایک آج پیش خدمت ہے۔

ع ر ب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہندوؤں کے تیوہار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شری رام دہرم منڈل بک سیریز نمبر ۱

غنیمت ہو میسر عیاں جن میں ہے تیوہاروں کی
رونق محفل افلاک ہے سیاروں کی

ہندوؤں کے تیوہار

جس میں

ہندوؤں کے تمام تیوہاروں کے حالات۔ ان کی وجہ تسمیہ۔ ان کو منانے کے صحیح طریق و دیگر دلچسپ معلومات درج ہیں

از

لالہ بالکشن بترہ آر بی اے ایل ایل بی وکیل

آنریری ایڈیٹر اخبار اقبال ملتان

مصنف بھگت درشن۔ تواریخ ملتان۔ سفرنامہ ہند۔ ہندوؤں کے اوتار وغیرہ

سنہ ۱۹۳۴ء

نامی پریس انارکلی لاہور میں باہتمام لالہ بالکشن بترہ پرنٹر پبلشر طبع شد

بار دوم — تعداد جلد ایک ہزار — قیمت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیباچہ طبع دوئم وسوئم

ہندو تیوہاروں کے متعلق تواریخی نقطہ نظر سے شاستر انوسار کوئی کتاب اردو میں موجود نہ تھی۔ اسلئے پنجاب پراونشل سناتن دہرم کانفرنس منعقدہ ملتان سنہ ۱۹۲۶ء کے موقع پر میں نے کتاب ہذا کا پہلا ایڈیشن شائع کیا جس کے لئے مجھے کئی انگریزی ہندی اردو کتب کا مطالعہ کرنا پڑا۔ ۶ برس کے اندر پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا۔ مگر کتاب کی مانگ جاری رہی۔ اسلئے باوجود بسیار مصروفیات کے میں اب مزید مطالعہ کے بعد کتاب کی نظر ثانی کر کے اسکا دوسرا ایڈیشن شائع کر رہا ہوں۔ اس کتاب میں اہل ہنود کے تمام تیوہار و برت درج ہیں۔ جن سے ہندو قوم کی دھارمک و قومی زندگی کا ثبوت ملتا ہے۔ اگر اس کے پڑھنے سے آپ کی معلومات میں کچھ اضافہ ہو تو میں سمجھونگا کہ مرا مقصد حل ہو گیا۔

اخیر میں میں یہ کتاب نہایت خلوص دلی کے ساتھ اپنے محترم بزرگ مسٹر اے آر سچدیو بی۔ اے انکم ٹیکس آفیسر گجرات کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

بندہ بالکشن بترہ پلیڈر

۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۳۲ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انڈکس تیوہارات

نمبر شمار	نام تیوہار	صفحہ	نمبر شمار	نام تیوہار	صفحہ
	ماہ چیت کے تیوہار		۱۴	شیتلا اشٹمی	۲۱
۱	سموتسر پوجن	۵	۱۵	گنگا دسہرہ	۲۱
۲	گورا پاربتی تیج	۷	۱۶	نرجلا اکادشی	۲۲
۳	ارندھتی برت	۷		ماہ اساڑھ کے تیوہار	
۴	درگا اشٹمی	۸	۱۷	رتھ یاترا	۲۷
۵	رام نومی	۸	۱۸	وشنو شینی اکادشی	۲۷
۶	شیتلا پوجن	۱۰	۱۹	چاترماس برت	۲۹
۷	ہنومان جینتی	۱۱	۲۰	ویاس پوجا	۳۰
	ماہ بیساکھ کے تیوہار			ماہ ساون کے تیوہار	
۸	میکھ سنکرانت	۱۲	۲۱	ناگ پنچمی	۳۲
۹	پرشورام جینتی	۱۲و۱۳	۲۲	شراونی	۳۴
الف	سدھ شام جی کی یادگا	۱۳	۲۳	رکھشا بندھن عرف رکھڑی	۳۵
۱۰	اکھشے تیج	۱۳		ماہ بھادوں کے تیوہار	
۱۱	گنگا سپتمی	۱۴	۲۴	بہولا چوتھ	۳۹
۱۲	نرسنگھ چودش	۱۴	۲۵	بل ششٹی	۳۹
	ماہ جیٹھ کے تیوہار		۲۶	جنم اشٹمی	۴۰
۱۳	بٹ ساوتری برت	۱۷	۲۷	ہرتالکا تیج	۴۶

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نمبر شمار	نام تیوہار	صفحہ	نمبر شمار	نام تیوہار	صفحہ
۲۸	گنیش چوتھ عرف پتھر چوتھ	۴۷		ماہ منگھر کے تیوہار	
۲۹	رادھا اشٹمی - رشی پنچمی	۴۸	۴۶	برشچک سنکرانتی	۷۷
۳۰	وامن دوادشی	۴۹	۴۷	کال اشٹمی	۷۷
۳۱	اننت چتردشی	۵۰	۴۸	سکند چھٹھ	۷۷
	ماہ سوج کے تیوہار		۴۹	دتاتریہ جینتی	۷۸
۳۲	پیتر پکھش (شرادھ)	۵۸		ماہ پوہ کے تیوہار	
۳۳	دیوی پکھش (نوراترہ)	۵۸	۵۰	لوہڑی	۷۸
۳۴	وجے دشمی (دسہرہ)	۵۹		ماہ ماگھ کے تیوہار	
۳۵	شردپونو	۶۱	۵۱	مکر سنکرانتی عرف ماگھی	۸۴
	ماہ کاتک کے تیوہار		۵۲	گنیش چوتھ	۸۷
۳۶	کروا چوتھ	۶۲	۵۳	شٹ تلا اکادشی	۸۸
۳۷	اہوئی اشٹمی	۶۴	۵۴	بسنت پنچمی	۸۹
۳۸	دیوالی	۶۵	۵۵	سوا رتھ سپتمی	۹۱
۳۹	گووردھن پوجا	۷۰	۵۶	بھیشم اشٹمی	۹۲
۴۰	انکوٹ	۷۰		ماہ پھاگن کے تیوہار	
۴۱	بھیا دوج عرف ٹکا	۷۲	۵۷	شوراتری	۹۴
۴۲	تلسی سالگرام بواہ	۷۳	۵۸	ہولی	۹۹
۴۳	بھیشم پنچک	۷۴	۵۹	بسوڑہ	۱۰۲
۴۴	دیوا ٹھان اکادشی	۷۴			
۴۵	کارتکی پورن ماشی	۷۵		بالکشن تبرو لیڈر کرشن نواس ملتان شہر	

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شری ہری

ہندوؤں کے تیوہار

ماہِ چیت کے تیوہار

سموتسر پوجن

کتاب نرنے سندھو اور پرانوں وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش میں شری برہما نے چیت شکل پکش کی پرتی پدا کو یہ تمام کون و مکان بنائے تھے۔ اور دیوتاؤں کو یہ حکم دیا تھا کہ "تم سب آج سے اپنے اپنے متعلق امور سرانجام دینے میں مصروف ہو جاؤ"۔ چنانچہ دیوتاؤں وغیرہ نے اپنے اپنے لوک کا انتظام اسی یوم سعید سے شروع کیا تھا۔ سرشٹی سمت جو آجکل ۱۹۷۴۹۲۵۰۴۷ ہے۔ اسی مبارک تھتی سے چلتا ہے۔ اس روز مبارک کو طلوعِ آفتاب سے پہلے لیتے ہیں۔ اسی دن مکانوں اور دکانوں وغیرہ کی صفائی ہوتی ہے۔ اور جسم میں تیل مل کر نہانا صحتِ جسمانی کے لئے بہتر ہے۔ نہانے کے بعد اپنے اشٹ دیو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا پوجن کر کے سموتسر کا پوجن کرنا چاہیئے۔ اس کا ذکر اتھرووید کانڈ ۳ ورگ دس منتر ۲ میں یہ آتا ہے کہ "اے سموتسر! برہما کی مورتی! ہم تجھ کو پوجتے ہیں۔ تو ہم کو ہر طرح کے دھن دولت اور پتر کو دے!"

سموتسر سال کو کہتے ہیں۔ اس وید منتر کے مطابق سموتسر ہی کو برہما کی مورتی خیال کر کے اس کا پوجن کرنا چاہیئے۔ ایسا ہی پرانوں میں پایا ہے۔ اور شت پتھ براہمن ۱۱-۱-۶-۱۳ میں سموتسر رُوپی برہما کی پرستش کا زیادہ تفصیل سے ذکر ملتا ہے۔ تقویم سال تو یعنی پنچانگ کا آغاز بھی اسی روز مبارک سے ہوتا ہے اس روز کو پہلا نوراترہ بھی کہتے ہیں۔ اسی دن سے نومی تک لوگ برت کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں ایک سناتن دھرمی ہندو ہی ہیں جو تمام کون و مکان کے عالم ظہور میں آنے کا ایک خاص تیوہار بھی رکھتے ہیں جس سے سناتن دھرم کی قدامت کا اظہر من الشمس ثبوت ملتا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ آج کل تمام ہندو اس خاص تیوہار کی غرض و غایت کو بھول گئے۔ صرف نیا سال سمجھ کر پتر و پنچانگ اور بعض جگہ کوئی خاص حساب تبدیل کر لیتے ہیں۔

دوسری خاص تاریخی یادگار

یہ روز مبارک ایک دوسری خاص تاریخی یادگار بھی اپنے دامن میں نہاں رکھتا ہے جس سے ہندو قوم کی عظمت و سطوت کا پتہ لگتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مہاراجہ وکرم آدتیہ اپنے نام کا سموت جاری کرنا چاہتے تھے لیکن درباری نورتنوں نے یہ عذر پیش کیا تھا کہ جس کا مدمقابل کوئی دوسرا حکمران دنیا بھر میں نہ ہو۔ وہ سموت جاری کر سکتا ہے۔ ابھی رُوم کا حکمران قیصر جولیس سیزر موجود ہے۔ جو کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتا۔ چنانچہ مہاراجہ وکرم آدتیہ نے یہ معلوم کر کے ملک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رُوم پر فوج کشی کی تھی۔ اور قیصر جولیس سیزر کو میدانِ جنگ میں زیر کر کے ہندوستان میں لائے تھے۔ اسی چیت شُکل پکھش پرتی پدا کو کشمیر میں بہت بڑا گیہ کیا تھا۔ جس میں قیصر مذکور بھی شریک تھا اور اس روز دہ سموات اس عظیم الشان فتح کی یادگار میں جاری کیا تھا۔ جس کو وکرمی سموت کہتے ہیں اور جو آج کل سمت ۱۹۹۱ وکرمی ہے۔ گویا یہ روزِ ہمایوں اس شاندار تاریخی واقعہ کی یادگار بھی ہے۔ اس کا کئی مستند کتب سنسکرت میں مفصل ذکر ملتا ہے۔

گورا پاربتی تیج

چیت شُدی تیج کو گھنگھور تیج ہوتی ہے۔ اس کو گورا پاربتی اور مگن گوری بھی کہتے ہیں۔ اس روز شادی شدہ نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کو برت رکھ کر مہادیو جی اور پاربتی جی کی مورتی بنا کر اُن کی پوجا کرنی چاہئے پوجا زعفران۔ اگر کافور اور دیگر عمدہ اشیا سے کریں۔ رات کو جاگ کر اگلی صبح کو مہادیو اور پاربتی جی کے چرنوں میں دکھشنا پیش کریں۔ اس برت کے کرنے سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اور استریوں کا سوبھاگیہ ترقی کرتا ہے اگلے دن عورتیں پکوان کھاتی ہیں۔ اور اپنی اپنی سسرالوں میں کھانا بھجواتی ہیں۔

اُرندھتی برت

مہرشی وششٹھ کی پتی برتا استری کا نام اُرندھتی ہے۔ اُس کا برت شادی شدہ استریاں چیت شدی پرتی پدا سے تیج تک یعنی مندرجہ بالا گورا پاربتی تیج تک رکھتی ہیں۔ اس برت کے رکھنے کے وقت جو سنکلپ کیا جاتا ہے اس کا ارتھ حسب ذیل ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

"موجودہ جنم یا کسی اگلے جنم میں مجھ کو جوانی میں ودھوا ہونے کا دُکھ نہ ہو۔
اور میں بااولاد رہوں۔ اور پتی (خاوند) کی زندگی میرے سوبھاگیہ کو بڑھاتی رہے
ان کامناؤں کے لئے میں اُرندھتی برت کرتی ہوں۔"

اس برت کی ودھی یہ ہے کہ چیت شدی دوج کی رات کو سونے کی تین نہایت خوبصورت مورتیاں بنائیں۔ ان میں ایک مورتی وشسٹھ کی دوسری ارندھتی کی۔ تیسری دھرو کی ہو۔ تیج کو پہلے ارندھتی کی مورتی کی ستھاپنا کریں۔ آواہن کریں اور یہ پرارتھنا کریں۔ کہ

"مہرشی وشسٹھ سے پیاری بھلنے والی بھاگوان دیوی اُرندھتی! مجھ کو سوبھاگیہ۔ دھن اور اولاد دے۔"

ازاں بعد وشسٹھ جی اور دھروجی کا پوجن کریں۔

دُرگا اشٹمی

چیت شدی اشٹمی کو درگا اشٹمی اور اشوکا اشٹمی بھی کہتے ہیں۔ یہ روز مبارک شری دُرگا بھگوتی کے ظہور پذیر ہونے کا دن ہے۔ دُرگا بھگت اُس روز برت رکھ کر بھگوتی کا پوجن کرتے ہیں۔ اُسی دن کنوارے لڑکوں اور کنواری لڑکیوں کو بھوجن کھلاتے ہیں۔ دن کو درگا بھگوتی کی کتھا ہوتی ہے۔

رام نومی

یہ یوم مبارک مریادا پُرشوتم بھگوان شری رام چندر جی کے اوتار لینے کی یادگار ہے۔ چیت شدی نومی کو پنر وسو نکھشتر برہسپتی کے نوانشہ میں اور کرک لگن میں بھگوان رام نے ماتا کوشلیا جی کے گربھ سے اوتار لیا تھا۔ ٹھیک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوپہر کا وہ وقت تھا جب آفتاب خط نصف النہار پر پہنچکر اپنی پوری طاقت سے دنیا کو بقعۂ نور بنا رہا تھا۔ پانچ گرہ یعنی سوریہ منگل ۔ شنیچر ۔ برہسپتی اور شکر اپنے پرم اوچیہ ستھان (برجِ شرف) میں تھے۔ جب بھگوان وشنو نے رام روپ میں اوتار لیا تھا۔ اس روز ہر سال اجودھیا جی میں اور چترکوٹ میں بہت بڑے میلے ہوتے ہیں۔ دن کو شری والمیکی رامائن کے سننے کا بہت بڑا پھل ہے۔ صبح سے ہی لوگ برت کرتے ہیں۔ اور بہت جگہ دوپہر کو بھگوان رام کے پوجن کے بعد برت کھول لیتے ہیں۔

ودھی۔ اگستیہ سنگھتا میں اس برت اور پوجن کی ودھی یہ لکھی ہے کہ ایک دن پہلے یعنی اشٹمی کو صبح نت نیم سے فارغ ہوکر نومی کو برت کرنے والا شخص گورو کی خدمت میں جا کر کہے کہ

"آپ میرے اچاریہ بنیں۔ میں آپ کو رام کی مورتی دان کرونگا کیونکہ آپ میرے لئے ساکھشات بھگوان رام ہیں"

زاں بعد اسی وقت اس اچاریہ کو سنان کرا کے اس کا پوجن کرے اور اس کو بھوجن کرا کے دکھشنا دے۔ پھر بھگوان رام کا دھیان کرتا ہوا خود بھوجن کرے۔

نومی کے دن صبح ہی کو سنان کر کے گھر کو سجائے اور ایک حصہ میں منڈپ بنا کر ویدی بنائے۔ اس ویدی پر دو پل وزن سونے کی مورتی بھگوان رام کی بنا کر رکھے یہ مورتی صرف دو ہاتھوں والی ہو چتر نہج نہ ہو۔ اس کا پوجن کر کے رات بھر جاگ کر بھجن گائے اور اگلے دن دشمی کی صبح کو نت نیم سے فارغ ہوکر بڑے شردھا اور بھگتی بھاؤ سے اس مورتی کا پوجن کرے۔ گھی اور کھیر کی ۱۰۸ آہوتیاں دے۔ پھر اچاریہ کا پوجن کر کے بھگوان رام کی طلائی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مورتی اُس کو دان کرے۔ اُس کے ساتھ ایک یا حسب طاقت چند گنوئیں دے اور سونے کی دکھشنا بھی دے کر براہمنوں کو بھوجن کرا کے ان کو تھا شکتی دکشنا دے۔ اس طرح شردھا سے کرنے والا کئی جنموں کے پاپوں کا ناش کر سکتا ہے۔

دلچسپ کتھا۔ اسی ضمن میں مفصلہ ذیل کتھا دلچسپی سے پڑھی جائیگی۔ گوسوامی تلسی داس جی مصنف رامائن شری رام کے سچے بھگت تھے۔ آپ جب بن۔را بن میں گئے تو آپ ایک مندر میں مورمکٹ بنسی والے کے درشن کرنے کیلئے گئے اور اسوقت یہ دوہا کہا ؎

کیا کہوں چھب آجکل بھلے بنے ہو ناتھ
تلسی مستک تب نویں جب دھنش بان لو ہاتھ

یعنی اے کرشن مہاراج آپ کے حسن دلفریب اور آپ کے بانکپن کے کیا کہنے ہیں لیکن میں تو رام کے جلوہ کا عاشق ہوں اور اسی موہنی مورت کے آگے سر جھکا سکتا ہوں۔ جسکے ہاتھوں میں تیر کمان رہا کرتا تھا۔ کہتے ہیں اسی وقت بنسی والے کی مورت نے رام چندر کی شکل اختیار کر لی اور گوسوامی تلسی داس نے انہیں سجدہ کیا۔

شیتلا پوجن

چیت شدی دوادشی۔ ترودشی اور چودش کو شیتلا دیوی کا پوجن ہوتا ہے۔ شیتلا دیوی کا پوجن کرنے کو زن و مرد پیدل چل کر جاتے ہیں۔ اور بھیگے ہوئے چنے۔ گڑ۔ پھول۔ چاول وغیرہ ملا کر دیوی پر چڑھاتے ہیں اور ان ہی چیزوں کا پرساد شیتلا جی کے مندر سے ملتا ہے ان تینوں دن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کئی جگہ بڑے بڑے میلے بھی ہوتے ہیں۔ شہر گوڑ گانوہ کے قریب شیتلا جی کے مندر پر ماہ چیت کے چار دن سوموار کے دنوں میں بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔ اور لوگ دُور دُور سے دیوی پوجن کے لئے آتے ہیں۔

ملتان میں جنڈی سوچیاں والی بوہر دروازہ وجنڈی ودیاں پر چاروں سوموار کو عورتیں ستیلا پوجن کے لئے آتی ہیں ؛

ہنومان جینتی

کارتک کرشن پکش کی چودش کو سواتی نکھشتر اور میکھ لگن میں منگل یوم کی رات کے وقت ہنومان جی کا جنم ہوا تھا لیکن چیت شکل پکش چودش کو ہنومان جینتی تیوہار ہنومان جی کی پوجا کرنے کے لئے منایا جاتا ہے۔ اُس روز طلوع آفتاب سے پہلے ہی جب کہ صبح کاذب کا وقت ہوتا ہے۔ تو شاستر کی ودھی کے مطابق ہنومان جی کی مورتی کی پوجا کرنی چاہئے ہنومان جی کی ایک مورتی بال برہمچاری سوروپ کی ہے۔ جس کے پاؤں کے نیچے چنڈی کی مورتی ہے۔ اس مورتی کا پوجن صرف مرد کرتے ہیں عورتیں نہیں کرتیں۔ بلکہ عورتیں صرف داس سوروپ والی مورتی کا پوجن کرتی ہیں۔ اس کا پوجن مرد بھی کرتے ہیں۔ ہنومان جی کو اپنا اشٹ دیوتا ماننے والے بھوت پریت پر بھی شیو بھگوان کی طرح قابو پا سکتے ہیں۔ جینی لوگ چیت شدی چودش کو اپنے دیوتا مہاویر کا جنم دن مناتے ہیں ؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ماہ بیساکھ کے تیوہار

میکھ کی سنکرانتی

جب سورج میکھ راشی میں آتا ہے تو اُوچیہ کہلاتا ہے۔ فارسی اور عربی علم نجوم میں ایسے سورج کو بُرج شرف کا آفتاب کہتے ہیں۔ جب سورج پرم اُوچیہ ہوتا ہے یعنی میکھ راشی میں ٹھیک دس انش میں ہوتا ہے۔ ایسے وقت کوئی خاص مہاتما ہی جنم لیا کرتا ہے۔ بشرطیکہ جنم لگن میں ایسا سورج اچھے گھر میں ہو۔ ورنہ خراب گھر میں آنے سے نقصان بھی سخت پہنچاتا ہے میکھ راشی میں سورج کبھی چیت شدی کے خاتمہ پر آتا ہے۔ اور کبھی بیساکھ بدی میں۔ اس روز کئی تیرتھوں پر بہت بڑا پرب ہوتا ہے۔ لوگ ستو پانی کے جھجّر ۔ پنکھے اور مختلف پھل اس روز اپنے اپنے گورو کو دیتے ہیں اور عام براہمنوں کو بھی دان کرتے ہیں ؛

پرشورام جینتی اور اکھشے تیج

ماہ بیساکھ شُکل پکھش کی تیج کو اکھشے تیج کہتے ہیں۔ اور اُسی تتھی کو بھگوان پرشورام جی کا اوتار لینے کی وجہ سے پرشورام جینتی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ہی دن میں دو تیوہار اسی طرح ہیں۔ جس طرح ایک ہی وقت میں بھگوان اور پرشورام جی دو اوتار ہوئے تھے۔ ان ہر دو تیوہاروں کا جداگانہ بیان ناظرین کی واقفیت کے لئے ذیل میں کیا جاتا ہے ؛

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اکھشے تیج

پہلے اکھشے تیج کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس روز مرد وزن برت رکھتے ہیں بہت لوگ گنگا جی کا بھی سنان کر کے ٹھنڈی تاثیر والی اشیا کا دان کرتے ہیں اور شام کے بعد برت کھولتے ہیں۔ شری لکشمی جی کا پوجن مہ بھگوان وشنو کے ہوتا ہے۔ اس کو یگ آدی ترتیا بھی کہتے ہیں۔ اسی تیج سے گذشتہ ست یگ شروع ہوا تھا۔

سدہ شام جی کی یادگار

علاقہ پنجاب کے سارسوت براہمن موہیال لوذاتی والے سدھ شام جی کی اولاد ہونے کے سبب اپنے بزرگوں اور خاصکر سدھ شام جی کی یادگار منانے کے لئے اس دن جوت جگا کر دریا پر بڑی روٹیاں بھینٹ کیا کرتے ہیں۔

پرشورام جینتی

بیساکھ شکل پکھش کی تیج کو پنردسو نکھشتر میں ایک پہر رات کے بعد پرشورام جی کا جنم مہرشی یمدگنی کے گھر میں ہوا تھا۔ اس وقت چھ گرہ معہ راہو کے متھن راشی میں تھے۔ اس روز پہلے پہر رات ہی کو پرشورام جی کا پوجن کیا جاتا ہے۔ پرشورام جی کا اوتار صرف کھشتری خاندان کو اُس کے ظلم و ستم کی وجہ سے تباہ کرنے کے لئے ہوا تھا۔ لیکن بعض دیگر ظالم کھشتریوں کو بھی آپ نے مارا ہے اور اکیس مرتبہ ظالم کھشتریوں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ کم کیا ہے۔ آپ مہرشی یمدگنی کے پتر اور مہرشی رچیک کے پوتے اور پرم پوجنیہ مہرشی بھرگو کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نسل سے تھے۔

گنگا سپتمی

بیساکھ شدی سپتمی کو گنگا سپتمی ہوتی ہے۔ یہ وہ مبارک یوم ہے کہ جس دن مہاراجہ بھاگیرتھ نے شری گنگا جی کو گنگوتری سے زمین پر لا کر بھارت ورش کو اس امرت جل سے سیراب کیا تھا۔ اسی روز گنگا جی کے کنارے والے مقامات پر بڑا میلہ ہوتا ہے۔ لوگ دُور دراز سے گنگا سنان کر کے اپنے جنم جنمانتروں کے پاپ دُور کرنے آتے ہیں۔ تیر بھول پر اُس دن دان بھی ہوتا ہے۔ شاستروں میں اس پرب کا بہت بڑا مہاتم لکھا ہے؛

نرسنگھ چودش

ماہ بیساکھ شدی چودش کو یہ خاص تیوہار اُس خاص واقعہ کی یادگار میں ہوتا ہے۔ کہ جب اپنے بھگت پرہلاد کی حفاظت کرنے کے لئے شری بھگوان وشنو جی ستون پھاڑ نرسنگھ روپ میں نمودار ہوئے تھے۔

وجہ تسمیہ۔ سویمبھو منونتر کے پہلے ست یگ میں مہاراج کشیپ تھے۔ اُن کا استھان کشمیر دیش تھا۔ اُن سے آدر دِتی کے گربھ سے ہرنیہ آکھش हिरण्याक्ष اور ہرنیہ کشیپو हिरण्यकश्यपु ہوئے تھے۔ شریمد بھاگوت وغیرہ مستند کتابوں میں ایسا ملتا ہے ہرنیہ کشیپو راکشس تھا کیونکہ بھگوان وشنو اور سب دیوتاؤں کے خلاف تھا۔ یہ بہت بڑا تپ کر کے جب اپنے جسم میں غیر معمولی طاقت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور شیوجی کی بڑی بھاری بھگتی کر گئے جب اُن سے یہ وردان لے لیا کہ دیوتا، انسان حیوان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چرند۔ پرند سے نہ مارا جاؤں۔ نہ دن میں مروں نہ رات میں۔ نہ آسمان یعنی آکاش میں مروں نہ زمین پر میری موت ہو۔ تب یہ راکشس ہرنیہ کشیپ عام طور پر ظلم وستم کرنے لگا۔ دیوتا اور گندھرو۔ یکش وغیرہ بھی اُس سے تنگ آ گئے تھے۔ سبھوں کی فریاد سنکر اِس تمام برہمانڈ کے محافظ بھگوان وشنو جی نے توجہ دی۔ اور اُسی کے گھر میں ایک لڑکا پرہلاد پیدا کیا جو خاندان کے خلاف بھگوان کا بھگت تھا۔ ہرنیہ کشیپ نے اعلان عام جاری کر رکھا تھا کہ کوئی شخص ایشور کو یا کسی اور دیوتا کو نہ مانے بلکہ صرف میری ہی عبادت کرے۔ سب لوگ معہ اس کے رشتہ داروں اور دوسرے لڑکوں وغیرہ کے ایسا ہی کرتے تھے۔ لیکن پرہلاد اُس سے کہتا تھا۔ کہ بھگوان کا دھیان تو بھی کیا کر اس سے تیرا کلیان ہوگا۔ پرہلاد کی ماں کا نام کیادُھو تھا وہ بھی پرہلاد کو سمجھاتی تھی اور ہولکا جو پرہلاد کی پھوپھی تھی وہ بھی پرہلاد کو نصیحت کیا کرتی تھی لیکن پرہلاد سب کو بھگوت بھگتی کی سکھشا دیا کرتے تھے۔ چونکہ اُس کے حالات سب کو معلوم ہیں لہٰذا ہم زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ چونکہ شہر ملتان سے ان واقعات کا خاص تعلق ہے۔ لہٰذا یہاں کے چند خاص حالات عوام کی واقفیت کے لئے ضبطِ تحریر میں آنے ضروری معلوم ہوتے ہیں۔

ملتان میں نرسنگھ پوری اور پرہلاد پوری دو خاص مندر ہیں۔ نرسنگھ پوری شہر کے اندر متصل چوک بازار ہے۔ اس جگہ پہلے سکھوں کی عملداری میں ٹکسال تھی ازاں بعد دیوان ساون مل نے ٹکسال دوسری جگہ منتقل کرکے یہاں پر شری نرسنگھ جی کا مندر بنوایا تھا۔ نرسنگھ جی کے پرگٹ ہونے کی یہ اصل جگہ نہیں ہے بلکہ اصل جگہ پرہلاد پوری ہے جو شہر کے قریب ہی قلعہ پر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

واقع ہے۔ وہاں ایک مندر ہے جس میں شری نرسنگھ جی کی مورتی ہے۔ قریب ہی بھگت پرہلاد کی مورتی ہے اور ایک طرف لکشمی جی کی مورتی ہے۔ دراصل یہ وہ جگہ ہے جہاں لاکھوں سال پہلے ہرنیہ کشیپو کا محل تھا اور یہاں ہی ستون کو پھاڑ کر بھگوان وشنو اپنے بھگت پرہلاد کو بچانے کے لئے نرسنگھ روپ سے نمودار ہوئے تھے۔ گویا ملتان میں یہ نہ صرف ایک تاریخی مقام ہے۔ بلکہ نہایت مقدس اور پوتر دھام بھی ہے۔ اس ستھان پر بھگوت بھگتی کرنے سے بھگتوں کی منوکامنائیں پورن ہوتی ہیں۔

بھگت پرہلاد کو اس کے باپ ہرنیہ کشیپو نے جس پہاڑ سے گرانے کا حکم دیا تھا اور پرہلاد اس قدر بلندی سے گر کر بھی نہیں مرا تھا وہ پہاڑ دراہن ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے قریب ہے۔ اور کندیاں جنکشن سے نظر آتا ہے۔ اگر ملتان میں کوئی زیادہ بلند جگہ ہوتی تو یہاں سے بھی نظر آ سکتا تھا۔ اس پہاڑ پر بھگت پرہلاد کا مندر ہے۔

برت اور پوجن کی ودھی۔ بیساکھ شدی چودش کو علے الصباح ہی داتن کرنے کے بعد کلی کرے اور پھر اس برت کے رکھنے کا پختہ ارادہ (سنکلپ) کرے۔ بھگوان وشنو کا دھیان کرتے ہوئے کہے کہ ہے نرسنگھ مہاراج! مجھ پر دیا کر کے جو برت میں آج رکھنا چاہتا ہوں۔ وہ بغیر کسی وگھن کے پورا کرائیے۔

اس برت کو رکھنے والا شخص جھوٹ نہ بولے۔ پراستری گمن اور رنڈی بازی شراب خوری نہ کرے۔ تمام پاپ کرموں سے بچا رہے دوپہر کے وقت صاف پانی میں ویدک منتر پڑھ کر سنان کرے۔ ازاں بعد نرسنگھ بھگوان کا سمرن کرتا ہوا اپنے مکان پر آئے اور گوبر سے زمین کو لیپ کر اشٹ دل کمل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بنا کر اُس پر کلش رکھے۔ اس کلش میں تانبا اور کوئی جواہر ڈالے۔ اُس کلش پر چاولوں سے بھری ہوئی ایک بانس کی ٹوکری رکھے۔ بھگوان وشنو اور شری لکشمی جی کی طلائی مورتی بنوا کر اس پر رکھے۔ سونے کا وزن حسب حیثیت اور شردھا کے مطابق ہو۔ پہلے مورتی کو پنچ امرت سے ستان کرا کے پھر اس کا پوجن کرے یہ پوجن کوئی خاص گورو کرا سکتا ہے۔ اُس روز دن بھر بھگتی کرے۔ رات بھر جاگے اور بھگتی کرتا رہے۔ دوسری صبح ہوتے ہی بھگوان وشنو کا پوجن کر کے منتروں کا جاپ کر کے دان دے۔ دان میں سونے کا سنگھاسن اگر دے تو بھگوان زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ کسی دنیاوی کامنا کی وجہ سے یہ برت کریں۔ وہ زمین۔ گائے۔ سونا تیل۔ کپڑے۔ پلنگ معہ بستر کے ایسی اشیا دان دیویں۔ دان بعد سوپاتر براہمنوں کو بھوجن کرا کے دکشنا دینی چاہئیے۔ اس کے بعد یجمان کو چاہئیے کہ بھگوان کی طلائی مورتی معہ دکھشنا کے اچاریہ کو دے اور دوپہر کے بعد اپنے رشتہ داروں کے ساتھ خود بھی بھوجن کرے۔

بھگوان نرسنگھ نے اس برت کا مہاتمہ معہ اس ودھی کے خود ہی بھگت پرھلاد کو بتایا تھا۔

ماہ جیٹھ کے تیوہار

بٹ ساوتری برت

جیٹھ کی پورنماشی کو دکھشن میں یہ برت ہوتا ہے۔ لیکن پنجاب اور صوبجات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

متجدہ آگرہ داودھ۔ بنگال اور راجپوتانہ وغیرہ میں یہ برت جیٹھ بدی اماوس کو کیا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ۔ اور اس کتھا برت کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مدت دراز پہلے مہاراجہ اشوپتی مدر دیش کا حکمران بڑا دھارمک اور وید شاستر جاننے والا تھا سب کچھ اس کو حاصل تھا لیکن کوئی چراغ خاندان نہ تھا۔ اس لئے اُس نے معہ اپنی رانی کے شری برہماجی کی لڑکی سرسوتی کا جپ کیا۔ اُس جپ اور تپیہ کے پربھاوٗ سے خود سرسوتی دیوی نے پرگٹ ہو کر اُن دونوں کو درشن دیئے اور کہا کہ ور مانگو۔ راجہ نے پتر مانگا۔ سرسوتی نے کہا کہ پتر کی بجائے تمہارے گھر میں ایک لڑکی ایسی ہوگی جو تمہارے اور پتی کے نام کو زندہ جاوید بنا دے گی۔ اُس لڑکی کا نام میرے نام پر رکھنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لڑکی ساوتری عام انسانی لڑکیوں کے خلاف صرف چند ہی برسوں میں جوان ہو گئی۔ اُس کی دیوتاؤں جیسی زندگی کو دیکھ کر اشوپتی نے دل میں سوچا کہ یہ لڑکی انسانی دنیا کی نہیں ہے۔ اس لئے عام انسانوں میں مجھے اپنی مرضی سے اس کی شادی نہ کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اشوپتی نے ساوتری سے کہہ دیا۔ کہ بیٹی تم خود اپنے حسب پسند اپنا خاوند تجویز کر لو۔ ساوتری نے بہت تلاش کرائی۔ آخر کار اُس نے ستیہ وان کو پسند کیا۔ اُس ستیہ وان کے باپ مہاراجہ دیومت سین کا راج ایک دشمن نے چھین لیا تھا۔ وہ اندھا ہو کر معہ اپنی رانی اور ستیہ وان اکلوتے بیٹے کے جنگل میں رہتا تھا۔ جب ساوتری نے ستیہ وان کا ذکر کیا۔ تو مہرشی نارد اس وقت راجہ اشوپتی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے راجہ سے کہا کہ ستیہ وان ہر طرح سے تعریف کے قابل ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ صرف اگلے سال مر جائے گا۔ یہ سنکر راجہ اشوپتی نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُس نے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن ساوتری کہنے لگی۔ کہ میں ایک کو خاوند بنانے کی پرتگیا کر کے پھر اُس سے ہٹ نہیں سکتی۔ یہ الفاظ سنکر نارو نے راجہ اشوپتی سے کہا۔ کہ ساوتری کی مرضی کے خلاف آپ کوئی بات نہ کریں۔ چنانچہ آخر کار دونو کی شادی ہو گئی۔ لیکن ساوتری نے نارد جی کی وہ بات معہ اُس تاریخ کے یاد رکھی جب ایک سال پورا ہونے کو آیا تو اُس روز ستیہ وان معہ ساوتری کے جنگل میں تھا اور لکڑی کاٹ رہا تھا۔ یکایک اس کے سر میں درد ہوا اور ساوتری کے زانو پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔ کچھ دیر بعد ہی ساوتری نے دیکھا کہ یم راج معہ کئی دوتوں کے کھڑے ہیں یم راج نے ساوتری کو ایشور کے انتظامات سمجھا کر ستیہ وان کا جیو آتما نکالا اور دکھن کی طرف چل دیئے۔ ساوتری بھی پیچھے روانہ ہوئی یم راج نے اُس کے پاتی برت دھرم کو دیکھ کر کہا کہ اپنے پتی کی عمر کے علاوہ اور جو چاہو مانگ لو۔ کیونکہ ہم تم سے بہت خوش ہیں۔ ساوتری نے کہا۔ کہ میرے سُسر اندھے ہیں وہ دیکھنے لگیں۔ یم راج نے منظور کیا۔ اور واپس جانے کو کہا۔ لیکن ساوتری نے کہا کہ جہاں میرے پتی دیو جاتے ہیں وہاں مجھے جانے میں کوئی تکلیف نہیں اور پھر آپ جیسے مہا پرشوں کا ست سنگ بھی بہت بڑے کرموں کا پھل ہے۔ اس لئے میں ساتھ ہی چلتی ہوں۔"

یم راج اِس گفتگو سے خوش ہو کر کہنے لگے کہ اچھا ایک وردان اور دیتے ہیں۔ مانگو کیا مانگتی ہو۔ ساوتری نے کہا کہ میرے سُسر کا راجیہ دشمن نے چھین لیا ہے وہ واپس مل جائے۔ یم راج بولے کہ ایسا ہی ہوگا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن ساوتری پھر ساتھ ساتھ چلنے لگی۔ یم راج نے پھر واپس جانے کو کہا مگر ساوتری نے جو گفتگو گیان سے بھری ہوئی کہی اُس کو سنکر یم راج نے خوش ہو کر پھر ایک ور اور مانگنے کو کہا۔ تب ساوتری نے کہا کہ میرے باپ کے سو پتر ہو جائیں"۔ یم راج نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن ساوتری پھر بھی یم راج کے ساتھ ساتھ ہی چلنے کو تیار ہو گئی۔ یم راج نے واپسی کیلئے اصرار کیا اور کہا کہ تم تھک جاؤ گی۔ اب جاؤ۔ ساوتری نے پھر شاستر مرم سے بھری ہوئی ایسی بات کہی کہ یم راج نے بے حد خوش ہو کر پھر کہا۔ کہ اچھا ایک ور اور مانگ لو مگر اپنے پتی کی عمر کے علاوہ ہو۔ ساوتری نے کہا کہ ستیہ وان ہی کے ویریہ سے میرے گربھ سے ایک سو پتر ہوں"۔

اس میں ستیہ وان کی عمر کے لئے کچھ نہیں کہا۔ تب یم راج نے ستیہ وان کے جیو آتما کو آزاد کر کے منظور کر لیا۔ اُس وقت بٹ یعنی بڑ کے درخت کے نیچے ستیہ وان کا جو مردہ جسم پڑا ہوا تھا اُس میں حرکت پیدا ہوئی اور اِس طرح اپنے پتی برت دھرم کے تیج سے ساوتری نے اپنے سسر کو آنکھیں دلا کر راجیہ بھی دلایا۔ اپنے باپ کے سو لڑکے پیدا کرائے۔ اور آخر کار اپنے پتی دیو کو واپس لیا یم راج نے نہایت خوش ہو کر کہا کہ تم دونوں چار سو سال تک اِس دنیا میں زندہ رہ کر آنند بھوگو۔

برت کی ودھی۔ بٹ ساوتری برت کی ودھی شاستروں میں اس طرح آتی ہے کہ جو استری یہ برت کرنا چاہے وہ سال بھر صرف ایک ہی وقت کھانا کھایا کرے اور جیٹھ بدی ۱۳ سے برت یعنی اُدپ واس رکھ کر جیٹھ شدی پورن ماشی کو وہ برت کھولے۔ اس طرح چوتھے دن برت رکھنے پر چند زماں کو ارگھ دے۔ ساوتری کا پوجن کرے اور جس قدر بھی انسانوں اور حیوانوں پشوؤں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وغیرہ کے جوڑے مل سکیں اور جتنی اپنی توفیق ہو اُتنے جوڑوں کو کھانا کھلائے
یہہ سب کر کے پھر خود برت کھول کر بھوجن کرے۔ چوتھے دن آچاریہ اور
اُس کی استری کا پوجن بھی کرے۔ یہ برت جوان۔ بوڑھی۔ بے اولاد صاحب
اولاد لیکن خاوند والی ہر ایک استری کو کرنے کا ادھیکار ہے۔ اس برت
کی مفصل ودھی سکند پُران اور برت راج پستک میں موجود ہے۔

شیتلا اشٹمی

جیٹھ شدی اشٹمی کو شیتلا اشٹمی کہتے ہیں۔ عورتیں سپتمی کی رات کو پکوان
پکا کر رکھتی ہیں۔ اور اگلے دن اشٹمی کو شیتلا دیوی کا پوجن کر کے وہ باسی کھانا
کھاتی ہیں۔ اُس روز تازہ کھانا نہیں کھایا جاتا۔ لیکن یہ برت صاحب اولاد
عورتیں کرتی ہیں۔ یا وہ عورتیں بھی کرتی ہیں۔ جن کے خاوند زندہ ہیں۔ لیکن
اولاد نہیں ہے۔ یو۔ پی میں یہ برت عام کیا جاتا ہے۔

شری گنگا دسہرہ

شری گنگاجی جب تمام بھارت ورش کو عبور کر کے سمندر میں جا ملی تھیں
یہ تیوہار اُس کی یادگار ہے۔ اُس دن جیٹھ شکل پکھش کی دسمی تھی۔ اُس روز
گنگاجی کے شردھا کے ساتھ سنان کرنے سے دس پاپ دُور ہو جاتے ہیں
اس لیے اس کا نام دسہرہ رکھا گیا۔ لیکن یہ دس پاپ جب دور ہو جاتے
ہیں۔ جب یہ دس باتیں حسب ذیل ہوں۔ یعنی

(۱) جیٹھ کا مہینہ (۲) شکل پکھش (۳) دشمی تتھی (۴) بدھ وار۔
(۵) ہست نکھشتر (۶) دتیی پات یوگ (۷) کنیا کا چندرماں (۸) گر کرن۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۹) برکھ کا سورج (۱۰) صبح کا وقت ہو۔

لیکن یہ تمام باتیں پوری نہیں مل سکتیں۔ مگر پھر بھی زیادہ باتوں کا ہونا زیادہ ہی پھل دیتا ہے۔ اُس روز شردھا سے گنگاجی کا سنان کر کے گنگاجی کو ایشپانجلی بھینٹ کرتے ہیں۔ زن و مرد شری گنگاجی کی مورتی کا پوجن بھی کیا کرتے ہیں۔ اور بہت لوگ کسی خاص تیرتھ پر اُس روز شرادھ بھی کرتے ہیں۔ پھل وغیرہ دان کئے جاتے ہیں۔ شری سیت بندھ رامیشور کا پوجن بھی اُسی دن ہوتا ہے۔

نرجلا ایکادشی

جیٹھ شدی ایکادشی کو نرجلا ایکادشی کہتے ہیں۔ ایکادشی کا لفظی ترجمہ گیارھویں ہے۔ اس روز اکثر لوگ نرجل برت رکھتے ہیں۔ تمام دن اور رات کچھ نہیں کھاتے پیتے اگلے دن برت کھولتے ہیں۔ ایکادشی کو پانی کے جھجر پنکھے۔ پھل۔ چھوارے اور دکھشنا براہمنوں کو دیتے ہیں۔

ایکادشی کی روایت

ایکادشی کی پیدائش کے متعلق ایک دلچسپ روایت درج ذیل کی جاتی ہے۔ پرہلاد بھگت کے پوتے مردومانیہ نے اپنی بھگتی سے شیوجی کو پرسن کیا۔ اس سے خوش ہو کر شیوجی نے اس کو ور مانگنے کو کہا۔ تب اس نے یہ ور مانگا۔ کہ مجھے دنیا میں کوئی دیوتا شکست نہ دے سکے۔ حتیٰ کہ برہما اور وشنو اور آپ خود بھی مجھ پر فتح یاب نہ ہو سکیں۔ شیوجی مہاراج چونکہ اس کی بات منظور کر چکے تھے۔ اس لئے مجبوراً اُن کو ور مان کر یہ بات تسلیم کرنی پڑی۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے دنوں کے اندر مردومانیہ نے اپنے ظلم وستم سے دنیا کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ دیوتاؤں پر بھی چڑھائی کی گئی۔ شری برہما وشنو اور شیو جی دیوتاؤں کو لے کر ترکوٹ پربت پر دھاتری درخت کے نیچے ایک غار میں پوشیدہ ہو گئے۔ وہاں آن میسر نہ ہونے کی وجہ سے فاقہ کشی یعنی برت ہو گیا۔ اور بارش کی وجہ سے اشنان کا یوگ بھی ہو گیا۔ برہما وشنو۔ شیو جی کے پرتاپ اور ایکتا سے ایک بڑی بھاری شکتی دنیا کے اندر پیدا ہو گئی۔ اور اُن کی خواہش سے اس شکتی نے غار کے دروازے پر بیٹھے ہوئے مردومانیہ کا ناش کر دیا۔ اِس ہی شکتی کا نام ایکادشی تھا۔ یعنی اس کو دیوتاؤں کا تیج کہتے ہیں۔ مگر یہ کسی شاستر کی بات نہیں ہے۔

وجہ تسمیہ۔ نرجلا ایکادشی کب سے چلی۔ اس کے متعلق یہ بیان ہوتا ہے۔ کہ جنگ مہابھارت کے وقت یدھشٹر۔ ارجن۔ نکل اور سہدیو سال کی چوبیس ایکادشیوں کے دن برت رکھا کرتے تھے اور اس دن اشنان وغیرہ کر کے اپنا سارا وقت پوجا پاٹھ میں گذارتے تھے۔ بھیم سین بہت کھانے والا تھا اور بھوک برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے وہ برت نہیں رکھ سکتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے ویدویاس جی سے کہا کہ مہاراج میں سال میں کوئی برت نہیں رکھتا کوئی ایسی تجویز کیجیے جس سے میں صرف ایک برت رکھ سکوں۔ سارا سال مجھے برت نہ رکھنے پڑیں اور مجھے بھائیوں سے بھی شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے۔ ویاس جی نے کہا۔ کہ جیٹھ بدی کی شکل ایکادشی کو تم اگر بغیر پانی کے برت رکھو۔ صبح اشنان کر کے پوجا پاٹھ کرو۔ تو آپ کو سال بھر کی ایکادشیوں کا پھل ملے گا۔ بھیم سین نے ایک مرتبہ یہ برت رکھا جل تک نہ پیا۔ اس لئے یہ ایکادشی نرجلا ایکادشی کہلائی۔ بھیم سین بڑا پرسن ہوا۔ اور آنند منگل ہونے کی وجہ سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس کو نند لال کی ایکادشی کا خطاب دیا۔ بھیم سین جی کے اس برت کو رکھنے کی وجہ سے یہ ایکادشی مشہور ہوگئی۔ اور جو سال بھر برت نہ رکھ سکتے تھے وہ اس دن برت رکھ کر پن حاصل کرتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں نرجلا ایکادشی کے موقعہ پر پانی میں شربت ملا کر پلا لینے کا رواج ترقی کر رہا ہے۔ مگر یہ غلط طور پر رائج ہو رہا ہے۔ اس ایکادشی کے روز قطعی نراہار رہنا چاہیئے۔ اور سارا دن گیان دھیان میں گذار کر دواداشی کے روز اپنی حیثیت کے موافق دان دے کر بھوجن کرنا چاہیئے۔ جو لوگ اس قدر تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ صرف ایک بار جل پان کریں۔ لیکن پھل آہار وغیرہ کچھ نہ کریں۔ سادھارن برت یہ ہے۔ کہ ایک بار جل پھل پھول کھالیں مگر در اصل یہ کمزوروں کے واسطے ہے۔ حاملہ مستورات و کمسن عورتوں کے واسطے اس برت کا رکھنا منع ہے۔ آج کل لوگ ایکادشی کے دن آلو۔ کچالو اور بھنے وغیرہ ثقیل چیزیں ٹھوس کر کھا لیتے ہیں جس سے بجائے فائدے کے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ شاستروں میں محض نراہار برت کا ہی مہاتم ہے

فلسفہ برت۔ ہندو دھرم میں برت رکھنے کا بڑا مہاتم ہے۔ غیر ہندو اصحاب پہلے اس اہم فلاسفی پر مذاق اڑایا کرتے تھے۔ مگر اب سائنس کی ترقی کے زمانہ میں وہ بھی اس برت اور ہندو دھرم کی فضیلت کے آگے سر جھکا رہے ہیں۔ ہمارا دعوے ہے کہ سناتن دھرم کے ایشوری سدھانت اٹل ہیں۔ اور زمانہ ہمارے اس دعوئی کی خود بخود تائید کر رہا ہے۔ بھگوان کرشن نے ارجن کو اپدیش دیتے ہوئے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ برت ایک بڑی اچھی شے ہے۔ جو شخص اپنی مرضی کے مطابق خوراک کا معیار کر لیتا ہے۔ اس کے تمام وشے دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نفسانی خواہشات کا شکار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ برت وغیرہ پر شاستروں نے بہت زور دیا ہے۔ وہ صرف اس لئے کہ اہل ہنود دھرم کے ڈر سے اس کی فضیلت کو مانیں۔ اور ان اصولوں پر عمل کریں۔ ورنہ برت کا تعلق جسمانی صحت سے بھی بہت کچھ ہے۔ اس سے نہ ہی صرف دماغ تندرست رہتا ہے۔ اور صحت عامہ بڑھتی ہے۔ بلکہ برت کا یکسوئی قلب کے ساتھ بڑا بھاری تعلق ہے۔ اس سے نہ ہی صرف جسم کے اندر غیر ہضم غذا بخوبی تحلیل ہو کر جسم کا خون صاف ہوتا ہے اور دماغ و جسم ہلکا اور چست و چالاک اور ہر کام کے لئے مستعد رہتا ہے بلکہ من کی متلون مزاجی اور شکوک رفع ہو کر یکسوئی نصیب ہوتی ہے اور خود ضبطی قوتِ ارادی اور حوصلہ بڑھتا ہے۔

دیگر دلچسپ معلومات

زحلا اکادشی کے متعلق اور جو دلچسپ معلومات پتہ لگی ہیں۔ ہدیہ ناظرین ہیں:۔

گورنمنٹ ہند نے زر کثیر خرچ کر کے شملہ میں ایک خاص محکمہ قائم کیا ہوا ہے اُس محکمہ نے قیمتی آلات خرید کئے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے سردی گرمی۔ آندھی اور طوفان۔ بارش کی کمی یا بیشی کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے وقتاً فوقتاً اس محکمہ کی رپورٹیں بھی شائع ہوا کرتی ہیں ہمارے قابل بزرگوں نے کئی قسم کے نہایت ہی آسان طریقے تجویز کر رکھے تھے۔ جن پر خرچ بھی کچھ نہیں ہوتا تھا مگر اُن طریقوں کو صحیح طور پر سمجھ کر ایک معمولی عقل کا انسان بھی بارش کی کمی یا زیادتی کا اندازہ پہلے سے ہی لگانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے یہ معلومات بھی درج ذیل کی جاتی ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس قدر ستارے مثلاً بدھ۔ شکر سنیچر اور منگل وغیرہ آسمان پر روشن نظر آتے ہیں۔ جب وہ اپنی مقررہ گردش ختم کر کے طلوع یا غروب ہوتے ہیں۔ اس روز تھوڑی یا بہت آندھی بارش یا ژالہ باری ہونی لازمی ہوتی ہے یہ بات سالہا سال کے مشاہدوں سے پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ ہر ایک آدمی بارش اور آندھی کے متعلق جنتری دیکھ کر پیشین گوئی کر سکتا ہے۔

ہاڑ مہینہ کے روشن پکھش میں آردرا تارے سے لے کر سواتی تک ان دس نکھشتروں کے دورے کے قیام کے عرصہ میں جس قدر تپش اور گرمی زیادہ پڑے اس ہی قدر برسات میں بارش کی زیادتی ہوتی ہے اگر ان دنوں میں بوندا باندی ہو جائے تو بارش خاطر خواہ نہیں ہوتی۔ یہ دس نکھشتر عموماً نرجلا اکادشی کے دن ختم ہوتے ہیں۔ اگر نرجلا اکادشی کے دن نرجل یعنی بے بارش رہے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے اس اکادشی کو نرجل کہنا بامعنی اور با مطلب ہے۔

ہاڑ مہینہ کے تاریک پہلو کی اشٹمی کے روز اگر چاند طلوع کے وقت بادلوں سے برآمد ہو کر نکلے تو بارش کے بہت ہونے کا پیش خیمہ ہے چنانچہ ڈک نے پنجابی میں کہا ہے

ع ہاڑ اندھیری اشٹمی تے بدلیوں نکلے چن
ڈک کہے سُن بھڈلی گڑھے نہ کھاوان ان

ہمارے بزرگوں نے زہریلے بخاروں اور سرطان وغیرہ خوفناک بیماریوں کا سہل علاج اکادشی کا نراہار برت تجویز کر رکھا ہے۔ ہر پندرہ روز میں اکادشی کا نراہار برت رکھنے سے معدے کے اندر جس قدر فاسد اور غلیظ مواد جمع ہوتے ہیں۔ ایک دن خوراک نہ ملنے کے باعث معدہ اردگرد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے سبب مادوں کو ہضم کر لیتا ہے معدہ صاف ہو جانے سے کئی قسم کی بیماریاں نزدیک نہیں پھٹکنے پاتیں۔ بارہ مہینے اس اکادشی کا نراہار برت رکھنے والے کو کبھی تپ دق نہیں ہوتا۔ اگر کبھی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ تو وہ جلد رفع ہو جاتی ہے۔

ماہ اساڑھ کے تیوہار

رتھ یاترا

اساڑھ شدی دوج کو رتھ یاترا کا بہت بڑا اتسو ہوتا ہے۔ شری جگناتھ پوری میں اس روز بڑی رونق ہوتی ہے۔ لیکن دیگر مقامات میں ٹھاکر جی کو ایک رتھ میں سوار کر کے دھوم دھام کے ساتھ کچھ دور بازاروں میں گھما کر معززین واپس لاتے ہیں۔ اس موقعہ پر بھگوت بھگت لوگ بھگوان کی مورتی اور رتھ والوں کا پوجن کرتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ اب ہر ایک شہر میں رتھ یاترا کا جلوس نہیں نکلتا۔

وشنو شینی اکادشی

اساڑھ شدی اکادشی کو وشنو شینی اکادشی یا مہا اکادشی۔ کیونکہ یہ نام بعض شاستروں میں آیا ہے۔ منائی جاتی ہے۔ یہ تیوہار ایک سمپردائے مانتا ہے۔ وشنو اور شیو سمپردائے والے اس دن برت رکھتے ہیں۔ اس روز شری وشنو بھگوان کھشیر ساگر میں سوتے ہیں اور اس روز سے پورے چار مہینے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تک آرام فرماتے ہیں۔ اور کارتک شدی اکادشی کو بیدار ہوتے ہیں۔ اس دیوشینی یا وشنو شینی یا مہا اکادشی کا مہاتم برہمہ دیورت پُران اور مہا بھارت وغیرہ میں بہت کچھ لکھا ہوا ہے۔ مہاراجہ امبریش اور پانڈو وغیرہ بہت لوگوں نے اس اکادشی کا برت رکھ کر بڑے بڑے مصائب و آلام سے نجات پائی۔ اب بھی جو لوگ پوری شردھا کے ساتھ اُس روز برت رکھ کر بھگوان کی بھگتی کرتے ہیں وہ من مانی مرادیں پاتے ہیں

اس دیوشینی اکادشی سے لے کر کارتک شدی اکادشی تک کوئی مُبارک کام مثلاً شادی وغیرہ نہیں ہوتے۔ سب لوگ اپنے اپنے گورو کے پاس جاکر جو اشیا اس چاترماس (چار مہینوں) میں اُن کے خیال کے مطابق قابلِ ترک ہوتی ہیں۔ اُن کا کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔

اس روز گورو مہاتما لوگ اپنے چیلوں کو دکشنا دے کر باقاعدہ چیلا بناتے ہیں۔ بعض مقامات میں چنے کا آٹا اور قند سیاہ ملا کر میٹھی پُوری بناتے ہیں اور اُس کو بھگوان وشنو پر چڑھا کر بعد میں خود کھاتے ہیں۔ اس کو پورب میں پھوئی کی پوری کہتے ہیں۔ شام کے وقت پون پریکھشا ہوتی ہے۔ یعنی جوتش وِدّیا کے جاننے والے براہمن لوگ آبادی سے باہر کھلے میدان میں جاکر کپڑے کی جھنڈیاں کھڑی کرتے ہیں۔ اور اُن کے لہرانے سے ہوا کا رخ معلوم کر کے جوتش کے حساب سے تمام سال کا حساب معلوم کیا جاتا ہے یعنی اس اکادشی سے لے کر سالِ آئندہ کی اکادشی تک پیداواری غلہ۔ گمی وبیشی۔ بیماری۔ آتش زدگی۔ دنگہ فساد۔ بارش۔ قحط سالی وغیرہ کے حالات کس طرح رہیں گے۔ لیکن اب عام طور پر براہمن لوگ اِس ودیا کو نہ جاننے کی وجہ سے پون پریکھشا نہیں کرتے۔ البتہ صرف بعض بعض مقامات میں ایسا ہوتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے۔ پہلے کہیں کہیں ایسا بھی ہوتا تھا۔ کہ آگ جلا کر اُس کے دھوئیں سے ہوا کا رخ معلوم کر کے ایک سال کے ان حالات مذکورہ بالا کا پتہ لگایا جاتا تھا اگر سال آئندہ اچھا معلوم ہوتا تھا تو سب لوگ خوشی مناتے تھے۔ باہمی دعوتیں دیتے اور بھگوان کی بھگتی کرتے تھے۔

چاتُرماس کا برت

چاتُرماس برت بھی اسی اساڑھ شُدی اکادشی کو ہوتا ہے۔ لوگ اور زیادہ تر دشتو سمپردائے کے سادھو لوگ برت رکھتے ہیں۔ اور بھگوان ہری کی پتیا مبر پہنے ہوئے مورتی کی پدم پر کھڑی کر کے پوجا کرتے ہیں۔ مورتی کو دہی۔ دودھ۔ گھی۔ شہد اور مصری کے پانی میں سنان کراتے ہیں۔ پھر سگندھی اور دھوپ جلاتے ہیں۔ پھول چڑھاتے اور تلک لگاتے ہیں۔ ازاں بعد یہ پرتگیا کی جاتی ہے۔ کہ آج سے ہر ایک اکادشی۔ دوادشی۔ پورنماشی۔ اشٹمی اور سنکرانتی کو برت رکھ کر بھگوان کرشن چندر کی پتیامبری مورتی کا پوجن کیا کریں گے۔ اور یہ سلسلہ کارتک دوادشی تک برابر جاری رہے گا۔ گویا یہ چار مہینے خصوصاً بھگوان کی بھگتی کے لئے ہی ہیں۔ اس طرح کرنے سے لوگ روحانی ترقیاں کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

کھانے نہ کھانے والی اشیاء

ویسے تو عام طور پر شاستر کی یہ ہدایت ہے کہ ماہ ساون میں کسی طرح کا ساگ۔ ماہ بھادوں میں دہی۔ ماہ اسوج میں دودھ اور کارتک میں دال کا استعمال نہ کرنا چاہئے۔ لیکن اس چاترماس کے لئے یہ ہدایت ہے۔ کہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ان مذکورہ بالا اشیاء کے علاوہ حسب ذیل اشیا بھی نہ کھانی چاہئیں۔ ماش۔ مولی۔ گاجر۔ کرونڈا۔ میٹھا۔ مسور۔ بینگن۔ بیر۔ آملہ۔ املی۔ البتہ اگر املی اور آملہ پرانے ہوں تو کھانے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ ناخن نہ تراشے اور کھاٹ پر نہ سوئے۔

ویاس پوجا

یہ مبارک تیوہار اساڑھ شدی پورنماشی کو ہوا کرتا ہے۔ ویاس مہامنی کو پانچ ہزار سال سے زیادہ عرصہ ہوتا ہے۔ وہ مہارشی پراشر کے لڑکے اور مہرشی شکتری کے پوتے اور مہرشی وششٹھ کے پرپوتے تھے۔ بھگوان ویاس ماتا ستیہ وتی کے مالن تیر تھے۔ مہرشی پراشر کے یوگ بل سے وہ تت کال پیدا ہوئے اور پیدا ہوتے ہی نوجوان ہو گئے۔ اور اُسی وقت ماتا سے یہ پرارتھنا کر کے چلے گئے۔ کہ میں تپ کرنے جنگل کو جاتا ہوں۔ کوئی مصیبت آئے تو میرا دھیان کرنا۔ میں اُسی وقت پہنچ کر وہ مصیبت دور کروں گا۔

کتھا

شہر لکھنؤ اور گورکھپور کے درمیان میں ایک وسیع جنگل ہے۔ جس کو شاستروں میں نیمش آرنیہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس جگہ پانچ ہزار سال پہلے ایک مرتبہ ۸۸ ہزار رشی۔ مہرشی۔ منی۔ مہامنی وغیرہ جمع ہوئے تھے تاکہ مسائل روحانیت پر کچھ غور کیا جائے۔ اس موقعہ پر سبھا نیم کیا شروع کیا گیا۔ اور نراں ابعد الشور کے نرآکار اور ساکار کے سپ پر وچار شروع ہوا۔ تو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس وقت بھگوان ویاس کو اس جلسہ کا پردھان بنایا گیا تھا۔ پھر بھگوان ویاس نے ہی ایشور کے نراکار روپ پر گیان وگیان سے بھری ہوئی ویاکھیا کی تھی۔ سب نے پھول پھل اور پارچات وغیرہ سے ویاس جی کا پوجن اور ستکار کیا۔ تب سے ہی ویاس پوجا کا سلسلہ اس تیوہار کی شکل میں شروع ہو گیا ہے۔ بھگوان ویاس ابھی تک زندہ ہیں۔ مرے نہیں۔ کیونکہ اُن کے مرنے کا ذکر کسی کتاب میں نہیں ملتا۔ وہ لوپ ہیں۔ جب اور جہاں چاہتے ہیں۔ ظاہر ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اب سے قریباً ڈھائی ہزار سال پہلے بھگوان شنکر آچاریہ کے سامنے ظاہر ہوئے تھے۔ اس کا ذکر شنکر وِجے مشہور کتاب میں آتا ہے۔

اس تیوہار کے روز پہلے بھگوان ویاس کا دھیان کر کے اُن کا پوجن کیا جاتا ہے۔ اور ازاں بعد اپنے گورو کا پوجن اور پارچات پھل۔ دکھشنا وغیرہ سے سنسکار ہوتا ہے۔ ودیارتھی اس دن اپنے اچاریہ کا پوجن ستکار کرتا ہے۔ اسی طرح آتم ودیا کے ادھیکاری اپنے روحانی گورو کا پوجن ستکار کرتے ہیں۔

اس زمانہ گذشتہ میں آچاریہ لوگ ودیا پڑھانے کا معاوضہ نقد تنخواہ کی صورت میں نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ ودیارتھی بھکشا مانگ کر لاتے تھے۔ اور اپنے آچاریہ کو کھلاتے تھے اور خود بھی کھاتے تھے۔ اور ویاس پوجا جیسے دن اپنے اپنے اچاریہ اور گورو کی اس قدر سیوا کر دیتے تھے۔ کہ اُن کو پھر کسی بات کی فکر ہی اپنے گذارہ کی بابت نہ رہتی تھی۔

اس ویاس پوجا کے دن ادھیکاری لوگ سنیاس آشرم میں بھی پرویش کرتے ہیں۔ اور سنیاسی لوگ بھی اس دن ویاس جی کا پوجن کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرتے ہیں۔

بھگوان ویاس کا اصلی نام کرشن دوی پاین تھا۔لیکن چاروں ویدوں کو سلسلہ وار منقسم کرنے کی وجہ سے اُن کا نام ویاس مشہور ہوا۔ ویاس نے مدتِ دراز تک تپ کیا تھا۔ اور آج کل بھی وہ زیادہ تر تپ ہی کی حالت میں ہیں۔ اٹھارہ پران آپ کی تصانیف سے ہیں۔ انہوں نے ویدوں کی بہت سی شاکھائیں تصنیف کیں۔ مہابھارت اُن کی ہی اعلیٰ دماغی قابلیت کا نمونہ ہے۔ ویدانت درشن برہمہ ودیا (مسئلہ توحید اور ہمہ اوست) پر ایسی زبردست کتاب کھٹ درشن فلاسفی میں ہے کہ اس کو برہمہ گیان کے ادھیکاری کے علاوہ اور کوئی شخص سمجھ ہی نہیں سکتا۔ یوگ درشن کا بھاشیہ کیا جس کے بغیر یوگ درشن کی باریکیاں سمجھ میں نہیں آسکتیں جیمنی ویشمپاین دیول۔ اسِت اور سُمنت جو بڑے بڑے رشی اور مہامنی تھے وہ آپ ہی کے شاگرد تھے۔ پرم ہنس شری شکدیو جی آپ ہی کے پتر تھے۔ جو جیون مکت تھے۔ اشٹادش سمرتیوں میں ایک ویاس سمرتی بھی بھگوان ویاس کی تصنیفات سے ہے:

ماہِ ساون کے تیوہار

ناگ پنچمی

ساون شدی پنچمی کا نام ناگ پنچمی ہے۔ اس روز سانپوں کی پوجا ہوتی ہے۔ شاستر میں ایسا ذکر آتا ہے۔ کہ اس روز مکان کے دروازے کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہر دو طرف گوبر سے سانپ کی مورتی کھینچے۔ اس سے پہلے دن یعنی ساون شدی چوتھ کو ایک بار کھانا کھا کر پنچمی کی رات کو کھانا چاہیئے۔ چاندی سونا لکڑی یا مٹی کے قلم سے ہلدی یا چندن سے پانچ سانپوں کی شکل صاف زمین پر ایکانت کی جگہ بنا دے۔ پھر پنچمی کے دن صبح کو پنچ امرت۔ کھیر۔ کمل کے پھول۔ گندھ اور دھوپ وغیرہ سے پانچوں سانپوں کی پوجا کرے۔ ازاں بعد صرف کھیر اور لڈوؤں سے براہمنوں کو بھوجن کھلا کر دکشنا دے۔

سانپوں میں بارہ سانپ خاص مشہور اور پردھان ہیں۔

اننت۔ واسُوکی شیش۔ پدم۔ کمبل۔ کرکوٹک۔ اشبتر۔ دہرت راشٹر۔ شنکھ پال۔ کالیہ۔ تکشک۔ اور پنگل۔

ان میں سے ایک ایک ناگ کی سلسلہ وار ایک ایک مہینہ میں پوجا کرنی چاہیئے۔ ان بارہ ناگوں کا بارہ مہینوں سے تعلق ہے۔ ہر ماہ کھیر اور لڈو سے براہمن بھوجن کرانا چاہیئے۔ اور پوجا کرانے والے ویاس کو ایک گائے اور ایک سونے کا ناگ معہ دکشنا کے دینا چاہیئے۔ ناگ پوجا کے دن پوجن کرنے والا زمین کو نہ کھودے۔

الہ آباد میں واسو کیشر کے مندر پر بہت بڑا میلا اس روز ہوتا ہے۔ ہزارہا آدمی گنگا سنان کر کے واسو ناگ کا پوجن کرتے ہیں۔ دیگر بہت مقامات میں بھی ناگ پوجا ہوتی ہے۔ لوگ بھیگے ہوئے چنے اور موٹھ کا صبح کو ناشتہ کرتے ہیں۔ مستورات رات کو مہندی لگاتی ہیں۔ اور اعلیٰ لباس پہنتی ہیں۔ پورب اور راجپوتانہ میں شام کے وقت لڑکیاں گڑیاں لے کر تالاب پر جاتی ہیں۔ اور گڑیوں کو تالاب میں پھینکتی ہیں۔ اکثر لڑکے اُن گڑیوں کو لکڑی یا ڈنڈی سے مارتے ہیں۔ لڑکیاں اُن کو چنے اور موٹھ دیتی ہیں۔ بعد میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لڑکیاں اپنے اپنے گھروں کو گاتی ہوئی واپس آتی ہیں۔ اور جھولا ڈال کر جھولتی ہیں۔ گیت گاتی ہیں۔ اور اس روز سے تمام ساون اور بھادوں تک جھولا جھولتی رہتی ہیں۔ پورب میں اس دن کو دیہات و قصبات میں گڑیا کبھی کہتے ہیں۔

شراونی

شراونی یا اوپاکرم ماہ ساون میں ہوتی ہے۔ لیکن اُس کی خاص تِتھی کے متعلق ویدوں کے ماننے والے براہمنوں میں اختلاف ہے۔ نرنے سندھو اور دھرم سندھو وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رگ ویدی۔ یجر ویدی اور سام ویدی براہمنوں نے الگ الگ وقت مانا ہے۔ رگ ویدی براہمنوں نے شرون نکھشتر۔ ہست نکھشتر اور پنچمی کو اچھا بتایا ہے۔ لیکن جو صحیت شرون نکھشتر ہی میں ہے اگر پورنماشی کو شرون نکھشتر ہو تو پنچمی یا ہست نکھشتر کو لینا چاہیئے۔ لیکن یجر ویدی براہمنوں نے ساون کی پورنماشی ہی کو مانا ہے۔ مگر شاکھا بھید کے مطابق پورنماشی کے متعلق بھی مختلف خیالات ہیں۔ سام ویدی براہمن شراونی کا وقت، بھادوں شدی میں ہست نکھشتر کو مانتے ہیں۔

شاستر میں بتایا ہے کہ اس روز نزدیک کے تالاب یا دریا یا ندی وغیرہ پر جا کر گورو کی رائے سے شراونی کو کرے پہلے جسمانی صفائی کے لئے دودھ۔ دہی۔ گھی لو بیئے اور شاستر کے مطابق بنائی ہوئی ویدی پر ہوتشیہ ان یعنی اُبالے ہوئے چاول وغیرہ سے آہوتیاں دے۔ اس کا نام اوپاکرم ہے۔ بعد میں جل پرواہ کے سامنے جل میں کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر سوریہ کی ستتی کرے۔ پھر ارندھتی اور سپت رشیوں کی پوجا کرے نزاں بعد دہی اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ستاء کی آہوتیاں دے۔ اس کو اوتسرجن کہتے ہیں۔ آج کل اُپاکرم اور اوتسرجن ساتھ ہی کر لیتے ہیں۔ یہ دھرم سندھو کے خلاف ہے۔

رکھشا بندھن (سلونو)

یہ مشہور تیوہار ماہ ساون کی پورنماشی کو ہوتا ہے۔ اس کو پورب کی طرف سلونو اور پنجاب اور دکھشن میں رکھشا بندھن یا رکھڑی کہتے ہیں۔ بعض تیوہاروں کی طرح اس تیوہار کی بھی رسوم آج کل تبدیل ہو گئی ہیں۔ اگر یہ تیوہار بڑی شردھا سے ٹھیک مریادا کے مطابق کیا جائے۔ تو واقعی تمام تکالیف سے بچا سکتا ہے۔ یہ خالص براہمنوں کا تیوہار ہے۔ پروہت یجمانوں کے گھر جا کر مردوں و بچوں کی کلائی پر زرد رنگ کی رکھڑی باندھتے ہیں

وجہ تسمیہ۔ مہابھارت میں اور بھوشیہ پُران میں بھی اس تیوہار کے متعلق ذکر آتا ہے۔ کہ مدت دراز پہلے ایک مرتبہ دیوتاؤں اور اسروں کی نہایت خونریز جنگ ہوئی۔ اسروں پر اندر مہاراج نے حملہ کیا۔ پہلی مرتبہ اندر کو شکست ملی۔ دوبارہ حملہ کے وقت اندر مہاراج کی گفتگو اسی بارہ میں اپنے گورو برہسپتی جی سے ہو رہی تھی۔ کہ اسروں پر کس طرح فتح حاصل کی جائے تو تو اندرانی جی نے کہا۔ کہ اس کا طریقہ میں بتاتی ہوں۔

چنانچہ دوسرے دن صبح کے وقت اندرانی نے ایک رکھشا کی پوٹلی ویدوں کے منتر پڑھ کر تیار کی اور براہمنوں سے اندر مہاراج کے دائیں ہاتھ میں بندھوائی۔ اس کے بعد جب اندر نے اسروں پر حملہ کیا تو اندر کو نہایت شاندار فتح حاصل ہوئی۔ اسر اور راکھشس بہت سے مارے گئے۔ اور باقی پسپا ہو کر بھاگ گئے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ودھی - علی الصباح نت نیم سے فارغ ہو کر سنان کرے۔ پھر دیوتاؤں اور رشیوں کا شرادھ کرے۔ اس دن کا یہ شرادھ آج کل مدت سے نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ تیوہار بالکل بے طریقہ ہو رہا ہے۔ شرادھ سے فارغ ہو کر دوپہر کے وقت مکان کے ایک صاف شدہ اور گوبر سے لیے ہوئے حصّہ میں چاولوں سے چوک لگوا کر گھڑے کو ستھاپن کرے۔ اس گھڑے میں گیہوں ہوں۔ اور پیلے رنگ کے کپڑے میں چاولوں وغیرہ کی پوٹلیاں رکھ دے۔ پھر یجمان ایک لکڑی کی چوکی پر بیٹھے اور گھڑے کا پوجن کر کے پروہت سے پوٹلی کو ہاتھ میں بندھوائے۔ پروہت اپنے یجمان کے ہاتھ میں اور اُس کے سب رشتہ داروں کے ہاتھ میں وہ رکھشا پوٹلی باندھے۔ اس کے بعد سب لوگ بھوجن کریں۔

اندرانی نے کپڑے کی پوٹلی میں یہ سات اشیا باندھی تھیں۔ رائی - ہلدی - سپاری - دُوب - رولی - چاول - گڑ۔

شاستر کی بات تو یہ ہے کہ ایک پیلے پارچہ کی پوٹلی میں یہی اشیا باندھ کر رکھشا بندھن کے دن ہاتھ میں باندھی جائیں۔ لیکن آج کل ریشمی اور زری کی راکھیاں جو دوکاندار بناتے ہیں۔ ان کو راکھی یا رکھشا سمجھ کر ہندو لوگ استعمال کرتے ہیں۔ براہمنوں کو مذکورہ بالا سات اشیا باندھ کر حسب ذیل شلوک دعا کے طور پر پڑھنا چاہیئے:-

؎ ییین بدھو بلی راجہ دان وینادرو مہا بلا
تیین توام پرتی بدھنامی رکشے ما چل ما چل

ایسا ہی بھوشیہ پران میں آتا ہے۔ اس روز دیوتاؤں اور پتروں کا ترپن اور شرادھ بھی کرنا ضروری ہے۔ اس کا ذکر بھی بھوشیہ پران میں مفصل موجود ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راجہ بلی وامن اوتار کی کتھا دیوالی کے تیوہار میں ملاحظہ کریں۔

کتھا۔ پرچین زمانہ میں اندرانی کی طرح اس یوم مبارک کو عورتیں ہی اپنے خاوندوں کے ہاتھ میں رکھشا باندھا کرتی تھیں لیکن بہت عرصہ گذرا کہ ایک راجہ پر اُس کے دشمن نے حملہ کیا تھا۔ راجہ مصروف جنگ تھا اور دشمن کی فوج نے راجہ کا محل محصور کر لیا تھا۔ راجہ کی لڑکی نے اس خطرہ کی حالت میں ایک اور قریب کے راجہ کے پاس رکھشا راکھی بھیجکر اپنی امداد کی خواہش ظاہر کی تھی۔ وہ راجہ فوج لے کر آیا۔ اور جنگ میں شریک ہو کر دشمن پر فتح پائی۔ اس وقت سے وہ راجکماری اور راجہ دھرم کے بہن بھائی ہو گئے تھے۔ اور اُسی زمانہ سے یہ رسم جاری ہوئی کہ بہن اپنے بھائی کے پاس رکھشا راکھی یا رکھڑی بھیجتی ہیں۔

دوسری روایت۔ مشہور تاریخی کتاب ٹاڈ راجستان میں تحریر ہے کہ ۱۵۳۳ء میں بہادر سلطان والئے گجرات (کاٹھیاواڑ) نے چتوڑ گڈھ پر حملہ کیا تھا۔ رانا سانگا حکمران میواڑ اس وقت مر چکا تھا۔ اُس کا اودے سنگھ کمسن تھا۔ اُس کو محفوظ جگہ بھیج کر اُس کی ماں مہارانی کرناوتی اور ارجن ہاڑا کی بہن راجپوتی لشکر ساتھ لے کر آمادہ جنگ ہوئیں۔ ۱۳ ہزار راجپوتنیاں دشمنوں سے اپنی عصمت و عفت بچانے کے لئے زندہ ستی ہوئیں اور اس کے بعد راجپوتوں نے جوہر کی رسم کی تھی۔

راجپوتانہ کے راجپوتوں میں جوہر کی رسم بڑی خطرناک ہوتی ہے یعنی جب زبردست دشمن اُن پر حملہ آور ہو اور وہ اپنی عزت کو خطرہ میں دیکھیں۔ تو پہلی اُن کی عورتوں اور بہنوں وغیرہ کا ارادہ اپنی عصمت بچانے کا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ زندہ ہی ستی ہو جاتی ہیں۔ عورتوں کی عزت سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۸۳

بے فکر ہو کر بہادر راجپوت کیسری رنگ کا لباس پہن کر میدان جنگ میں آتے ہیں۔ اس رسم کو جوہر کہتے ہیں۔ جب راجپوت کیسری بانا پہنکر نکلتا ہے تو اس کی یہ پرتگیا ہوتی ہے۔ کہ اب دشمن کو مارینگے یا آپ مریں گے ان ہر دو صورتوں کے علاوہ واپس گھر نہ آئینگے۔

بہادر سلطان کی اس خوفناک جنگ میں بہادر سلطان کا اسلامی لشکر دو لاکھ سے زاید تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں صرف ۳۲ ہزار راجپوت تھے۔ جو برابر مقابلہ کرتے رہے۔ اُس وقت مہارانی کرناوتی نے دہلی کے حکمران بابر بادشاہ کے پاس ایک رکھشا در کھڑی بھیجکر اس کو اپنا دھرم بھائی بنا کر اپنی امداد چاہی تھی۔ بابر اُن دنوں بنگال میں تھا۔ مہارانی کی رکھڑی ار کھشا پہونچتے ہی وہ خوشی کے مارے پھولا نہ سمایا کہ مجھکو مہارانی میواڑ کا راکھی بند بھائی ہونے کا فخر حاصل ہُوا ہے۔ جو آج تک کسی بڑے سے بڑے شہنشاہ کو بھی نصیب نہیں ہو سکا۔ چنانچہ بابر یلغار کرتا ہوا معہ اپنی فوج کے میواڑ پہنچا۔ اُس وقت راجپوتوں کا مقابلہ بہادر سلطان کی فوج سے ہو رہا تھا۔ بابر معہ اپنی فوج کے گجرات کے اسلامی لشکر سے خوب جی توڑ کر لڑا اور آخر کار فتح ہوئی۔ اُس وقت سے بابر مہارانی میواڑ کا راکھی بند بھائی ہو گیا۔

کرنل جیمس ولیم ٹاڈ مصنف ٹاڈ راجستان نے اپنی بابت لکھا ہے کہ مجھے اودے پور۔ باندی اور کوٹہ وغیرہ کی مہارانیوں کا راکھی بند بھائی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ غرض یہ تیوہار نہایت قدیم ہے۔ اور اس کی وجہ تسمیہ اور ودھی یہ ہے۔ جو اوپر لکھی گئی ہے ؂

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ماہ بھادوں کے تیوہار

بھولا چوتھ

ویسے تو ہر شکل پکھش کی چوتھ کو گنیش چوتھ کہا جاتا ہے۔ اور ہر ماہ اس روز گنیش جی کا پوجن ہوتا ہے۔ لیکن بھادوں بدی چوتھ کو بھولا چوتھ کہتی ہوتی ہے۔ آج کل اس تیوہار کا رواج بہت کم شہروں میں رہ گیا ہے۔ اس روز لڑکیاں اپنے بھائیوں کی صحت و عمر کے لئے برت رکھتی ہیں۔ مٹی کے گئو اور بچھڑے بنا کر پوجتی ہیں۔ جو گڑ۔ کھیر۔ آم وغیرہ معہ دکھشنا کے براہمنوں کو دیتی ہیں۔ اور خود بھی گڑ اور جو کے ستو بھی ہیں۔ غربا میں بھی تقسیم کرتی ہیں :

ہل شَشٹھی

بھادوں بدی چھٹہ کا ہل ششٹھی کا برت ہوتا ہے۔ بعض لوگ اس کو پر چھٹ بھی کہتے ہیں اس روز صرف وہی عورتیں برت رکھتی ہیں۔ جن کے اولاد ہوتی ہے۔ یہ تیوہار زیادہ تر پورب کے شہروں اور قصبات وغیرہ میں منایا جاتا ہے۔ اس برت میں وہ اشیا نہیں کھائی جاتیں جو ہل جوتنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً از قسم غلہ۔ بلکہ صرف پھل ہی کھاتی ہیں جیسے سنگھاڑا۔ کوٹو۔ ساگ اور بعض دیگر پھل۔ لڑکیوں کے سسرال سے اس روز پارچات اور پھل۔ مٹھائی وغیرہ سامان آتے ہیں۔ جس میں سے کچھ سامان برادری میں تقسیم کیا جاتا ہے :

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تیوہار جنم اشٹمی

پورن برہمہ کی کرشن روپ میں جلوہ گری

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کیلئے

جنم اشٹمی کا نہایت ہی مقدس و مبارک تیوہار ہر سال بھادوں کرشن پکش کی اشٹمی کو ہوتا ہے۔ یہ وہ دن ہے کہ جب نراکار نرنجن ترلیپ جیوتی سروپ سرو شکتیمان سرود یاپک سرو انتریامی برہمہ آپ ہی کرشن روپ سے متھرا میں ظہور پذیر ہُوا تھا۔ بقول

آج متھرا میں شری کرشن کا اوتار ہُوا
جس کو کہتے ہیں نراکار وہ ساکار ہُوا

وہ سب سے زیادہ مقدس اور عظیم الشان طاقت آج کے دن پانچ ہزار سال پہلے شکلِ انسانی میں نمودار ہوئی تھی۔ جس کو دُنیا بھر کے عظیم ترین اور مکمل انسانوں سے لے کر دیوتاؤں اور دیگر تمام اوتاروں نے قابلِ تعظیم قرار دیا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے لے کر اُس زمانہ تک بہت سے بڑے بڑے اوتار آئے لیکن کسی نے پیدا ہونے کے بعد سے ہی نہ وہ حیرت انگیز کام کئے جو بھگوان کرشن نے کئے تھے۔ اور نہ اس طرح علانیہ اپنے آپ کو تمام برہمانڈ دلون و مکان، کا مالک اور سرو شکتیمان برہمہ کہا جیسی حضرت آپ نے اپنی نسبت فرمایا تھا اور ان رشیوں مہرشیوں کے سامنے فرمایا تھا جو ویدوں کے خاص عالم اور شاستروں کے بنانے والے اور دھرم کے زبردست ستون تھے۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ بھگوان کرشن جیسی طاقت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پانچ ہزار سال پہلے سے نہ کبھی آئی اور نہ اب شاید لاکھوں سال تک آئے گی۔ آپ پورن برہمہ۔ کرپا ساگر۔ پتت پاون۔ بھگتوں کے رکھشک اور چراچر سرشٹی کے مالک ہیں۔ تمام دیوتاؤں اور دیگر سب اوتار آپ کے ہی سروپ ہیں:

آپ کے اوتار کی ضرورت

اب سے پانچ ہزار سال پہلے دنت ہوکر جراسندھ۔ششوپال پونڈرک اور کنس وغیرہ بہت سے اس قسم کے ظالم وجابر مہاراجگان تھے کہ ان کے ظلم وستم کے ہاتھوں خلقت کا دامن امن وعافیت چاک چاک ہورہا تھا۔ مہاتما اور بھگت لوگ سخت پریشان ہورہے تھے۔ یہ سب ایسے زبردست اور شہزور تھے۔ کہ ان کی جسمانی طاقتوں کا مقابلہ بھی آسان نہ تھا۔

کنس متھرا کا مہاراجہ تھا۔ یہ بھی حد درجہ ظالم وسفاک تھا۔ اس نے اپنے باپ مہاراجہ اُگرسین کو جیل میں قید کر رکھا تھا۔ اُس کو شری برہماجی کی پیشین گوئی سے یہ معلوم ہوگیا تھا کہ اُس کی موت اُس کے آٹھویں بھانجے کے ہاتھوں ہوگی۔ شریمد بھاگوت میں اس طرح آتا ہے کہ کنس نے اپنی بہن دیوکی کا بیاہ وسدیوجی کے ساتھ نہایت دھوم دھام سے کیا۔ اور بے شمار سامانِ جہیز کے ساتھ دیوکی اور وسدیو کو بیش قیمت رتھ پر بٹھا کر خود رتھبان بن کر اُن کو چھوڑنے کے لئے روانہ ہُوا تو راستہ میں اکاش بانی ہوئی۔ کہ اے کنس! تو جس کو بڑی خوشی سے وداع کرنے جارہا ہے۔ اُن کا آٹھواں لڑکا تیری موت کا باعث ہوگا۔ اور تو اس سے کسی طرح بھی نہ بچ سکے گا!!

اس آکاش بانی کو سنکر ظالم کنس اپنی بہن دیوکی کو اسی وقت مارنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے لئے آمادہ ہو گیا۔ وسدیوجی نے سمجھایا۔ اور آخرکار اس شرط پر کنس نے اُن دونو کو جیل میں بند کر دیا کہ جو اولاد پیدا ہوگی۔ اُس کو مار دیا جائیگا چنانچہ چھ بچے کنس نے مار ڈالے۔ ساتویں حمل میں وہ بچہ تھا جو شیش ناگ کا اوتار تھا۔ اور جس کا نام بعد میں شری بلرام جی رکھا گیا۔ وسدیوجی کی دوسری استری روہنی تھیں۔ جو گوکل میں نندجی کے گھر میں مقیم تھیں۔ وہ بچہ روہنی کے بچہ سے تبدیل کر دیا گیا۔ اور اس طرح بلرام جی مارے جانے سے بچ گئے۔ آٹھویں حمل میں تمام کون و مکاں کے مالک خود رونق افروز تھے۔ آپ جب عالم ظہور میں آئے تو ماتا دیوکی جی اور شری وسدیوجی کو ساکھشات اپنے چتربھج سوروپ کے درشن دے کر فرمایا کہ ہم کو یہاں سے گوکل میں نندجی کے گھر چھوڑ آؤ۔ اور کوئی خطرہ نہ کرو۔ ہم کو کوئی نہیں مار سکتا تم بے کھٹکے جمناجی سے پار ہمیں چھوڑ کر آجاؤ"۔

چنانچہ شری وسدیوجی آدھی رات ہی کو جب آپ کا ظہور ہوا تھا۔ آپ کو گود میں لے کر جیل خانہ کے دروازہ کے پاس آئے تو آپ کے چرن کمل لگنے سے ہی قید خانے کا دروازہ کھل گیا۔ وسدیوجی باہر نکلے تو پہرہ والے گہری نیند میں سو گئے۔ وسدیوجی جمناجی سے پار جانے لگے تو جمناجی بھگوان کرشن کے چرن چھونے کے لئے یکبارگی بے حد چڑھ گئیں۔ اور چرن چھوتے ہی وسدیوجی کو پار ہونے کا راستہ آسانی سے مل گیا۔ وسدیوجی گوکل میں سیدھے نندجی تو م اہیر کے گھر پہنچے وہاں نندجی کی استری ماتا یشودھا جی کے بطن مبارک سے اسی رات کو ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ وسدیو جی اُس کو اُٹھا لائے۔ اور بھگوان کرشن کو وہاں سُلا آئے۔ اگلے دن جیل خانہ میں جب دیوکی جی کے بچہ پیدا ہونے کی خبر ہوئی۔ تو ظالم کنس نے اُس لڑکی کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اٹھا کر پتھر پر پٹکا لیکن وہ سیاہی آسمان پر چڑھ گئی۔ اور اُس سے یہ آواز بلند پیدا
ہوئی کہ ظالم کنس! تیرا مارنے والا پیدا ہو گیا ہے۔

اُس کے بعد کے واقعات مفصل قریباً سب کو معلوم ہیں۔ کہ کنس نے جبکہ
بھگوان کرشن ہنڈولے ہی میں جھولتے تھے۔ اُن کے مارنے کے لئے
پوتنا راکھشسنی کو اور کئی راکھشسوں کو بھیجا۔ لیکن بھگوان نے سب کو مار ڈالا
ازاں بعد جب بھگوان چھوٹی عمر میں کھیل کود کرتے پھرتے تھے۔ تب کئی راکھشس
اور زبردست لوگ مارنے آئے لیکن بھگوان کے ہاتھوں سے سب مارے
گئے۔ اور آخرکار طفولیت ہی کی عمر میں آپ کنس کو مارنے کے لئے روانہ
ہوئے۔ راستہ میں ایک ہاتھی کو مار ڈالا۔ پھر کنس کا مشہور اور نہایت
طاقتور و زبردست پہلوان چانڈور نامی مقابلہ پر آیا۔ اُس کو بھی مار ڈالا۔
وہاں سے آپ کنس کے دربار میں پہنچے اور کنس کو گردن سے پکڑ کر نیچے
ٹپک دیا۔ دربار سے بشرام گھاٹ تک آپ کنس کو گھسیٹتے ہوئے لے گئے۔
اور وہاں پر اس کو طمانچے مار مار کر مار ڈالا۔ اُسی جگہ کنس کی لاش کے ساتھ
اُس کی عورت ستی ہوئی تھی۔ متھرا میں اُس گھاٹ کے کنارے پر ابھی
تک اس ستی کی یادگار بنی ہوئی ہے۔ کنس کو مار کر بھگوان نے اوگرسین
کو جیل سے رہائی بخشی اور کچھ عرصہ کے بعد آپ متھرا سے دوارکا جی میں
تشریف لے گئے۔ متھرا اور برندابن میں آپ نے عالمِ طفولیت میں جو جو
حیرت انگیز اور سچے پریم کے کام کئے ہیں وہ نہایت ہی حیرت انگیز اور آپ
ہی کی طاقت کے مطابق ہیں۔ اُن سبھوں کے لکھنے کے لئے ایک دفتر
بے پایاں کی ضرورت ہے۔ اور پھر بھی وہ انسانی عقل و فہم سے بالاتر ہیں۔
آپ کی تمام صفات کو چاروں وید اور تمام شاستر بیان نہیں کر سکے۔ آپ کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اپر مہاریلاؤں کو پورن یوگی اور یوگی راج نہیں سمجھ سکے۔ تو عام انسانوں کی کیا طاقت ہے۔ اس لئے آپ کے حیرت انگیز چرتروں کو ان ہی الفاظ پر ختم کر کے اب میں اس تیوہار کے متعلق کچھ لکھتا ہوں:

یوں تو یہ واجب التعظیم تیوہار سب جگہ ہی منایا جاتا ہے۔ لیکن متھرا اور برندابن میں ماہ ساون سے ہی وہ آنند کے نظارے شروع ہو جاتے ہیں۔ کہ اگر شردھا اور پورن بھگتی بھاؤ کے ساتھ ایک ہی نظارہ کا دھیان کر لیا جائے تو پتت سے پتت انسان بھی موکش پا سکتا ہے۔ وہاں بھگوان کے تمام مندر سجائے جاتے ہیں۔ بھگوان کی مورتیاں خاص زیورات اور لباس سے سجائی جاتی ہیں۔ وہاں کی لیلائیں دیکھنے کے قابل ہوتی ہیں۔ جن کے دیکھنے کے لئے ماہ ساون میں دُور دُور سے بے شمار لوگ آتے ہیں۔ خصوصاً برندابن کا نظارہ اُن دنوں قابل دید ہوتا ہے:

ودھی

جنم اشٹمی کے دن سب ہندو اور خصوصاً بھگوت بھگت ضروری طور پر برت رکھتے ہیں۔ آدھی رات کو چندرماں کے نکلنے پر برت کھولا جاتا ہے اس تیوہار کو تمام دن شریمد بھاگوت پڑھنا اور سننا چاہیئے۔ اور بھگوان کرشن کی خوب بھگتی کرنی چاہیئے۔ بلکہ اونچا درجہ یہ ہے کہ اُس روز دن کو اور رات کو بھی بھگوان کا کوئی سروپ (تصویر) رکھ کر اُس کا پوجن کر کے اُس کے سامنے پریم اور بھگتی کی مستی میں بھاگوت پریم سے بھرے ہوئے بھجن گا کر خوب ناچنا چاہیئے۔ اس سے جلد ہی کلیان ہوتا ہے۔ اس طرح مہا مہاراج بھیکا جی بھگت۔ سور داس جی۔ میراں بائی مہارانی اور رس خاں۔ خانخاناں رحیم خاں۔ تاج خاں وغیرہ مسلمان بھی بھگوت پریم کی مستی میں ناچا کرتے تھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ان بھگتوں کے حالات کے لئے میری کتاب بھگت درشن کا ملاحظہ فرمادیں بھگوان نے شریمد بھاگوت میں خود یہ فرمایا ہے کہ:-

تیرتھ یاترا۔ پرب اور دھرم کے اُتسوؤں کے موقعوں پر لوگ میری مورتی کے سامنے خوب گا کر اور ناچ کر مجھ کو پرسن کریں"۔

اسی کا نام ہری کیرتن ہے لیکن آج کل دھرم اُتسوؤں وغیرہ پر نمائش خوب کی جاتی ہے۔ بڑے بڑے رسیلے اور بھچھے داد و یاکھیان کرتے ہیں۔ مگر بھگوت بھگتی جس کا نام ہے اُس کا خیال تک نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو قوم کا کوئی کلیان نہیں ہوتا۔ اور مدت سے سناتن دھرم کا پرچار ہو رہا ہے۔ لیکن بے طریقہ ہونے اور صرف نمائشی صورت دکھانے کی وجہ سے اب تک سناتن دھرمیوں میں کوئی خاص کیا بلکہ معمولی بھی وہ زندگی نہیں پیدا ہو سکی جس کی طاقت سے کوئی قوم ایک زندہ قوم کہلا سکتی ہے

موہن

میں ڈھونڈتا ہوں کدھر گئی ہے مرے وطن کی بہار موہن
خزاں رسیدہ چمن ہے ایسا نہیں جہاں برگ و بار موہن

تو گیتا اپدیش بن کے آجا۔ یا آئے میں بنسی کے پھر سما جا
کسی طرح کا تو روپ بھر لے۔ مگر پھر آ ایک بار موہن

کیا ہے لوگوں نے تنگ جینا۔ بھرا ہے بغض و حسد سے سینہ
مٹا نہ سب کے دلوں سے کینہ۔ بگڑ چکے ہیں سنوار موہن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہیں رہا اتفاق اِن میں۔ ہے پھوٹ ان میں نفاق ہیں
یہی سبب ہے کہ کھو چکے ہیں۔ یہ اپنا سارا وقار موہن

یہ وقت ہے پھر نہیں جگادے پریم کی بنسری بجادے
پھر آجا بھارت کی لاج رکھ لے نہ دے ہمیں انتظار موہن

ہرتالکا تیج

بھادوں سُدی کو ہرتالکا تیج ہوتی ہے۔ اس کو گوری کا برت بھی کہتے ہیں۔ سُہاگن ہندو عورتیں اس تیوہار کو خاص طور پر کرتی ہیں۔ اس کی ودھی مختصر یہ ہے کہ اس روز صبح ہی اُٹھ کر تل اور آملہ کا اپٹن کر کے سنان کیا جائے۔ پھر برت کرنے والی عورت ریشمی کپڑے پہن کر برت کا سنکلپ کرے۔ کہ

"آج بھادوں شدی تیج کو تمام پاپوں کو دور کرنے والی اور سوبھاگیہ کو بڑھانے والی اور پاربتی جی اور مہادیو جی کو خوش کرنے والی اس ہرتالکا تیج کا برت کرتی ہوں"۔

اس کے بعد گنیش جی کا پوجن کیا جائے۔ پھر پاربتی جی اور مہادیو جی کا پوجن کریں۔ دکھشنا بھینٹ کریں۔ دن بھر بھجن کریں۔ رات کو بھی بھجن کرتے ہوئے جاگرن کریں۔ اور چندرماں کے نکلنے پر برت کھول کر پھل۔ پوری کچوری۔ مٹھائی وغیرہ کھائیں۔

وجہ تسمیہ۔ اس تیوہار کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ شروع دنیا میں ہماچل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جی کی لڑکی پاربتی جی کی پڑ گیا مہادیو جی سے شادی کرنے کی تھی۔ انہوں نے اس کے لئے بڑا تپ کیا۔ بڑی بھگتی کی اور آخر بھادوں شدی تیج کو معہ اپنی سکھیوں کے پاربتی جی نے بھگوان کا پوجن بڑی شردھا سے کر کے یہی وردان مانگا تھا۔ جو آخر کار بھگوان نے منظور کیا۔ اور ازاں بعد پاربتی جی کی شادی شیو جی سے ہو گئی۔ تب سے یہ تیوہار چل پڑا ہے کہ جس طرح پاربتی جی نے اُس روز بھگوان کا پوجن اور برت کر کے اپنے پتی کا سکھ پایا ویسے ہی آج کل بھی سہاگن استریاں اپنے پتی کے سکھ کو حاصل کرتی رہیں؛

گنیش چوتھ عرف پتھر چوتھ

بھادوں شدی چوتھ کو گنیش چوتھ کہتے ہیں۔ اس کا نام چوک چکنی اور پتھر چوتھ بھی ہے۔ پورب اور راجپوتانہ کی طرف عورتیں صبح کے وقت پانی میں سفید تل پھینک کر اوس جل سے سنان کرتی ہیں۔ اور دن بھر برت رکھ کر اور گنیش جی کا پوجن کر کے رات کو چاند نکلنے سے پہلے کھانا کھاتی ہیں۔

اُس روز رات کے وقت چاند کا دیکھنا مہرشی پراشر نے ممنوع قرار دیا ہے۔ اس لئے چاند کو دیکھ کر آئندہ سال میں چوری وغیرہ کا کوئی الزام لگتا ہے۔ اُس سے نجات صرف بھگوان کرشن ہی کے دھیان سے انسان پا سکتا ہے آج کل کچھ عرصہ سے یہ رواج ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے یہ چاند دیکھ لیتا ہے تو وہ رات کو محلہ میں پڑوسیوں وغیرہ کے گھروں میں اینٹ پتھر کے ٹکڑے پھینکتا ہے۔ تاکہ لوگ پھینکنے والے کو گالیاں دینگے اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ان گالیوں سے وہ الزام کا دوش جاتا رہے گا۔ اس وجہ سے اس کو سچقر چوتھ بھی کہتے ہیں۔ بعض لوگ اس کو گنیش جی کا جنم دن تبلاتے اور کہتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے گنیش جی کا جنم دن ماگھ ودی چوتھ کو ہوتا ہے۔ اس کا ذکر ماہ ماگھ کے تیوہاروں میں کیا جائے گا۔

رشی پنچمی

بھادوں شدی پنچمی کا نام رشی پنچمی ہے۔ برہمانڈ پران اور بھوشیہ پران وغیرہ میں اس تیوہار کے برت وغیرہ کا بھی بڑا مہاتم لکھا ہے۔ یہ برت عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے ضروری ہے۔ اس کی خاص وجہ تسمیہ مختصراً یہ ہے کہ عورت جب رجسالا (حیض والی) ہو تب اس سے سماگم وغیرہ کرنا پاپ میں داخل ہے۔ اگر بھول چوک سے زن و مرد کوئی ایسی غلطی کر بیٹھیں تو اس پاپ کو دور کرنے کے لئے یہ برت رکھیں اور اس روز سپت رشیوں کا ودھی پورنک پوجن کریں۔ اس دن اس پہاڑ کا بھوجن ہوتا ہے۔ جو بغیر بوئے ہوئے کھیت میں پیدا ہوا ہو۔ جس طرح ساٹک لیسی کے چاول اور کرم کا ساگ وغیرہ ہیں۔

رادھا اشٹمی

بھادوں شدی اشٹمی کو رادھا اشٹمی اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اس روز شری برکھ بھان جی کے گھر میں اُن شری ماتا رادھکا جی کا جنم ہوا تھا۔ جو دراصل بھگوان کرشن چندر کی مایا روپ سے پرگٹ ہوئی تھیں۔ یہ تیوہار برج میں خاص طور پر منایا جاتا ہے۔ بعض مقامات ہند خصوصاً پورب میں اس کو دوبڑی بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہتے ہیں۔ اُس دن ایک لکڑی کے پیڑے پر مٹی کی گائے معہ بچھڑے کے بنا کر پوجتے ہیں۔ اور بھیگے ہوئے چنے موٹھ اور چاول۔ لڈو وغیرہ کھاتے ہیں یہ پوجن اور برت صرف عورتیں کیا کرتی ہیں۔ لیکن بھگوت بھگت اُس دن جنگل موُرتی کی پوجا اور بھگتی کرتے ہیں۔

وامن دوادشی

بھادوں تندی دوادشی کو وامن دوادشی اس لئے کہتے ہیں کہ اس روز بھگوان وشنو نے وامن اوتار دھارن کیا تھا۔ تاکہ راجہ بلی کا تمام راجیہ دان میں لے کر راجہ بلی کو پاتال لوک میں بھیج دیا جائے۔

راجہ بلی سلطنت بابل کا مہا راجہ تھا۔ یہ بابل شہر مصر سے آگے آباد تھا۔ بابل دار الخلافہ تھا۔ مدت دراز سے یہ شہر زمین کے اندر آرام کر رہا تھا۔ لیکن ۱۸۶۵ء میں اس کی تلاش یورپ والوں نے کی اور آخر کار اس جگہ کو معلوم کر کے کھدوایا گیا تو تمام شہر اندر سے برآمد ہو گیا۔ اس کا تمام سامان لنڈن کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ اس شہر میں بہت مندر بھی برآمد ہوئے تھے۔ اس ملک کا نام یورپ والوں نے اسیریہ لکھا ہے۔ دراصل یہ سنسکرت لفظ اُسریا کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ اُسروں کا ذکر ویدوں اور پرانوں وغیرہ میں بکثرت ملتا ہے۔

بعض لوگوں نے ایسا لکھا ہے کہ اسی روز وامن اوتار نے راجہ بلی کو جیت لیا تھا۔ لیکن یہ غلط ہے۔ دراصل اس روز وامن بھگوان پرگٹ ہوئے تھے۔ اور راجہ بلی کا واقعہ اس روز ہوا تھا جس کو دیوالی کہتے ہیں اس کا مفصل حال تیوہار دیوالی کے حالات میں مطالعہ کیجئے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ودھی۔ ماہ بھادوں شدی کی دوادشی کو اگر شرون نکھشتر ہو تو اس کو وجیا دوادشی کہا جاتا ہے۔ اور وہی وامن اوتار کی جینتی مانی جاتی ہے اوس میں جو کرم کیا جائے اس کا خاص پھل ملتا ہے۔ اس کی مختصر ودھی یہ ہے کہ ایک دن پہلے یعنی اکادشی کو برت رکھا جائے۔ رات کو بھگوان کا پوجن کیا جائے۔ چاندی۔ سونے یا بانس کے برتن میں وامن اوتار کی طلائی مورتی کو ستھاپن کیا جائے۔ اس مورتی میں شنکھا سوتر۔ کنڈل چھتر اور یگیوپویت کے نشانات ضرور بنوائے جائیں۔ پوجن پروہت وودوان سے کروا کر بھاوں سے بانس کے برتن کو بھر کر ایک صاف کپڑے سے ڈھک دے۔ اور ایک مرگ چھالا میں تلوں کو رکھے۔ پھر باقاعدہ پوجن کرے بھگوان وامن کی پوجا کرتے ہوئے یجمان اس شلوک کو بولے :۔

ब्रह्मण्ड मुदरे यस्य महद्भूतैरधिष्ठितम्।
मायावी वामनः श्री शोसमा यातु जगत्पतिः

اس برت کا اور اس کے متعلق واقعات کا ذکر پدم پران اور وشنو پران میں بھی ہے۔

اننت چودش

یہ تیوہار ماہ بھادوں کے شکل پکھش کے چودھویں روز اور جنم اشٹمی کے دو ہفتے کے بعد منایا جاتا ہے۔ دراصل اننت چودش کو ہم تیوہار نہیں کہہ سکتے بلکہ یہ صرف پوجا کا دن ہوتا ہے۔ اور وشنو مہاراج کی پوجا کرانے اور یادگار منانے کے لئے رائج کیا گیا تھا۔ بھگوان وشنو اننت شکتیوں اور اننت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سروپوں والے ہیں۔اس لئے اس کا نام اننت رکھا گیا ہے۔اس تیوہار کا بیان مہابھارت کے وقت سے پہلے کسی گرنتھ میں نہیں ملتا۔بیان کیا جاتا ہے کہ چندر بنسی خاندان کے راجہ چیتر انگد نے اس کو منایا تھا۔

برت کی ودھی۔اس دن بازو پر کہنی کے اوپر ایک مقدس دھاگا باندھا جاتا ہے۔جو عموماً زرد رنگ کا ہوتا ہے۔اور اس میں چودہ گرہ بھی ڈالی جاتی ہیں۔چودہ اس لئے کہ یہ چاند کے چودھویں دن منایا جاتا ہے۔اس دھاگے کو عوام الناس اننت کہتے ہیں۔اور پہلے اپنے آپ کو تلسی کے پتوں سے پانی چھڑک کر پوتر کرتے ہیں اور پھر منتر پڑھ کر نہاتے ہیں۔عموماً اننت مردوں کے دائیں طرف اور مستورات کے بائیں طرف باندھا جاتا ہے اس روز مکمل برت نہیں رکھا جاتا بحض نمک کھانے کی ممانعت ہوتی ہے کھیر اس روز کا خاص کھانا ہوتا ہے۔پکے ویشنو سارا سال اس اننت کو پہنے رہتے ہیں۔اور پھر اگلے سال اسی دن اس کو تبدیل کرکے نیا پہن لیتے ہیں۔اننت چودش کے متعلق جو دو کتھائیں بیان ہوتی ہیں۔دو نو درج ذیل کی جاتی ہیں:-

سوت جی نے اننت بھگوان کی کتھا کا اس طرح ورنن کیا ہے:-

راجسو یگیہ کے موقعہ پر اندر بھون میں دروپدی نے دریودھن پر جو طعنہ زنی کی اور دریودھن نے مہاراج یدھشٹر کو قمار بازی میں پھنسا کر ۱۲ برس کے لئے جس طرح جلا وطن کرایا۔اس سارے قصے کی اس جگہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔اس جلا وطنی کی حالت میں ایک دفعہ یدھشٹر کو کرشن بھگوان ملے۔اس وقت یدھشٹر نے بھگوان سے دکھ سے نجات حاصل کرنے کا اوپائے پوچھا تو بھگوان بولے۔اے یدھشٹر میرا نام اننت ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس لئے تم اننت چودش کے دن برت رکھ کر سچے دل سے میری پوجا کرو اُس دکھ سے بھی نجات حاصل کرلوگے اور اپنے راج کو بھی دوبارہ پاسکو گے۔ یدھشٹر نے کتھا سننے کی درخواست کی۔ اور بھگوان نے اس طرح کتھا بیان کی:۔

پہلی کتھا

ست یگ میں سمنت نام وشِشٹ گوتری ایک براہمن تھا۔ اُس نے دیکھیا نامی بھرگو کی بیٹی کے ساتھ شادی کی۔ کچھ عرصہ گذرنے کے بعد سمنت براہمن کے گھر میں ایک کنیا کا جنم ہوا۔ جس کا شیلا نام تھا۔ بدقسمتی سے شیلا کی والدہ کا دیہانت ہوگیا۔ تو شیلا کی پرورش کی خاطر اُس نے ایک دوسیلا نام کی عورت سے شادی کی کچھ عرصہ بعد شیلا بالغ ہوگئی تو کوڈینہ نام کے ایک براہمن سے شیلا کی شادی کردی گئی۔ کوڈینہ رتھ میں شیلا کو بٹھا کر جمنا کنارے پہنچا تو وہاں پر شیلا نے جمنا کے کنارے عورتوں کو اننت بھگوان کی پوجا کرتے دیکھا چنانچہ شیلا نے بھی پوجن کیا اور ڈورا کو بازو کے ساتھ باندھ لیا۔ اگرچہ کوڈینہ شروع میں غریب تھا۔ مگر شیلا کے اننت بھگوان کی پوجا کرنے کی بدولت اور برت کرنے سے دولت مند بن گیا۔

ایک دن اتفاق سے کوڈینہ نے شیلا کے بازو میں ایک ڈورا باندھے دیکھا۔ تو اعتراض کیا کہ میرے ساتھ جادو کرنے کے لئے کوئی ڈورا باندھ رکھا ہے۔ شیلا نے نہایت عاجزی سے پرارتھنا کی کہ اننت بھگوان کا برت کیا کرتی ہوں اور ہمیشہ اس ڈورے کو اننت بھگوان مانکر پوجتی ہوں جس کی وجہ سے آج تمہارے گھر میں دولت کا کچھ شمار نہیں رہا۔ کوڈینہ براہمن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نے اہنکار کر کے غصہ سے وہ سوت کا ڈورا اپنی عورت شیلا کے بازو سے توڑ کر آگ میں جلا دیا۔ قدرت کے کام نرالے ہوتے ہیں۔ "وناش کالے وپریت بدھی"۔ اسی دن سے کوڈنیہ براہمن کی دولت برباد ہونے لگی۔ اور مصیبت نے ڈیرہ لگا لیا۔

ایک دن کوڈنیہ براہمن نے اپنی عورت شیلا سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ بد قسمتی نے آگھیرا ہے۔ تو شیلا نے عرض کی کہ مہاراج میرا تو پورا اعتقاد ہے جس دن سے آپ نے اننت بھگوان کی توہین کی ہے اسی دن سے دولت جاتی رہی ہے۔ اور بد قسمتی نے گھر بنا لیا ہے۔ اسلئے اگر آپ اننت بھگوان سے پرارتھنا کریں۔ تو وہ آپ کی وردشا کو ٹھیک کر دینگے۔ اپنی عورت شیلا کا بچن سچا جان کر وہ سیدھا جنگل کو چل دیا۔ راستہ گذرنے پر ہر ایک سے دیوانہ وار پوچھتا تھا کہ کہیں اننت بھگوان کو بھی دیکھا ہے؟

کوڈنیہ نے راستہ میں ایک آم کا درخت دیکھا جو کہ پھلوں سے بھرپور تھا۔ مگر اس پھلوں سے لدے ہوئے آم کے درخت پر کسی ایک پرندہ کو بیٹھے نہ دیکھا۔ متحیر ہو کر اس سے اننت بھگوان کا پتہ پوچھا۔ جواب ملا کہ اننت بھگوان نہیں دیکھا۔

۲۔ ایک گائے دیکھی جو کہ اپنے بچھڑے کے ساتھ جنگل میں ادھر اُدھر بھاگتی پھرتی تھی۔ اس سے بھی اننت بھگوان کا پتہ پوچھا۔ مگر جواب نفی میں ملا۔

۳۔ پھر ایک بیل کو ہرے ہرے گھاس کے اندر دیکھا۔ اس سے بھی اننت بھگوان کا پتہ نہ ملا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۴۔ دو تالابوں سے پوچھا جن کا جل ایک دوسرے میں گرتا تھا۔ مگر زمین کی آبادی کے لئے غیر مفید تھا۔ اس سے پوچھنے پر بھی اننت بھگوان کا احوال معلوم نہ ہُوا۔

۵۔ پھر گدھے اور ہاتھی سے پوچھا۔ انہوں نے بھی اننت بھگوان کا پتہ نہ دیا۔

جب سب نے کہہ دیا کہ ہم نے اس جنگل میں اننت بھگوان کو نہیں دیکھا۔ تو کوڈنیہ رشی سخت مایوس ہو کر بے ہوش ہوگیا۔ تھوڑے عرصہ بعد اپنے آپ کو زندہ پانے پر کوڈنیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر مجھے اننت بھگوان کے درشن نہیں ہوتے۔ تو اس سے بہتر ہے کہ میں اس درخت پر پھانسی لگا کر جان دے دوں۔ چنانچہ وہ ایسا کرنے پر آمادہ ہوگیا۔ درخت کے ساتھ رسی لٹکادی وہ رسی اپنی گردن میں ڈال رہا تھا۔ کہ اتنے میں اننت بھگوان بوڑھے براہمن کا سروپ دھارن کر کے کوڈنیہ کے سامنے آگئے اور کوڈنیہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور اس کے گلے سے پھانسی نکال لی پھر اس کو اپنے ساتھ پہاڑ کی ایک غار کے اندر لے گئے۔ جب کوڈنیہ اس بوڑھے براہمن کے ساتھ غار کے اندر گیا تو اس میں ایک نیا ملک دیکھا جس میں ہر ایک مرد دیوتا رنگ روپ کا اور ہر عورت دیوی کے رنگ روپ کی نظر آتی تھی۔ اور اس بڈھے براہمن کو ایک ایسے سنگھاسن پر بیٹھے دیکھا۔ کہ جس پر طرح طرح کے جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ جو کہ اپنی چمک دمک سے کمرہ کو بقعہ نور بنا رہے تھے۔

اس جگہ اننت بھگوان کے درشن کر کے کوڈنیہ بڑا خوش ہُوا۔ اور پھر اننت بھگوان سے مخاطب ہو کر اس طرح پر کہنے لگا۔ اے اننت بھگوان میں مہاپاپی ہوں۔ اے کنول نیتر میری رکھشا کرو اور میرے تمام پاپ کرموں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو کشما کرو۔ آج میرا جنم سپھل ہے کہ میں نے آپ کا درشن کر لیا ہے مانت
بھگوان نے کوڈینہ رشی کو کہا کہ میں تیری بھگتی وشردھا سے خوش ہوں
مانگ جو کچھ مانگتا ہے۔ کوڈینہ نے جواب دیا کہ مہاراج سوت کا ڈورا جو کہ
آپ کا سروپ مان کر ہم پوجتے ہیں۔ میں نے اپنی استری سشیلا کے ہاتھ
سے نکال کر توڑ کر جلا دیا تھا اسی پاپ کی وجہ سے میری تمام جاہ وحشمت
جاتی رہی۔ اسی پاپ کا پراشچت کرنے کی خاطر میں جنگل میں نکل آیا ہوں۔
اننت بھگوان نے کوڈینہ کو جواب دیا کہ تم اپنے گھر جاؤ اور چودہ برس تک
اننت چودس کے دن اننت بھگوان کا برت کیا کرو۔ اننت کے برت سے
تیرے سب پاپ دور ہو جاویں گے۔ تیری آتما پوتر ہو جاویگی۔

اننت بھگوان بولے اے کوڈینہ تم جس راستے سے آئے تھے۔ اسی
راستے واپس چلے جاؤ۔

الوداع کے وقت کوڈینہ رشی نے اننت بھگوان سے کہا کہ اے
گورو میں نے جنگل میں بڑے بڑے حیران کرنے والے معاملے دیکھے۔

۱۔ مہاراج میں نے آم کا درخت دیکھا ہے وہ پہلے جنم کا کون تھا۔
بھگوان نے کہا آم کا درخت پہلے جنم کا ودوان براہمن تھا۔ چونکہ ودوان ہونے
پر انہوں نے ودیا دان نہیں دی اس کارن آم کا درخت بنا۔

۲۔ گائے کون تھی۔ بھگوان نے کہا گائے دراصل پچھلے جنم میں زمین
تھی۔ جو بیج ہضم کر جاتی تھی اور پیدا کچھ نہیں کرتی تھی۔

۳۔ بیل کون تھا۔ بھگوان بولے وہ پچھلے جنم میں دھرم کا سروپ تھا
۴۔ دو تالاب کون تھے۔ بھگوان نے کہا وہ پچھلے جنم میں براہمن کی
دو لڑکیاں تھیں جو آپس میں دان دیکر دن گذارتی تھیں۔ مگر کسی اتھتی براہمن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو دان نہیں دیتی تھیں۔

۵۔ گدھا کون تھا۔ بھگوان بولے وہ پچھلے جنم میں غصہ تھا۔

٦۔ ہاتھی کون تھا۔ بھگوان نے کہا وہ ہاتھی پچھلے جنم میں غرور تھا۔

۷۔ بڈھا برہمن کون تھا۔ بھگوانؑ بولے بڈھا برہمن میرا سروپ تھا یعنی میں ہی ہوں۔

۸۔ پہاڑ کی غار کون تھی۔ بھگوان نے کہا پہاڑ کی غار ستھار ہے اتنی کتھا جس وقت اننت دیوتا نے کوڈنیہ کو کہی تو پھر اننت بھگوان غائب ہو گئے۔

جب کوڈنیہ اپنے گھر واپس آیا تو اپنی عورت شیلا کے ساتھ چودہ سال تک برت کیا۔ اور پھر پہلے سے بھی زیادہ دولت کی ترقی ہوتی گئی۔ جس وقت کوڈنیہ مرنے لگا تو اس کو اننت بھگوان یاد آیا اور کوڈنیہ رشی بھی مرنے کے بعد اننت لوک میں چلا گیا۔

دوسری کتھا حسب ذیل ہے

دواپر یگ کے آخیر میں بھارت ورش پر ایک راجہ چیتر انگد حکمران تھا۔ جس کی رانی کا نام چیتر ریکھا تھا۔ دو لو نیک و دھرماتما ہونے کی وجہ اپنے رعایا میں ہر دلعزیز تھے۔ ایک دفعہ وشنو مہاراج نے ان کو حکم دیا کہ ریاست برت کو مناویں بھگوان کا حکم پا کر چیتر انگد نے ایک عالیشان مندر تعمیر کرایا۔ اور خود اپنے ہاتھوں سے بھگوان کی مورتی ستھاپن کی جس دن ماہ بھادوں کے شکل اپکش کا چودھواں روز آیا تو سارے شہر میں تیوہار کو منانے اور برت رکھنے اور وشنو مہاراج کی پوجا کرنے کی منادی کرا دی۔ لوگوں پر اس کا اچھا پربھاؤ پڑا۔ برائیاں سلطنت سے کافور ہوئیں۔ نیکی کا دور دورہ ہوا اور رعایا خوشحال ہو کر مگن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وقت کو دعائیں دیتی رہی۔ مگر دیوتوں کو یہ بات پسند نہ آئی کہ ساری دنیا نیک بنجاوے انہوں نے اس وقت وشوکرما نامی بہت معمار کو بلوایا اور اسے ایک ہی خوبصورت دوشیزہ لڑکی کا بُت بنانے کے لئے کہا۔ بت تیار ہوا اس میں روح پھونکدی گئی اور اسے ہدایت ہوئی کہ وہ دیبا پہاڑ پر جاوے اور جب راجہ چترانگد وہاں آوے تو اس کا دل موہ کر اسے اس برت سے باز رکھے۔ اتفاق سے جب راجہ کا گذر اس جگہ سے ہؤا وہ اس جگہ ایسی خوبصورت دوشیزہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ دوشیزہ سے نام پوچھا۔ اس نے اپنا نام موہنی بتایا۔ راجہ نے شادی کی درخواست کی موہنی نے اس شرط پر منظور کیا کہ راجہ اس کی تین باتوں کو کبھی رد نہ کریگا۔ راجہ نے فی الفور رضامندی ظاہر کی اور اس سے شادی کر کے مہارانی کا لقب عطا کیا۔ جب اننت چودش کا روز آیا تو موہنی نے اس برت کے رکھنے سے منع کیا چترانگد نے اسے اپنے جنم کی تواریخ بتائی اور کہا کہ میں پہلے جنم میں شرابی تھا۔ مجھے بھائیوں نے تنگ آکر گھر سے باہر نکال دیا۔ اتفاق سے میں وشنوجی کے مندر پر گیا۔ اور اس جگہ برت رکھ کر دن اور رات بسر کی۔ وہ دن اننت چودش کا تھا۔ دوسرے دن مجھے سانپ نے ڈس لیا۔ اور میں مر گیا اسی برت کی وجہ سے مجھے سورگ نصیب ہؤا اور اس جنم میں راجہ بنا۔ اب میں کیسے اس برت کو نہ رکھوں موہنی نے کہا۔ تم نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے وہ پورا کرو۔ ابھی پہلی ہی بات ہے راجہ نے ٹھنڈی سانس لی اور جواب دیا کہ میں اپنی زندگی دیدونگا مگر برت کو نہ چھوڑونگا۔ اسی وقت راجہ نے اپنے لڑکے کو بلوا کر راج اس کے حوالے کیا اور خود سمادھ میں بیٹھ کر اپنے پران تیاگ دیئے۔ دوسرے دن اس کی سلطنت میں منادی کرادی گئی کہ کوئی شخص اپنی عورت سے کوئی پرتگیا نہ کیا کرتے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ماہ اسوج کے تیوہار

پتر پکھش

آشوان (اسوج) کرشن پکھش کو پتر پکھش کہتے ہیں۔ اس تمام پکھش میں پتروں کے شرادھ ترپن ہوتے ہیں۔ پتر مرے ہوئے ہی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اتھرو وید کانڈ اٹھارہ سے بخوبی ثابت ہے اور تمام دیگر شاستروں میں بھی ایسا ہی آتا ہے۔ شرادھ کرنے سے نہ صرف پتروں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ بلکہ کرنے والے کو دھن، پتر صحت وغیرہ باتیں حاصل ہوتی ہیں۔ شاستروں میں مرے پتروں کا شرادھ ترپن نہ کرنے والے کو ناستک لکھا ہے۔

اس کو عام لوگ کناگت کہتے ہیں۔ دراصل یہ ذرا غلط لفظ ہو گیا ہے۔ صحیح لفظ کنیاگت ہے۔ یعنی کنیا راشی میں جب سورج کے آنے کے بعد جو کرم کئے جاتے ہیں۔ ان کو شرادھ کہتے ہیں۔ اس پتر پکھش کا آغاز بھادروں کی پورنماشی سے ہوتا ہے اور اسوج کی اماوس کو ختم ہوتا ہے۔ گویا اس طرح سولہ یوم شرادھ کے ہوتے ہیں۔ شرادھ کی ودھی کا مفصل ذکر شرادھ پدھتی میں درج ہے۔ وہاں پر دیکھ لینا چاہیئے۔ اور اُس کے مطابق کرنا چاہیئے۔ یہاں پر اس طویل ودیاکھیا کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

دیو پکھش۔ نوراترہ

اسوج شدی پرتی پدا سے دیو پکھش شروع ہوتا ہے۔ اس دن سے لے کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نو دنوں تک دیوی کے نوراترہ کہلاتے ہیں۔ دیوی کا پوجن ویدوں میں بھی خاص طور پر آتا ہے۔ دراصل بھگوان کی شکتی اور مایا کا نام دیوی ہے وہ ساکار روپ میں ہے۔ اور ویدوں میں دیوتاؤں کی بہن کا نام بھی دیوی آتا ہے۔ اس دیوی کا بھی مختلف کامناؤں کے لئے پوجن ہوتا ہے۔ اسوج شدی کے ان دنوں میں دُرگا بھگوتی سرسوتی دیوی اور دیگر دیویوں کا پوجن کیا جاتا ہے۔ اکثر لوگ دشمی تک دیوی پوجن کرتے ہیں۔ اکثر دیوی کے بھگت ایسا کرتے ہیں کہ سپتمی کو دیوی کا آواہن کر کے بعد میں شین کرا دیتے ہیں اور دشمی کو جگا کر پوجن کرتے ہیں۔ استری پُرش کہیں کہیں نو رات دن برابر نو دنوں تک برت رکھتے ہیں۔ اشٹمی کو کنوارے لڑکوں اور کنواری کنیاؤں کو بھوجن کھلایا جاتا ہے۔ اس دن بھی دیوی کا پوجن ہوتا ہے۔

وجے دشمی یا تیوہار دسہرہ

یہ وہ مبارک تیوہار ہے جس کو عالم ظہور میں لانے کے لئے مریاداپرشوتم بھگوان رامچندر جی مہاراج نے خاص طور پر اوتار لیا تھا۔ اسی زمانہ میں راون وغیرہ کئی راکشس دنیا والوں اور خصوصاً بھگوت بھگتوں کو تنگ و پریشان کر رہے تھے۔ ان کی فریاد سنکر راکشسوں کو مارنے کے لئے شری بھگوان وشنو نے رام سروپ اوتار لے کر سنسار کا کلیان کیا تھا۔ اور سناتن دھرم کی بگڑی ہوئی مریاداؤں کو از سرِ نو مکمل بنا دیا تھا۔

راون کون تھا راون نے شری برہما جی کی زبردست بھگتی کر کے اس قدر طاقت حاصل کی تھی کہ وہ کسی ہتھیار سے اور کسی دیوتا کی طاقت سے مر نہیں سکتا تھا۔ راون نے یہ طاقت حاصل کر کے ظلم و ستم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کا ایک طوفان برپا کر رکھا تھا۔ تپسوی۔ رشی مہامنی سب اس کے ہاتھوں تنگ ہو رہے تھے۔ راون کا اصلی نام دش گریو تھا۔ راون اس کا لقب تھا جس طرح کہ بادشاہ ہندوستان کوئی ہو لیکن قیصر ہند ہی کہلاتا ہے۔ اسی طرح متھلا پوری کے مہاراجگان کا لقب جنک تھا۔ ایسے ہی لنکا کے حکمرانوں کا نام اور ہوتا تھا۔ لیکن اس خاندان والوں کا لقب راون مشہور تھا۔ یہ راون دراصل مہرشی پلستیہ کا پوتا تھا۔ راون کے باپ کا نام وشرو تھا۔ وشرو نے سومالی راکھشس کی لڑکی نکشا سے شادی کر لی تھی۔ اس کے بطن سے یہ راون پیدا ہوا تھا۔ یہ وشرو مہاراج کے ویریہ سے تھا۔ اگر وشرو ہی کے طریقے اختیار کرتا تو راکھشس نہ کہلاتا۔ لیکن اس کے تمام تعلقات راکھشسوں کے ساتھ تھے اور راکھشسوں ہی کا حکمران ہو گیا تھا۔ اسلئے یہ خود راکھشس کہلایا وشرو نے ایک اور عورت سے بھی شادی کی تھی۔ اس کے بطن سے کوویر جی پیدا ہوئے تھے۔ جو یکشوں کے راجہ اور خزانہ کے مالک ہیں۔ گویا کوویر جی کا سوتیلا بھائی راون تھا۔ راون اپنے زمانہ کا لاثانی پنڈت بھی تھا۔ ویدوں کا بھاشیہ سب سے پہلے اسی نے کیا تھا جس کو مہرشی تک پرمان (مستند) تسلیم کرتے تھے اس بھاشیہ کا کچھ حصہ دکھشن کی طرف ابھی تک ملتا ہے۔

راون جب دھوکے سے ماتا سیتا کو جنگل سے لے گیا تھا یہ اس کا مہا پاپ تھا۔ اور یہی پاپ آخر کار اس کی اور اس کے خاندان کی تباہی کا باعث ہوا۔ گوسائیں تلسی داس جی لکھتے ہیں کہ

اِک لکھ پُوت سوا لکھ ناتی
تا راون گھر دیا نہ باتی

راماین اور فتح لنکا کے حالات ایسے ہیں۔ کہ اگرچہ اب تک ان کو ۸۶۹۰۴۴ سال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گذر چکے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ بچہ بچہ ان کو جانتا ہے۔ اس لئے بالتفصیل لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پورن برہمہ شری بھگوان کرشن کے علاوہ تمام اوتاروں سے بھگوان رام کا درجہ بہت اونچا تھا۔ شردھا پوربک ان کے درشن سے ان کے زمانہ میں بہت لوگوں کا کلیان ہو چکا تھا اور بعد میں بھی ہوا ہے۔ اور اب بھی ہو سکتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ وہ نتیت یا دن بھگتوں کے رکھشک ہیں۔ جہاں چاہتے ہیں اپنے سوروپ میں پرگٹ ہو کر بھگتوں کا کلیان کر سکتے ہیں۔

دسہرہ دراصل دش ہرہ لفظ کا بگاڑ ہے۔ دش ہرہ کا مطلب دس پاپوں کے ہر لینے کا ہے۔ گویا اس یوم مبارک کو جو شخص سچے دل سے بھگوت بھگتی کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا رہتا ہے۔ بھگوان اس کے پاپ ناش کر کے موکھش پردان کر دیتے ہیں۔

رام لیلا اور دسہرہ ہندوستان کے ہر حصہ میں ہوتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ تیوہار بہت سے جزائر میں بھی اب تک برابر ہوتا ہے جیسا کہ انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔

پوجن۔ اس روز لوگ صبح کو سنان کر کے پوجا کرتے ہیں۔ براہمن لوگ ودیا پوجن کرتے ہیں۔ کھشتری لوگ تلوار کا پوجن کرتے ہیں۔ ویش لوگ روپیہ رکھ کر لکشمی جی کا پوجن کرتے ہیں۔ اور بیچارے شودر اور اچھوت اس روز بھگوان کی بھگتی کے بھجن گا کر مستی سے ناچتے اور کودتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو یہ لوگ ہی وہ خاص بات کرتے ہیں جس کی شاستروں میں آگیا ہے:

شرد پونو

آشون (اسوج) ماشدی پورنماشی کا نام کومدی اور سرد پونو بھی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ اس لئے مشہور ہے کہ اس روز پورن برہمہ آنند کند بھگوان کرشن چندر مہاراج نے برندا بن میں گوپیوں کے ساتھ پریم سے راس لیلا کی تھی۔ جس سے کام دیو منہ کی کھا کر پریشان ہوکر اور بھگوان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بھاگا تھا۔ اور اگلی دن آپ نے گوپیوں کے ساتھ جمنا جی میں جل بہار بھی کیا تھا۔

اس روز مکانات میں سفیدی پھر وا کر کمروں میں سفید فرش بچھانا چاہئیے۔ پربھ بھگوان کرشن کی مورتی کا سفید کپڑوں اور سفید جواہرات اور پھولوں سے سنگار کر کے بھگوان کا پوجن کرنا چاہئیے۔ بہت جگہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن پنجاب میں اور بعض دیگر مقامات میں یہ تیوہار کم اور بے طریقہ ہوتا ہے۔ اس روز برت رکھ کر دن بھر بھگوت بھگتی کرنی چاہئیے۔ جہاں جہاں یہ تیوہار ہوتا ہے۔ وہاں دن کو برت رکھ کر ستیہ نارائن جی کی کتھا سنتے ہیں۔ لیکن دراصل اس روز شریمد بھاگوت کا دشم سکندہ سننا اور پڑھنا چاہئیے۔ بعض لوگ اس روز لکشمی جی کا پوجن بھی دولت کے لئے کرتے ہیں اکثر لوگ رات کو جاگ کر چاندنی رات کا آنند لیتے اور بھگوان کا بھجن گاتے ہیں۔ غرض یہ تیوہار بھی ایک خاص ہے:۔

ماہ کارتک کے تیوہار

کرواچوتھ

شاستروں میں اس کو کرواچترتھی کہتے ہیں۔ یہ کارتک بدی چوتھ کو ہوتی ہے۔ اس کو پورب کی طرف کروا گور تھی کہتے ہیں۔ اس روز سہاگن عورتیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دن بھر برت رکھ کر رات کو چاند نکلنے پر کھانا کھاتی ہیں۔ پہلے چاند کو ارگھ دیتی ہیں۔ ایک مٹی کے ٹوٹی دار لوٹے یعنی گروے پر پھولوں کے ہار پہنا کر اس میں پانی بھر کر چاند کے سامنے اس کی پوجا کرتی ہیں۔ بعد میں برت کھولتی ہیں۔

وجہ تسمیہ و کتھا۔ پرانوں میں اس برت کا یہ ذکر آتا ہے کہ ایک مرتبہ مہابھارت کا ہیرو ارجن بہت دور چلا گیا۔ ارجن کی استری دروپدی اکیلی رہ گئی تھی۔ اس نے سوچا کہ ارجن بہت دور ہیں۔ اور یہاں میں کئی خطرات میں محصور ہوں۔ یہ خیال کر کے دروپدی نے بھگوان کرشن کا دھیان کیا۔ بھگوان کے پرگٹ ہونے پر عرض کیا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ یہ سنکر شری کرشن چندر بولے کہ ایسا ہی سوال پہلے ایک مرتبہ پاربتی جی نے مہادیو جی سے کیا تھا۔ جس کا جواب دیتے ہوئے مہادیو نے تمام تکالیف کو دور کرنے والا کرواچوتھ کا برت تبلایا تھا۔ ایک زمانہ میں شہر اندرپرستھ میں ویدوں شاستروں کا اچھا جاننے والا ایک براہمن ویدشرما رہتا تھا۔ اس کی استری لیلاوتی سے سات لڑکے پیدا ہوئے اور ایک لڑکی ویراوتی کا جنم ہوا۔ اس کا بواہ ہوگیا۔ ایک دن اس لڑکی نے پورن ودھی ودھان سے کرواچوتھ کا برت کیا مگر شام سے پہلے ہی وہ بھوک سے سخت بے چین ہوئی۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر اس کے ایک بھائی نے چھت کے اوپر جا کر آگ کا شعلہ روشن کر دیا۔ ویراوتی یہ سمجھی کہ چندرماں نکل آیا ہے۔ اس لئے اس نے ارگھہ دیکر برت کھول لیا۔ اس کا پھل یہ ہوا کہ اس کا پتی اسی روز مرگیا۔ اس کا دکھ اسکو بے حد ہوا۔ اور اس نے ایک سال تک نراہار برت ہر روز رکھا۔ جب سال کے بعد اسی کرواچوتھ کا دن آیا۔ تو سورگ لوک سے اندرانی آئی۔ اس کے ساتھ کئی دیویاں سورگ لوک کی تھیں ان سے ویراوتی نے اپنے خاوند کی اتفاقیہ موت کا سبب دریافت کیا۔ اندرانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نے کہا کہ کرواچترہی کے چند رہان کو ارگھیہ دیکر کھانا کھا لینا ہی تیرے خاوند کی موت کا سبب ہے۔ اگر اب تو ودھی پوربک برت کو کرے تو تیرا پتی زندہ ہوسکتا ہے

ویراوتی بڑی پتی برتا تھی۔ اس نے اپنے پاتی برت تیج کی شکتی سے اپنے خاوند کی لاش کو جوں کا توں رکھ لیا تھا۔ لاش ایک سال گزرنے پر بھی اب تک نہ ہوئی تھی۔ آخرکار اس روز ویراوتی نے ودھی پوربک برت کھولا۔ اور اندرانی نے جل کو منترت کرکے ویراوتی کے خاوند کی لاش پر چھڑکا تو وہ زندہ ہوگیا۔ ویراوتی تب سے ہر سال اس برت کو ودھی پوربک کرتی تھی۔

یہ حالات معلوم کرکے دزویدی بھی یہ برت ہر سال کیا کرتی تھی۔ سو بھاگیہ اور دھن بیتر کی خواہش رکھنے والی عورتوں کو یہ برت ضرور مگر ودھی پوربک رکھنا چاہیے

اہوئی اشٹمی

کارتک بدی اشٹمی کا نام اہوئی اشٹمی ہے۔ اس روز مہالکشمی جی کا برت ہوتا ہے۔ یہ برت خصوصاً بچوں کی خیریت و تندرستی کے لئے عورتیں رکھتی ہیں۔ دن بھر برت رکھنے کے بعد شام کو چومکھیا چراغ آٹے کا جلا کر اسنان کرتی ہیں اور براہمن سے مہالکشمی جی کی کتھا سنتی ہیں۔ سوت کا ایک ڈورا مہالکشمی جی کے نام سے اپنے دست راست پر باندھتی ہیں۔ دیوار پر گیروے سے چند نقش بنا کر اس میں بچوں کی صورتیں بناتی ہیں۔ اس پر ایک جوڑی نالے کی حلوے سے چپکاتی ہیں۔ اسکا نام اہوئی ہے اس اہوئی کے سامنے دو کروے مٹی کے پانی سے بھر کر مع مٹھائی کے رکھتی ہیں۔ بعد میں ایک کہانی اہوئی کے نام سے عورتیں آپس میں ہی کہتی ہیں۔ جب چاند نکلتا ہے تب اس کو ارگھیہ دیکر پوجا کرتی ہیں اور بعد میں کھانا کھاتی ہیں۔ اگلے دن غربا اور مسکینوں کو کھانا دیا جاتا ہے۔

۷

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تیوہار دیوالی عرف دیپ مالا

کارتک بدی اماوس کو ہر سال یہ تیوہار ہوتا ہے لیکن اپنے دہرم کرم اور شاستروں کی واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے بہت لوگ اس کی بابت طرح طرح کی رائیں ظاہر کیا کرتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ لنکا فتح کر کے بھگوان رام جب اجودھیا میں آئے تھے تو روشنی کی گئی تھی۔ اور شہر اجودھیا سجایا گیا تھا۔ یہ تیوہار اسی واقعہ کی یادگار ہے لیکن ان کو اتنا پتہ نہیں کہ بھگوان رام لنکا فتح کر کے اتنے دنوں تک لنکا میں نہیں ٹھیرے تھے بلکہ دیوالی سے بہت دن پہلے اجودھیا میں آ گئے تھے۔ اسوج شدی دشمی کو دسہرہ ہوتا ہے جس سے دیوالی بیس دن بعد کارتک میں ہوتی ہے۔ لیکن بھگوان رام اسوج میں اجودھیا جی واپس تشریف لے آئے تھے۔

وجہ تسمیہ و کتھا۔ دراصل دیوالی کی جو وجہ تسمیہ ہے اس کا مفصل ذکر شیو پران میں بھگوان شری کرشن چندر مہاراج کی زبانی آتا ہے اس کا اختصار ہم یہاں درج کرتے ہیں۔

نہایت قدیم زمانہ میں راجہ بلی سلطنت بابل کا بڑا زبردست حکمران تھا اس سلطنت بابل کا کچھ ذکر وامن دوادشی میں کیا گیا ہے۔ راجہ بلی راکھشس خاندان سے تھا۔ اس نے بڑا تپ کیا تھا۔ اور اندر لوک پر بھی قبضہ کرنے کے خیال سے اس نے ایک سو یگیہ شروع کر رکھے تھے۔ ۹۹ یگیہ کر چکا تھا ایک باقی تھا۔ کہ اس وقت دیوتاؤں نے وشنو مہاراج سے پرارتھنا کی کیونکہ ان کی سلطنتیں بھی جاتی رہی تھیں۔ ان کی پرارتھنا قبول ہوئی چنانچہ وشنو مہاراج نے وامن اوتار (بہت چھوٹے قد) کے روپ میں پرتھوی پر اوتار دھارن کیا۔ راجہ بلی کی یہ عادت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تھی۔ کہ جو شخص اس سے کوئی چیز مانگنے آتا وہ اسے ضرور دیدیتا تھا۔ چاہے وہ شے کتنی ہی قیمتی کیوں نہ ہوتی تھی۔ وشنو جی نے وامن اوتار روپ دھارن کر کے راجہ بلی سے صرف تین قدم زمین دان میں طلب کی۔ راجہ نے ہنس کر اقرار کر لیا۔ مگر اسی وقت شکر اچاریہ نے راجہ کو منع کیا بلکہ راجہ کے ہاتھ والے سنکلپ کے پانی میں خود پرویش کر کے جل کو بند بستہ بنا دیا۔ مگر راجہ بلی کی لڑکی نے کمنڈل کے سرے کو تنکے سے صاف کیا اور سنکلپ پورا ہوا۔ اسی وقت وامن اوتار نے اپنے جسم کو پھیلا دیا اور وراٹ روپ دھارن کیا اور صرف دو ہی قدم میں آسمان اور زمین ساری پرتھوی کو ناپ لیا۔ پھر راجہ سے دریافت کیا کہ وہ تیسرا قدم کس کے اوپر رکھے اس کے لئے اور زمین طلب کی اس وقت وہ شرمندہ ہو گیا اور وشنو جی کی ٹانگ کو اپنے سر پر رکھ لیا جس پر وشنو جی نے اسے زمین میں دھانس دیا۔ دیوتاؤں نے آکاش پر سے وامن اوتار پر پھول برسائے۔ اور انہوں نے اپنی اپنی سلطنتیں واپس پائیں۔ مہاراجہ بلی نے سخاوت سے اگرچہ اپنی جان گنوا دی مگر وشنو جی نے خوش ہو کر اسکو پاتال دیش کا مہاراجہ بنا دیا۔

اگرچہ اس دن وامن اوتار نے راجہ بلی کو پاتال کا حکمران بنا دیا تھا لیکن دیوالی کا ایک دن اور ایک رات تمام پرتھوی پر اس کا راجیہ ہونا مان لیا تھا چنانچہ کارتک بدی اماوس کو اب تک تمام زمین پر راکشسوں کا دور دورہ ہوتا ہے۔ اس کے لئے مناسب ہے کہ کارتک اماوس چودش کی صبح وجس کا نام نرک چودش ہے۔ راکشسوں سے محفوظ رہنے کے لئے اشنان کیا جائے اور چچڑا کی ٹہنی اپنے سر کے اوپر پھیر کر دھرم راج کے نام پر ترپن کرے یعنی یم راج دھرم راج اور مرتیو کا ترپن کر کے دیوتاؤں کا پوجن کرے۔ شام سے وقت مندروں اور مٹھ گردواروں کوٹھوں چھتوں پر چوراہوں اور تالاب، دریا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چاہ۔ باغ۔ گئوشالہ وغیرہ پر غرض ہر جگہ چراغ روشن کرے۔ بھگوان وشنو اور لکشمی جی کا خصوصاً پوجن ودھی پوربک کرے اور اماوس یعنی خاص دیوالی کے دن صبح کو سنان کرکے دیوتاؤں۔ پتروں کا شرادھ اور ترپن کرے اور پاروں شرادھ ودھی سے کرے۔ براہمنوں کو بھوجن کرا کے دکھشنا دے۔ شام کے وقت چودش کی شام کی طرح مگر اس سے بہت زیادہ روشنی چراغوں کی کرے یہ خاص دیوالی کی رات ہے۔ چراغ روشن کرکے بھگوان وشنو اور لکشمی جی کا پوجن کرے بھجن گائے آرتی اوتارے۔ اور رات کو خوب پریم سے بھگوت بھگتی کرے۔ رات کو بھگتی کرے۔ اور پوجن سے فارغ ہوکر ستری اور پرش کنول گٹوں سے جوا کھیل کر آئندہ سال کی خوشی و آمدنی یا تکلیف کا اندازہ لگاتے ہیں لیکن کچھ عرصہ سے اس روز عام قمار بازی اس زور سے شروع ہوگئی۔ کہ دیوالی کے دن بہت لوگوں کا دیوالہ بول جاتا ہے اور بہت الامال ہوجاتے ہیں۔ آج کل کی دیوالی پر یہ شعر بالکل صادق آتا ہے ؎

کبھی تیوہار دیوالی کا تھا وہ خوش منظر لکشمی جی کی ہوا کرتی تھی پوجا گھر گھر
روشنی ہی کا سماں تھا نظر آتی تھی جدھر صاف بیکنٹھ کی نظارگی تھی پیش نظر
اب نہ وہ دن نہ وہ راتیں نہ وہ رونق باقی
رہ گئی اب تو جوئے بازوں کی ہُو حق باقی

غرض دا مس اوتار راجہ جی پر اس طرح فتح پاکر جب واپس آئے تھے۔ تب سب لوگوں نے ہر شہر و قصبہ میں یہ معلوم کرکے آپ کی آمد کی خوشی میں اپنے گھروں کو سجا کر روشنی کی تھی۔ اور رات بھر جاگ کر آپ کی بھگتی میں آنند منایا ہوتا۔ اس یوم مبارک کی یادگار یہ تیوہار دیوالی ہے۔ اس روز سب کام چھوڑ کر بھگوان کی بھگتی کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس روز اپنے بھگتوں کی لاج رکھنے کیلئے بھگوان ہی نے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وامن اوتار لے کر اس دنیا کو راجہ بلی کے ظلموں سے بچایا تھا۔

دوسری روایت جو دیوالی کے متعلق مشہور ہے۔ وہ اس طرح پر ہے زمانہ سابق میں نرکاسر نامی دیو لوگوں کی بہو بیٹیاں کو اڑا لے جایا کرتا تھا۔ اور اُن کی بے حرمتی کرڈالتا تھا۔ لوگوں کی آہ و فغاں پر دیوتا جمع ہوئے۔ آخیر میں وشنو بھگوان نے جب اسکی نیکیوں و برائیوں کو وزن کرا سکے گناہوں کے پلڑے کو بھاری دیکھا۔ تو سری کرشن چندر کو اس کی سرکوبی کے لئے مقرر کیا۔ جب نرکاسر مرنے لگا تو اس نے شری کرشن جی سے التجا کی۔ کہ اسکے مرنے کا دن خاص طور پر منایا جایا کرے۔ اس کی التجا منظور ہوئی۔ تب سے ہر سال دیوالی منائے جانے کا رواج پڑا۔ موجودہ زمانے میں اس یوہار کی عظمت میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ دیوالی کی رات کو سوامی دیانند سرسوتی نے ایشور تیری اچھیا پورن ہو۔ کہتے ہوئے اپنے پران تیاگ دیئے اس روز ہر شہر ہر گاؤں میں سوامی جی بانی آریہ سماج کے جیون پر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ اور ہر انسان کو سوامی جی کی طرح زندگی بسر کرنے کی ہدایت ہوتی ہے۔

دیوالی کے متعلق ایک نہایت ہی دلچسپ روایت جو معلوم ہوئی حسب ذیل ہے۔

کسی زمانے میں ایک راجہ کی چار لڑکیاں تھیں ایک دفعہ راجہ نے چاروں لڑکیوں کو بلوا کر سوال کیا۔ کہ تمہارا اَن داتا کون ہے تین لڑکیوں نے جواب دیا۔ کہ اے راجہ آپ ہی ہمارے اَن داتا ہیں۔ و مالک ہیں۔ ہم آپ کے سہارے پرورش پاتی ہیں۔ چوتھی لڑکی نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ سرو دیا پک پرماتما ہی ہے۔ جو سب کا روزی رساں ہے۔ باقی سب اُسکے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بنارسے ہیں۔ راجہ کو یہ بات سنکر طیش آگیا۔ اور اسی وقت اس نے ایک غریب مفلس براہمن کو بلوا کر لڑکی کی شادی اسکے ساتھ کر کے محل سے لڑکی کو باہر نکال دیا۔ برہمن و جلاوطن شہزادی جنگلوں میں جاکر بودوباش رکھنے لگے۔ شہزادی صبح سویرے اُٹھ کر اپنے خاوند کو جنگل سے لکڑیاں وغیرہ لانے و پھل پھول چننے کے لئے روانہ کر دیتی۔ شہزادی نے اسے یہ بھی ہدایت کر دی کہ خالی ہاتھ کسی دن نہ آنا۔ ایک دن برہمن کو کچھ نہ ملا۔ راستے میں اس نے ایک مردہ سانپ ہی کو اُٹھالیا۔ اور وہی گھر لے آیا۔ شہزادی پہلے تو سخت ناراض ہوئی۔ مگر یہ جان کر کہ اُسکے خاوند نے اُسکی ہدایات پر پورا عمل کیا ہے۔ اور خالی ہاتھ نہیں آیا۔ مردہ سانپ کو دیوار پر ڈال دیا۔ اسی روز اسی راجہ کے محل سے ایک چیل طلائی گلوبند موتیوں والا جبکہ رانی اشنان کر رہی تھی۔ اور وہ زمین پر پڑا ہوا تھا۔ لے اُڑی۔ جب اس جنگل سے جلاوطن شہزادی کی جھونپڑی پر سے گذری۔ تو گلوبند کو اسی جگہ پھینک کر مردہ سانپ کو اس نے اُٹھالیا۔ شہزادی موتیوں والا گلوبند دیکھ کر حیران ہوگئی۔ اور اسے سنبھال کر رکھدیا۔ اسی دن راجہ نے تمام شہر میں منادی کرائی کہ جو شخص گلوبند کو دربار میں لے آئیگا۔ وہ منہ مانگا انعام پائے گا۔ جلاوطن شہزادی نے گلوبند اپنے خاوند کو دے کر دربار میں روانہ کیا۔ اور یہ ہدایت کی۔ کہ انعام ہرگز نہ لینا۔ صرف یہ مانگنا۔ کہ دیوالی کے دن تمام سلطنت کے اندر کسی کے مکان میں روشنی نہ کی جاوے۔ صرف میرے گھر چراغ بندی کی جاوے گی۔ راجہ نے گلوبند لے کر یہ بات منظور کر لی۔ آئندہ دیوالی کے دن سلطنت کے تمام شہروں میں اندھیرا تھا۔ جب لکشمی دیوی اپنا دورہ کرتی ہوئی شہر میں آئی تو اسے کہیں جگہ روشنی نظر نہ آئی۔ مایوس ہو کر وہ جنگل کی طرف روانہ ہوئی۔ وہاں

جلاوطن شہزادی کے مکان میں روشنی دیکھ کر اس مکان میں داخل ہوئی۔ اسی وقت جلاوطن شہزادی و برہمن نے لکھشمی کی پوجا کی۔ اور مالامال ہوگئے راجہ اسی وقت سے نادار ہوتا گیا۔ اور اس نے مفلسی کی حالت میں جان دی

لکھشمی پوجا دیوالی کے روز تمام بھارت ورش میں ہندوؤں کے سب فرقے لکھشمی پوجا کرتے ہیں۔ اور اس تہوار پر لکھشمی کی تصویر یا مورتی بنا کر پوجا نہیں کیا کرتے۔ بلکہ طلائی مہروں اور چاندی کے روپیوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ ایک کٹورے میں دودھ لایا جاتا ہے۔ اس سے روپیوں اور مہروں کو دھوتے ہیں۔ پھر تھالی میں سجا کر پھول ڈالتے ہیں اور بعد ازاں سب روپیوں اور مہروں پر چندن لگاتے ہیں۔ اسی طرح کھانے بھی وہاں لاکر رکھتے ہیں۔ اور ان پر بھی پوتر جل ڈالتے ہیں۔ منتر بھی پڑھے جاتے ہیں لکھشمی کی پوجا چراغوں کی تیز روشنی میں کیجاتی ہے خیال یہ ہے کہ لکھشمی دیوی اسی گھر نواس کریگی جو سب سے زیادہ صاف اور روشن ہوگا۔

سادھو کا جھونپڑا بھی ہے ایوان لکھشمی — ہر ذرہ سے ہے آج عیاں شان لکھشمی
کوئی دکھی نہ ہو یہ ہے عرفان لکھشمی — محتاج تک کا گھر ہوا کاشان لکھشمی
جس کا چراغ بخت فلک نے بجھا دیا
اس نے بھی آج ایک دیا ہے جلا دیا

گووردھن پوجا۔ ان کٹ

کارتک شدی پرتی پدا کو یہ تیوہار ہوتا ہے۔ برج میں یہ تیوہار خاص طور پر کیا جاتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وجہ تسمیہ۔ یہ تیوہار کب سے چلا اور کیوں چلا اس کی بابت مفصل ذکر بہت پستکوں میں موجود ہے۔ اب سے پانچ ہزار سال پہلے متھرا اور برندا بن بلکہ تمام برج کے زن و مرد دیبا اور رہئے غلہ کے لئے بارش کے واسطے اندر دیوتا کی پوجا کیا کرتے تھے۔ لیکن بھگوان کرشن چندر نے فرمایا کہ اب تم کو اندر وغیرہ کسی دیوتا کی پوجا کی ضرورت نہیں ہے اور دراصل آپ کا ارشاد درست تھا۔ جہاں خود پورن برہمہ سچد انند ہوں وہاں اور کسی دیوتا کی پوجا فضول ہوتی ہے۔

برج والوں نے بھگوان کا حکم مان کر اندر کی پوجا ترک کر دی۔ تب اندر نے غصہ میں آ کر اس قدر زور سے بارش کی کہ ہر جگہ جل تھل ہو گیا۔ گئوؤں اور گوالوں کو کھڑے ہونے تک کے لئے جگہ نہ ملی۔ اس وقت بھگوان کرشن معہ بہت سی گوپیوں کے گووردہن پربت کے پاس گئے جہاں یہ رہتے تھے تب بھگوان کرشن نے گووردہن پہاڑ کو اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر اٹھایا اور پہاڑ کے نیچے سب گوالے۔ گوپیاں اور گئوؤں کو لا کر بچایا۔ جب اندر کو یہ معلوم ہوا کہ کرشن کوئی انسان نہیں بلکہ ساکھشات سچد انند پورن برہمہ ہیں تو اندر نے پرگٹ ہو کر بھگوان سے معافی مانگی

ریاست بھرت پور سے گووردہن پہاڑ تک ایک جھیل ابھی تک پانی سے بھری ہوئی موجود ہے۔ یہ وہی پانی ہے جو اندر کا برسایا ہوا جھیل کی شکل میں جمع ہو گیا تھا۔ تب سے اس روز ہر سال گووردہن پوجا کا تیوہار ہوتا ہے اس روز گووردہن اور گئوماتا کی پوجا ہوتی ہے

ودھی۔ برج کے رہنے والے تو گووردہن پہاڑ پر جا کر شری کرشن کا اور اس پہاڑ کا پوجن کرتے ہیں۔ گئوماتا اور بیلوں کو سجاتے ہیں اور پھر ان کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پوجا کی جاتی ہے ان کو اچھی غذا کھلائی جاتی ہے۔ لیکن برج کے علاوہ عام مقامات میں گئو کا گوبر جمع کر کے ایک پتلا بنایا جاتا ہے۔ اس کو گوردھن فرض کر کے پوجا جاتا ہے۔ اور یہ پرارتھنا کی جاتی ہے کہ

"اے گئو ماتا! تم لکشمی روپ سے ہمارے گھر میں رہو۔ تمہارے دودھ اور دہی سے ہمارا گذارا ہوتا ہے۔ تمہارے گوبر سے ہم بہت کام لیتے ہیں۔ اوپلے جلاتے ہیں اور کھاد بنا کر کھیت میں ڈالتے ہیں اس سے غلہ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ تمہاری اولاد بیل ہماری کھیتی باڑی اور سواری کا کام دیتی ہے وغیرہ"

ان کُٹ۔ اسی دن ان کُٹ کا تیوہار بھی ہوتا ہے جو عورتیں چاتر ماس میں بعض اشیا کھانی چھوڑ دیتی ہیں۔ وہ اس روز ان کا کھانا پھر شروع کرتی ہیں۔ پہلے پہلے مٹھائی۔ دودھ۔ پھل وغیرہ منگوا کر اپنے گورو کے گھر بھیج یا گوروجی پر ساد بھیجتے ہیں۔ مرد بھی اپنے اپنے گورو کے گھر کھانا اور دکشنا لیکر جاتے ہیں۔ اور وہاں سے پرساد اور اشیرواد پاتے ہیں

بھائی دوج

کارتک شدی دوج کو بھائی دوج کا مشہور تیوہار ہوتا ہے۔ اس کو یم دوتیا شاستروں میں کہتے ہیں۔ پنجاب میں ٹکا کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس روز بہنیں اپنے بھائیوں کو تلک (ٹیکا) لگاتی ہیں۔ بھائیوں کو کھانا مٹھائی وغیرہ دیتی ہیں۔ اور بھائی اپنی بہنوں کو نقد روپیہ پارچات وغیرہ دیتے ہیں وہ وقت خاص خوشی کا ہوتا ہے جب بہن اپنے بھائی کو پریم سے اپنے ہاتھ سے مٹھائی کھلاتی ہے۔

وجہ تسمیہ۔ اس تیوہار کی بابت ایک روایت یہ ملتی ہے کہ یم راج کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بہن کا نام جمنا جی ہے وہ ہر روز اپنے بھائی کے پاس جا کر پرارتھنا کرتی تھیں کہ
کسی دن میرے مکان پر آ کر بھوجن کیجئے۔ یم راج مدت تک ٹالتے رہے۔ کیونکہ بہن
کو دان دینا اور اس کی امداد کرنا تو دھرم کے مطابق ہے لیکن بہن کے گھر سے
کھانا۔ اور بہن سے کچھ لینا دھرم کے خلاف ہے لیکن متواتر اصرار کرنے پر
یم راج نے اپنی بہن جمنا جی کی درخواست منظور کر لی اور اس بھوجن کا معاوضہ
دینے کا ارادہ کر کے اس کے گھر جانا منظور کر لیا۔ یم راج کاتک کے مہینے شکل پکھش
دوتیا کے روز صبح کے وقت اشنان کر کے اپنی بہن کے گھر گئے جس نے انہیں
تلک وغیرہ بھی لگایا اور عمدہ عمدہ بھوجن بھی کھلائے اس کے عوض میں یم راج
نے کئی جواہرات زیورات برتن گائے اور زمین اس کو دئے اور کہا کہ جو کچھ
چیز تم مجھ سے مانگنا چاہتی ہو مانگ لو۔ جمنا نے کہا۔ بھائی اگر تم مجھ کو وردان
دینا چاہتے ہو۔ تو ہر سال آج کے دن میرے گھر آ کر بھوجن کیا کرو اور جتنے پاپی
اس وقت نرک میں ہیں انہیں آزاد کر دو اس کے علاوہ آج کے دن جو شخص
تمہارا پوجن کرے اور بہن کے گھر بھوجن کھاوے اس کو نرک میں داخل نہ کیا
جاوے۔ یم راج نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ تب سے یہ تیوہار شروع ہوا ہے آج
کے دن جمنا جی میں اشنان کرنا بہت ہی متبرک سمجھا جاتا ہے۔ برج میں جمنا
جی کے کنارے ایک زبردست میلہ لگتا ہے جو قابل دید ہے:

تلسی شالگرام کا بواہ

کارتک شدی نومی کو تلسی شالگرام کے بواہ کا مشہور تیوہار ہے اس تیوہار
کا سلسلہ بھی نہایت قدیم زمانہ سے جاری ہے یہ تیوہار مشہور جلندھر ویت کی
استری برندا سے شروع ہوا ہے:

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھیشم پنچک

کارتک شدی دشمی سے لیکر پورنماشی تک پنچاب برت ہوتا ہے جو لوگ تمام کارتک ماس میں سنان کرتے ہیں وہی اس برت کو رکھتے ہیں۔

وجہ تسمیہ۔ بھگوان کرشن چندر نے اس تہتی کے برت کا مہاتم بھیشم پتامہا سے کہا تھا۔ اس لئے اس کا نام ہی بھیشم پنچک برت مشہور ہو گیا۔ اس کا مفصل ذکر سنت کمار سنگھتا میں جو آتا ہے۔ اس کا اختصار یہ ہے۔ کہ جب بھیشم پتامہا جنگ مہابھارت میں زخمی ہو کر گرے تھے اور بان شیا (تیروں کی سیج) پر پڑے ہوئے تھے۔ اس وقت بھگوان کرشن کی موجودگی میں مہاراجہ یدھشٹر کے پوچھنے پر بھیشم پتامہا نے راج دہرم۔ موکھش دہرم اور ورن آشرم دہرم وغیرہ پانچ مضامین کا اپدیش کیا تھا۔ اسی وقت بھیشم پتامہا کے کہنے پر ارجن نے تیر مار کر بان گنگا کو نکالا تھا اور اسی کا پانی بھیشم پتامہا کو پلایا تھا۔

ودھی۔ بھگوان نے بھیشم پتامہا سے کہا تھا کہ تم نے کارتک شکل اکادشی سے پورنماشی تک پانچ دنوں میں جو دھارمک وشے کہے ہیں۔ میں ان سے بہت خوش ہوا ہوں۔ ان کی یادگار میں یہ بھیشم پنچک برت قائم کیا جاتا ہے جو لوگ ان پانچوں دن برت رکھ کر اس کتھا کو یعنی تمہارے پانچوں اپدیشوں کو سنیں گے۔ وہ تمام کشٹوں سے پار ہو کر موکھش تک پا سکیں گے۔

دیو پربودھنی یعنی دیواوٹھان اکادشی

شری بھگوان وشنو نے بھادوں شدی اکادشی کے دن تنکھاسر (؟) کھشس کو مارا تھا۔ اور ازاں بعد بھگوان کھیر ساگر میں جا کر سو گئے تھے اس کے بعد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کارتک شدی اکادشی کو بیدار ہوئے تھے۔ اس لیے اس کو دیو پربودھنی اور عام لوگ دیوا وٹھان اکادشی کہتے ہیں۔ اس روز سے بیاہ شادی کے کام جو پہلے بند تھے۔ پھر شروع ہو جاتے ہیں۔ اس دن سب لوگ برت رکھ کر بھگوان وشنو اور بھگوان کرشن کا پوجن کرتے ہیں۔ وشنو سمپردائے میں اس روز برت رکھ کر خاص طور پر بھگوان کرشن کا پوجن کیا جاتا ہے۔

ودھی۔ اس روز عام رواج آج کل یہ ہے کہ سب لوگ مع عورتوں کے برت رکھتے ہیں۔ شام کے وقت عورتیں کھلے ہوئے گیرو اور کھڑیا مٹی سے زمین پر چوک پورتی ہیں۔ اس کو دیور کہنا کہتے ہیں۔ براہمن لوگ اپنے یجمانوں کے گھروں میں جا کر ٹھاکروں کو جگاتے ہوئے جو شلوک پڑھتے ہیں۔ انکا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ شنکھا سر ودیت کو اور سرنیہ کشیپو کو مارنے والے بھگوان جاگیے۔ اکاش صاف ہے۔ بادل ہٹ گئے ہیں۔ سب جگہ اجالا ہو گیا ہے۔ سردی کے موسم کے پھول جابجا کھلنے لگے ہیں۔ موسم سرما کے میوے پکنے لگے ہیں۔ اسلئے اے پربھو! آپ بھی جاگیں" وغیرہ۔ بعد میں ہر گھر میں بھگوان وشنو کا پوجن ہوتا ہے۔

کارتکی پورن ماشی

پچھے موسموں میں سے جن پر ہندوستانی کیلنڈر مشتمل ہے ان میں سے موسم بہار و موسم خزاں نہایت طور پر اہل ہنود کے اندر مشہور ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ بہار و خزاں ہندوستان میں فصلوں کے موسم ہوتے ہیں۔ اور چونکہ آبادی کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے اسلئے قدرتی طور پر فصلوں کے موسم بھی دلچسپی سے منائے جاتے ہیں۔ کسی زمانے میں یہ تیوہار شوجی کے دیتیوں پر فتح پانے کی یادگار میں منایا جاتا تھا۔ کیونکہ کارتک کے مہینے میں شوجی نے ان دیتیوں پر فتح پائی تھی۔ وقت گزرنے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پر یہ بات لوگوں کو بھولتی گئی اور زاں بعد وشنو ہی لوگوں نے شری کرشن جی کی راس لیلا منانے کے لئے مقرر کیا۔ کیونکہ اپنی کارتک کی پورن ماشی کے دن پہلے پہل بھگوان نے منسی بجا کر بندرا بن میں لوگوں کو موہت کیا تھا۔

آجکل یہ دن اشنان کرنے کی وجہ سے مشہور ہے۔ دریائے گنگا کے کنارے جو شہر آباد ہیں ان مقامات پر کارتک کی پورن ماشی کے دن ایک میلہ لگا رہتا ہے۔ سب سے زیادہ بھیر بھٹور ضلع کانپور میں ہوتی ہے۔ جہاں بالمیک جی پیدا ہوئے اور لّو اور کش کی زبردست لڑائی ہوئی اور نیز پرانے زمانے میں یہی جگہ تھی۔ جہاں شری برہما جی نے دنیا کو پیدا کر کے اپنا کام ختم کیا اور اشومیدھ یگیہ بھی کیا۔ بالمیک جی کا مکان اب بھی دریا کے کنارے نظر آتا ہے۔ اور ایک مندر بھی مرہٹوں نے اس جگہ پر ان کی یادگار میں تعمیر کرایا ہوا ہے۔ ہر سال یہاں تقریباً ایک لاکھ جاتری جمع ہوتے ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر سادھو ہوتے ہیں۔

اس ماہ کے اشنان کی اسقدر مہماں بیان کی جاتی ہے کہ جس جگہ پر گنگا یا جمنا نہیں وہاں لوگ دوسرے دریاؤں۔ نالوں۔ باولیوں اور چاہات پر جا کر اشنان کرتے ہیں۔ اور وہاں ہی بھجن پاٹھ و پوجا کر کے بعد میں اپنے گھروں کو واپس آتے ہیں۔ ملتان کے لوگ بشیر شاہ چناب و لیسٹ بنک اور منا بھگت جاتے ہیں۔ جہاں خوب میلہ ہوتا ہے۔ جو ان دریاؤں پر نہیں جا سکتے۔ وہ نالہ ولی محمد بیرون بوہڑ دروازہ یا سورج کنڈ میں نہا کر ثواب حاصل کرتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ماہ منگھر کے تیوہار

برشچک سنکرانتی

مارگ شیر یعنی منگسر (مگھر) کے مہینے میں سورج برشچک راشی میں آتا ہے۔ مگر ایسا کبھی کبھی ہوا کرتا ہے۔ ورنہ عام طور پر جوتش کے حساب سے سورج برشچک راشی میں کارتک شکل کے آخری دنوں میں آجایا کرتا ہے۔ جوتش کے گرنتھ بتلاتے ہیں کہ اگر کبھی منگسر میں سورج برشچک راشی میں آئے تو وہ برشچک سنکرانتی کا دن نہایت مبارک ہوتا ہے۔ اس وقت دان۔ دہرم اور براہمن بھوجن وغیرہ کا بہت بڑا پھل ملتا ہے۔

کال اشٹمی

منگسر بدی اشٹمی کے دن کال بھیرو جی کا جنم ہوا تھا۔ اس دن کاشی کے کچھ لوگ برت رکھکر کال بھیرو کی پوجا کرتے ہیں۔ اور بعض لوگ رات کو جاگتے ہیں؛

چمپا ششٹھی۔ سکند چھٹھ

بعض لوگوں نے منگسر کے مہینے میں چمپا ششٹھی غلط لکھا ہے۔ دراصل یہہ تیوہار بھادوں میں ہوتا ہے۔ بھوشیہ پران میں اس طرح ذکر آتا ہے کہ ایک مرتبہ مہاراجہ یدہشٹر نے مہرشی دُرباسا سے دریافت کیا کہ گیا ہوا راجیہ دوبارہ ملجائے ایسا کون سا اوپائے ہے درباسا نے جواب دیا کہ بھادوں شکل پکھش میں چھٹھ کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دن اگر دنیا برت یوگ ہو اور اتوار کا دن ہو تو وہ چمپا شستھی ہوتی ہے اس روز برت رکھنے اور بھگوان کا پوجن اور ہری کیرتن کرنے سے تمام ایسے کام پورے ہو جاتے ہیں۔ گویا دراصل چمپا ششتھی بہادوں میں ہوتی ہے۔ لیکن دکھن کی طرف چونکہ غلط طریقہ سے اور بھوشیہ پران کے کبھی خلاف منگسر میں کرتے ہیں۔ اسکے بعض لوگوں نے اس تیوہار کو منگسر میں لکھ دیا ہے۔

نند چھٹھ۔ اس کو عام طور پر سکند چھٹھ بھی کہتے ہیں۔ پنچانگ میں سکند چھٹھ ہی درج ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مہرشی سکند کمار کا اس تہتی جنم ہوا تھا۔ ابھی تک ان کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔ لیکن یہ تیوہار صوبہ بہار میں زیادہ ہوتا ہے۔

دتاتریہ جینتی

منگسر شدی پورن ماشی کو مہامنی دتاتریہ جی کا جنم ہوا تھا تب سے آپ کی سالگرہ کے طور پر یہ تیوہار ابھی تک جاری ہے۔ آپ کے باپ مہرشی اتری جی اور ماتا مشہور پتی برتا انوسویا جی تھیں۔ دتاتریہ جی بھگوان وشنو کے اوتار تھے۔ جو انوسویا کے ور مانگنے پر پرگٹ ہوئے تھے۔ مہاراشٹر میں یہ تیوہار بڑی دھوم دھام سے سات دن تک منایا جاتا ہے۔

ماہ پوہ کے تیوہار

لوہڑی

ہندوؤں کا یہ مشہور موسمی تہوار ہر سال ماہ پوہ اور ماگھ کی درمیانی شب کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

منایا جاتا ہے۔ اسکی وجہ تسمیہ کے متعلق چھ مختلف وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔

وجہ تسمیہ

اول۔ اس تہوار کے روز سردی عموماً اپنے پورے جوبن پر ہوتی ہے۔ اسلئے لوگ رات کے وقت آگ جلاتے ہیں اور اس میں مکی۔ باجرہ یا جوار کے پھول بھی ڈالتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ "لوہڑی" لفظ "لوہاڑی" کا بگڑا ہوا ہے۔ ہاڑی سے مراد فصل ہاڑی یعنی ربیع ہے اور لو سے مراد طاقت یا روشنی ہے۔ یعنی یہ تہوار شروع میں اہل ہنود ہاڑی کی فصل کو تقویت دینے کے لئے مناتے تھے اسکا مطلب یہ ہے کہ سردی بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے فصل ہاڑی زمین سے سر نہیں نکالتی ہے اور زمین کے اندر دبی رہتی ہے اس تہوار کے روز اور اسکے چند دنوں کے اندر ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ فصل آہستہ آہستہ اپنا سر باہر نکالنے لگتی ہے۔ شروع میں جب اس تہوار کا رواج ہوا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس موسم میں بارش بالکل نہ ہوتی تھی جسکی وجہ سے فصلیں خراب ہو گئی تھیں اس خیال کو مدنظر رکھ کر پنڈتوں نے یہ تہوار منانا شروع کیا۔ سب مقامات پر آدمی جمع ہو کر لکڑیاں جلائیں اور یگیہ کریں اس سے نہ صرف ہوا شدھ ہو گی بلکہ فصلوں کے عمدہ ہونے کے لئے بارش بھی پیدا ہو جائے گی۔ اس زمانہ کے ہندو ہون اور یگیہ کو قدرت سے بارش حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتے تھے اور اسی عقیدت کی وجہ سے ان کے سب کام سرانجام ہو جاتے تھے۔

چنانچہ رفتہ رفتہ اس عقیدت نے ہندوؤں پر اس قدر اثر ڈالا۔ کہ ہون یگیہ کرنے کا یہ موسمی مذہبی تہوار بن گیا۔ کہ اس طرح مذہب کی آڑ میں یہ لازمی طور پر منایا جائے گا۔

اب یہ سوال ہو گا کہ کیوں اس تہوار پر ریوڑیاں گڑ کی پنیریں لگی اور جوار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کے پھول کھائے جاتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان ایام میں سردی بہت
پڑتی ہے اور یہ اشیاء گرم ہوتی ہیں۔ اس لئے سردی کا اثر دور کرنے کے لئے
ان کا استعمال کیا جاتا تھا اور ہون میں بھی یہی اشیاء ڈالی جاتی تھیں۔ مگر اب
نہ وہ باتیں رہ گئی ہیں نہ ہون یگیہ کے ذریعہ بارش ہو سکتی ہے۔ نہ وہ تپوبل ہم میں
ہے نہ وہ شکتی ہمارے اندر ہے اب تو یہ تیوہار محض رسمی طور پر اپنے بزرگوں اور
مستورات کی خوشنودئی مزاج کی خاطر منایا جاتا ہے۔

دوم۔ دوسری وجہ تسمیہ جو اس تیوہار کے متعلق بیان کی جاتی ہے وہ
کمسن اور بن بیاہی لڑکیوں کے گیت میں پائی جاتی ہے جو لوہڑی سے کئی روز
پیشتر ہر گلی و کوچہ میں گاتی پھرتی ہیں۔ علاقہ ملتان کی طرف لڑکیاں یہ گیت گاتی
ہیں۔ اور پیسے مانگتی ہیں ؎

ڈے جا ڈیوا جا نیسکریاں پر چا جا
ٹوپی ٹوپی ٹوپی۔ تینڈی ٹوپی کوں لگن موتی
تینڈے موتیاں کیتی وڈائی تینڈے دشمن دیندے جھائی

اور لاہور و امرتسر وغیرہ اضلاع میں جو گیت گایا جاتا ہے وہ یہ ہے ؎

بھائی دے کے جا بھائی دے کے جا
تیرے سر تے سہاؤنی ٹوپی ۔ تیرے دروازے آن کھلوتی
پیسہ دے تو پیسہ دے ۔ بیرن بہناں تے مل لے
مائی دا پوت تو دے کے جا تو دے کے جا

بیان کیا جاتا ہے کہ پہلے زمانہ میں جب بھارت ورش میں گورو کل کی
تعلیم کا رواج تھا۔ ان ایام میں بوجہ سخت سردی ہونے کے گورو کل میں تعطیلیں
ہو جایا کرتی تھیں۔ لڑکے اپنے اپنے گھروں کو واپس آجایا کرتے تھے۔ چونکہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گوروکل کے لڑکوں کو روزانہ جنگل سے لکڑیاں چن لانے کا حکم ہوتا تھا۔ اور ان کو اس کام کی عادت ہوتی تھی۔ گھر پر اُن کی بہنیں بھی ان طلباء کو چھٹیوں کے دنوں میں لکڑیاں چن لانے کو کہتی تھیں۔ چنانچہ لڑکے بخوشی ان کے لئے بھی لکڑیاں چن لاتے۔ رفتہ رفتہ زمانہ بدلتا گیا۔ گوروکل کا رواج بھی جاتا رہا۔ بعد ازاں طلباء لکڑیوں کو جنگل سے لانے کی بجائے اپنی بہنوں کو پیسے دینے لگ گئے

آخر وہ زمانہ آگیا نہ پرانی عظمت رہی نہ گوروکل رہے صرف لڑکیوں کے پیسے مانگنے کا پرانا رواج باقی رہ گیا۔

سوئم۔ ایک مشہور یورپین اہل قلم اس تیوہار کی بابت یوں رقم طراز ہے۔ کہ یہ تہوار سورج دیوتا کے آسمان پر شمالی طرف رخ پھیرنے کی وجہ سے منانا شروع ہوا تھا۔ کیونکہ سورج ماگھ کی پہلی تاریخ کو اپنی دشا بدل کر مکر راشی میں آنے کو ہوتا ہے۔ اور اہل ہنود اس کو آغاز سال کے طور پر تیوہار منانے لگے اور موسم کے بدل دینے والا دن سمجھ کر اس کی پرستش بھی کرنے لگے۔ نیز اس دن کی خصوصیت اس وجہ سے اور بھی بڑھ گئی۔ کہ ماہ پوہ جو اہل ہنود کے نزدیک خوشی شادی اور سمت کے لئے منحوس سمجھا جاتا ہے۔ ختم ہو جاتا ہے۔ اہل ہنود اس تیوہار کے ذریعے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ ماہ پوہ میں خوشی کرنا سفر کرنا اور مکان کا بدلنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ بنگالی اور جنوبی سندھ کے باشندے بھی اس دن کو ماہ پوہ کے منحوس مہینہ کے گذرنے کی خوشی میں منانے لگے تھے۔ ممالک متحدہ میں اس دن اور تیوہار کو کھچڑی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ کیونکہ اس دن لوگ دال اور چاول کی کھچڑی پکا کر بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ لوہڑی کے دن اہل ہنود گنگا میں سنان کرنا بڑا ثواب سمجھتے ہیں۔ خصوصاً الہ آباد میں تربینی کا اسنان خاص مکتی کا ذریعہ گنا جاتا ہے۔ اور اس دن ہندو برت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھی رکھتے ہیں اور سارا دن پوجا میں گذارتے ہیں۔
چہارم۔ بعض اصحاب کا خیال ہے کہ اوائل میں یہ تیوہار محض تفریح طبع اور ہنسی خوشی کے لئے منایا گیا تھا۔ ماہ پوہ تک خون انسان کے جسم میں منجمد رہتا ہے۔ ماگھ کی پہلی تاریخ سے موسم بدلنا شروع ہو کر خون پگھلنا شروع ہوتا ہے۔ اس لئے لوگ آگ جلا کر سینکنے لگے۔ اور ریوڑیاں وغیرہ کھانے کا رواج پڑ گیا۔ کیونکہ سردیوں میں ازحد مفید ہوتی ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ رواج ایسا ہردلعزیز ہوا کہ پنڈتوں نے اس کی عمدگی کو محسوس کر کے مذہبی قید بھی لگا دی اور یہ اہل ہنود کے لئے ضروری تیوہار منایا جانے لگا۔
پنجم۔ کئی پنڈتوں کا خیال ہے کہ یہ تیوہار ہمارے بزرگوں نے اگنی دیوتا کی پرستش کے لئے جاری کیا تھا۔ اس زمانہ میں لوگ آگ کی پوجا کرتے اور برت رکھتے تھے۔ اور اس روز اپنی آرزوؤں کو پورا ہونے کے لئے گھر گھر آگ جلا کر اپنے عقیدے کے بموجب اس کی پرستش کرتے تھے۔ اور اس دن کی جلائی ہوئی راکھ ۱۴ روز تک اسے اپنے گھروں میں محفوظ رکھتے۔ کیونکہ راکھ بڑی متبرک سمجھی جاتی تھی۔ حتےٰ کہ اس کی تاثیر سے بعض اوقات پرانی بیماریاں بھی دور ہو جاتی تھیں۔
ششم۔ چھٹی بات جو اس ضمن میں معلوم ہوئی ہے۔ کہ جب شری رام چندر جی نے راون کو مارا تو انہوں نے بغیر آزمائش کے سیتا جی کو واپس لینے سے انکار کیا۔ سیتا جی کے بخوشی تمام آزمائش دینے کے لئے آگ کی چِتا تیار کی گئی جس میں سیتا جی نے کودنا منظور کیا۔ کہ اگر دھرم میں قائم نہ رہی ہوگی تو جل جائے گی ورنہ بچ جائے گی۔ جب سیتا جی نے چتا میں قدم رکھا اس وقت چتا سے اگنی دیوجی برآمد ہوئے اور انہوں نے آواز بلند کہا۔ کہ اے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رام چندر جی سیتا کل شرد منی ہے۔ میں اگنی دیو ہوں۔ پل بھر میں سنسار کو جلا سکتا ہوں۔ لیکن عصمت مآب ونگی مجسم سیتا جی کی آزمائش کی تاب نہیں رکھتا اس کو بخوشی تمام قبول کرو۔ آج کا دن مبارک دن ہے۔ جب کہ تمہاری کامنائیں پورن ہوگئیں۔ اس وقت شری رام چندر جی نے سیتا جی کو گرہن کیا۔ اور جب بھبھیشن کو لنکا کا تخت دے کر سگریو کی سلطنت میں گئے اور اہالیان سلطنت نے اس آزمائش کا احوال سنا۔ تو وہ تاریخ یکم مانگھ کی تھی۔ انہوں نے اس پتی برتا بھیتا کی یادگار میں یہ خوشی منائی۔ اور گھر گھر آگ جا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ اسی طرح جب شری رام چندر جی بخیریت تمام اجودھیا پہنچ گئے۔ تو ہنومان جی نے ہر مانگھ کو خوشی منانے کے لئے اس تہوار کی بنیاد رکھی۔ تب سے اہل ہنود یہ تہوار مناتے چلے آتے ہیں۔ اور یہ سیتا جی کی عظمت و یادگار کا دن ہے ؎

صاحب عظمت کی ہے عظمت سے عادت منود

آج کا دن عظمت سیتا کی اک تصویر ہے

دشا ستر کی بانی (بھوشیہ مہا پران اُتر پرب۔ ادھیائے ۱۷۲ میں تیوہار لوہڑی کے متعلق اس طرح درج ہے کہ مہاراجہ یدھشٹر شری کرشن چندر جی سے اس کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ یہ تیوہار لوہڑی کس طرح سے منایا جاوے۔ شری کرشن چندر جی جواب دیتے ہیں۔ پوہ کے خاتمہ پر اور ماگھی کی پہلی تاریخ کو لوہڑی کا ستھان بنایا جاوے۔ یعنی اچھے استھان پر اگنی کنڈ کھدوایا جاوے۔ اس ہون کنڈ کی جگہ کو اچھی طرح سے سجا کر اس میں سوکھی ہوئی لکڑیاں ڈالی جاویں۔ ودھی پوروک اس میں آہوتیاں بھی ڈالی جاویں اور پوجن کے بعد غریب آدمیوں کو کھانا کھلایا جاوے۔ اور لوہڑی کی کتھا بھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی جاوے۔ اس طریقہ سے یہ تیوہار منایا جاوے۔ اور جو شخص اس طرح یہ تیوہار منائے گا۔ وہ ہمیشہ سکھی رہے گا۔ یہ تیوہار ہمیں آپس میں مل بیٹھنا سکھلاتا ہے اور اتحاد و اتفاق کا سبق دیتا ہے۔ جس کی اہل ہنود کو سخت ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ لوہڑی کا تیوہار ہون یگیہ کی عظمت کو واضح کرتا ہے۔ جسے اہل ہنود فراموش کر چکے ہیں۔ اور جس کے ذریعہ ہمارے سینکڑوں کام سدھر سکتے ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ اہل ہنود اپنے تیوہاروں کو صحیح معنوں میں منانا سیکھیں سد

نہ سمجھو گے تو مٹ جاوگے اے ہندوستان والو
تمہارا نام تک بھی تو نہ ہوگا داستانوں میں

ماہ ماگھ کے تیوہار

مکر سنکرانتی عرف ماگھی

جب سوریہ مکر راشی میں آتا ہے۔ تب یہ سنکرانت ہوتی ہے۔ اور اس دن سے ماہ ماگھ شروع ہوتا ہے۔ یہ سنکرانتی کبھی پوہ شدی کے آخر میں اور کبھی ماگھ بدی کے شروع میں ہوا کرتی ہے۔ مکر کی سنکرانت کے بائیں یوم ۵۴ گھڑی پہلے سے اور کرک کی سنکرانت (جو ساون میں ہوتی ہے) کے بائیس یوم ۵۴ گھڑی پہلے تک سورج اترائن میں رہتا ہے۔ اور جس کی سنکرانت کے آٹھویں دن سے دھن کی سنکرانت کے آٹھویں دن تک سورج دکھشنائن رہتا ہے گویا بحساب انگریزی ۲۲ دسمبر سے ۲۱ جون تک سورج اترائن اور ۲۲ جون سے ۲۱ دسمبر تک دکھشنائن رہتا ہے۔ اترائن سورج مبارک ہوتا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے۔ جب ٹھیک اترائن ہوتا ہے۔ یعنی بساکھ جیٹھ۔ آساڑہ کے مہینوں میں تب گیانی اور بھگوت بھگت اور یوگی لوگ مرکر برہمہ لوک کو جاتے ہیں بھیشم پتا مہا بان شیا پر پڑا ہوا اس اترائن سورج کا انتظار چند ماہ کرتا رہا تھا۔ وکرمی سال و سموت کا حساب دو طرح پر جوتش کے مطابق ہے ایک شمسی دوسرا قمری۔ شمسی کا حساب سورج سے یعنی سنکرانت سے چلتا ہے اور قمری کا حساب چندر درشن سے شروع ہوتا ہے شمسی حساب سے سال کے بارہ مہینے اور ۳۶۵ دن ہوتے ہیں اور قمری کے حساب سے ہمیشہ سال بھر میں دس گیارہ یوم کم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہر تیسرے سال میں ایک مہینہ بڑھا کر قمری کو شمسی کے مطابق کر لیا جاتا ہے اس اضافہ کردہ مہینہ کا نام دو تیک مہینہ ہوتا ہے۔

سورج کا دورہ بارہ راشیوں یعنی بارہ برجوں میں ہوتا رہتا ہے۔ اسی دورہ کا سال اور بارہ ماہ ہوتے ہیں۔ ان بارہ راشیوں کے نام معہ مہینوں کے حسب ذیل ہیں یعنی فلاں راشی میں جب سورج آتا ہے تو شمسی حساب سے فلاں مہینہ شروع ہوتا ہے۔ وہو ہذا

میکھ۔ برکھ۔ متھن۔ کرک۔ سنگھ۔ کنیا۔ تُلا۔ برشچک

بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ ساون۔ بھادوں۔ اسوج۔ کارتک۔ منگر

دھن۔ مکر۔ کنبھ۔ مین

پوہ۔ ماگھ۔ پھاگن۔ چیت

فارسی و عربی علم نجوم میں ان بارہ راشیوں یا بارہ برجوں کے نام سلسلہ وار میکھ راشی سے حسب ذیل ہیں۔

حمل۔ ثور۔ جوزہ۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جدی۔ دلو۔ حوت۔

یہ زمین جب سورج کے گرد گھوم کر اپنا دورہ پورا کر لیتی ہے۔ تب ایک سال ہوتا ہے۔ اس کا بارھواں حصہ ایک مہینہ ہے۔ جس کو سورماس کہتے ہیں۔ اور جب زمین کے چاروں طرف ایک سال میں چاند گھوم جاتا ہے۔ تو اوس کے ایک مہینہ کو چندرماس کہا جاتا ہے۔ پہلا شمسی ہے اور دوسرا قمری ہے ہر ایک سنکرانتی کو تمام تیرتھوں پر میلہ ہوتا ہے لیکن میکھ کرک اور مکر کی سنکرانتی پر تیرتھوں میں زیادہ یاتریوں کی رونق ہوتی۔

اس مکر کی سنکرانتی کو پنجاب میں ماگھی اور کھچڑی کا دن بھی کہتے ہیں یو۔ پی میں اس روز خام کھچڑی معہ دکھشنا کے براہمنوں کو دیکر پھر کھچڑی پکاکر خود کھاتے ہیں اور پنجاب میں اوس روز کھچڑی معہ دکھشنا کے براہمنوں کو دی جاتی ہے اور کھچڑی یا میٹھے چاول پکاکر لڑکیوں کو اور مرد اپنی بہنوں کو کھلاتے ہیں۔ مکر سنکرانت کو الہ آباد میں تربینی کے گھاٹ پر بہت بڑا میلہ ہوتا ہے۔ یاتری لوگ بکثرت سنان کرنے آتے ہیں۔ اور چاند گرہن کو بنارس میں بڑا پرب ہوتا ہے۔

ماگھ کے مہینے میں تل سیاہ زیادہ تر شرادہ وغیرہ کرم کانڈ میں دئیے جاتے ہیں۔ کیونکہ پتروں کے لئے اور پتر راج یم کے لئے سیاہ تل ہی ویدک سدھانت کے مطابق دئیے جاتے ہیں۔

ماگھی کی کتھا

ماگھی کے متعلق یہ کتھا بیان کی جاتی ہے۔ دُرباسا رشی کے پاس ایک مفلس عورت ہاتھ باندھ کر عرض کرنے لگی مہاراج۔ میں مفلسی سے تنگ کر رکھا ہے۔ خشک روٹی بھی میسر نہیں ہوتی زندگی کے دن بری طرح کٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہے ہیں۔ کوئی ایسا اُپاؤ بتلائیے کہ جس سے مفلسی سے نجات ملے۔ اور اولاد کا سکھ بھی نصیب ہو۔ درباسا رشی کو اسکی حالت پر رحم آگیا۔ اور اس کو کہا کہ ماگھ کے مہینے کی سنکرات کے دن ودھی پورک نتھان کا دان دو اور پربھو کی پوجا کرو۔ اس کے پربھاؤ سے تمہاری غریبی دور ہوگی۔ اور تمہیں اولاد کا سکھ بھی نصیب ہوگا۔ ودھی نتھان کا دان مفلسی کو دور کرنے والا اور اولاد کا پھل دینے والا گنا جاتا ہے کرپی نے رشی کے حکم کے بموجب عمل کیا اور اپنی مراد کو پہنچی۔ ماگھ کے مہینے میں تل دان ہوتے ہیں۔ کیونکہ برج ویم راج کو تل مرغوب ہیں۔ تل کے علاوہ دہی گھی اور چاول بھی اہل ہنود دان دیتے ہیں۔ اترائین کے روز کوروں کے سیناپتی بھیشم پتامہ جی نے اپنے پران تیاگ کئے تھے؛

گنیش چوتھ

ویسے تو ہر ایک کرشن پکھش کی چوتھ کو گنیش چوتھ ہوتی ہے۔ لیکن ماگھ بدی چوتھ خصوصاً گنیش چوتھ ہے۔ اس کو سکٹ چوتھ بھی کہتے ہیں اکثر مقامات میں یہ رواج ہے کہ ایک بڑی پرگھی کا گنیش بنا کر عورتیں اس کا پوجن کرتی ہیں اور برت رکھ کر تل۔ شکر قندی وغیرہ پھلوں کو کھاتی ہیں۔ دوسرے دن یہ اشیاء میوں کو دیجاتی ہیں۔ اس روز صاحب اولاد عورتیں سکٹ کا برت بھی رکھتی ہیں۔ اور چاند نکلنے پر چاند کو ارگھ دیکر برت کھولتی ہیں۔ چاند کو پھول۔ پان۔ سپاری بھی بھینٹ دیتی ہیں۔

گنیش ہندوؤں کا وہ ہر دلعزیز دیوتا ہے۔ جسکی پوجا ہر ایک ضروری خانگی واقع اور مبارک یا پرائیویٹ پوجا میں لازمی طور پر پہلے پہل کی جاتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نیز ہر ایک کتاب یا مضمون کے آغاز میں "شری گنیش آئیمہ" تحریر کیا جاتا ہے۔
سفر کرنے ۔ نیا کام شروع کرنے ۔ نئے مکان کی تعمیر الغرض کوئی بھی ایسا شبھہ کام ہو تو شری گنیش جی کا نام لے کر کام شروع کیا جاتا ہے ۔ کیونکہ گنیش جی کو دگھن ناشک یا سدھی داتا کہتے ہیں ۔ گنیش جی شو و پاربتی کے لڑکے ہیں ۔ انہیں دانائی اور علمیت کا دیوتا کہا جاتا ہے ۔ گنیش جی کی فراست کے متعلق ان کے بچپن کے زمانہ کا ایک واقع قابل ذکر ہونے کی وجہ سے درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

گنیش جی کے بھائی کا نام کارتک تھا ۔ ایک دفعہ دونو بھائیوں میں جھگڑا اٹھ پڑا کہ بڑا کون ہے ۔ دونو شو و پاربتی کے پاس گئے وہ ان کی بات کو سنکر حیران ہو گئے انہوں نے کہا کہ تم دونو میں سے جو شخص دنیا کا سفر تھوڑے عرصہ میں کرے گا ۔ وہی بڑا سمجھا جاویگا ۔ کارتک تو سفر دنیا پر روانہ ہو گیا ۔ مگر گنیش جی نے چپ چاپ اپنے والدین کے گرد چکر لگایا ۔ اور نمسکار کر کے انعام کا طالب ہوا ۔ شو جی نے کہا کہ تم نے تو دنیا کا سفر نہیں کیا ۔ گنیش جی بولے میں نے اپنے والدین کے گرد چکر لگایا ہے ۔ میرے لئے میری دنیا تو میرے "والدین" یعنی ماتا پتا ہیں ۔ اس لئے میں نے آپ کے فرمان کے بموجب تھوڑے سے وقفے کے اندر ساری دنیا کا چکر لگا لیا ہے ۔ اس واقع کے بعد گنیش جی دانائی کے لئے مشہود ہو گئے ۔

شٹ تلا اکادشی

ماگھ بدی اکادشی کو شٹ تلا اکادشی کہتے ہیں ۔ یہ کرشن پکھش میں ہونے کی وجہ سے پتروں کا تعلق رکھتی ہے ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وجہ تسمیہ ۔ کرشن پکھش پتردں کا ایک دن ہوتا ہے اور شکل پکھش اون کی ایک رات ہوتی ہے ۔ مکر کی سنکرانتی کے بعد کرشن پکھش کی پہلی اکادشی یہی آتی ہے ۔ لہٰذا اس کو اور اس کے چار یوم بعد اماوس کو پتروں کا شرادہ وغیرہ خاص طور پر ہوتا ہے ۔ اس شٹشٹ تلا اکادشی کا نام ہی تلا اکادشی ہے یعنی تلوں کی اکادشی اور تل سیاہ معہ جو کے خاص طور پر پتردں اور یم راج کے لئے شرادہ اور ترپن میں دیئے جاتے ہیں ۔ اس روز تلوں کو چھ طرح سے کام میں لاتے ہیں ۔ اسلئے اسکا نام شٹشٹ تلا اکادشی ہے ۔

ودھی ۔ اس روز شنان کرنے سے پہلے تلوں کو جل میں ڈالیں ۔ تلوں کو پیس کر بدن پر لیپ کریں ۔ پھر نہائیں ۔ تلوں کا ہون کریں ۔ تلوں سے پتروں کا شرادہ ترپن کریں ۔ تل ہی مختلف طریقوں سے کھائیں ۔ تلوں کا دان معہ دکشنا کے کریں ۔ اس طرح چھ طریقوں سے آج کے دن تلوں کا استعمال ہوا ہے ۔

بسنت پنچمی

ماگھ شدی پنچمی کو بسنت پنچمی ہوتی ہے ۔ یہ وہ مشہور اور تمام موسموں کا سرتاج تیوہار بسنت ہے جسکی بابت بھگوت گیتا میں شری بھگوان کرشن بھی ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔ کہ

"میں موسموں میں بسنت ہوں" ۔

اس کو نوروز بھی کہتے ہیں ۔ اس دن سے موسم بہار کی زندگی خیز جلوہ ریزیاں گلستان عالم میں نظر آنے لگتی ہیں جسم کے منجمد خون میں گردش شروع ہوجاتی ہے ۔ چمنستانوں میں پھولوں کی مہک اور بلبلوں کے چہچہوں کے نظارے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نظر آنے لگتے ہیں۔ گویا گلستانِ جہاں کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔

بسنت رت کو فارسی میں موسم بہار کہتے ہیں۔ اِس موسم بہار ہی کو مجسم دیوتا مان کر یہ بسنت پنچمی کا تیوہار چلا ہے۔

دیگر تعلقات۔ چونکہ آج سے موسم بہار کا آغاز ہونے سے دنیا پر قدرت کی زبردست طاقتوں کا ایک خاص اثر پڑتا ہے یہ تو شاستروں کی اور قدرتی بات ہے لیکن اس کے علاوہ پنجاب میں بسنت کو چند سو برسوں سے اس وجہ سے بھی زیادہ مقدس مانا جاتا ہے کہ اوس روز دھرم ویر حقیقت رائے دھرم کی ویدی پر شہید ہوا تھا۔ لیکن اوس نے اپنے سناتن دھرم کو نہیں چھوڑا تھا۔ لاہور میں حقیقت رائے کی سمادھ ہے وہاں ہر سال بہت بڑا میلہ ہوتا ہے۔

دنیا بھر کے عالموں نے اس بسنت تیوہار کے متعلق عجیب وغریب تخیلات کا اظہار کیا ہے۔ گویا یہ تیوہار ایک عالمگیری طاقت اپنے دامن میں نہاں رکھتا ہے۔ فارسی اور عربی شاعروں نے بلکہ یورپین شاعروں نے بھی بسنت کی دلفریبیوں پر قابل تعریف خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ایران میں اس روز خاص جشن منایا جاتا ہے۔ جاپان اور چین میں دعوتیں ہوتی ہیں۔ اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔ بنگال اور دکشن میں بڑے بڑے اظہار خوشی کے کام کئے جاتے ہیں۔ اور ودیا حاصل کرنے کے لئے یہ دن مبارک سمجھا جاتا ہے

ودھی وسرسوتی پوجن۔ چونکہ بسنت پنچمی سے شری برہماجی نے پیدائش عالم کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ اور جیت شدھی پرتی پدا کو تمام کون ومکان مکمل کر کے بنا دیا تھا۔ اس لئے بسنت پنچمی کو شری برہما کا پوجن اور بھگوان دشنو جی کا پوجن ہوتا ہے۔ پہلے جسم پر تیل کی مالش کر کے اشنان کرنا چاہئیے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پھر کپڑے پہن کر سب سے پہلے بھگوان وشنو یا شری بھگوان کرشن یا بھگوان رام کی مورتیوں کا پوجن کرکے گلال چڑھانا اور حسب معمول پھول۔ خوشبو اور مٹھائی دکھشنا وغیرہ سے پوجن کرنا چاہیئے۔ سرسوں اور انب کے شگوفے بھی بھگوان پر چڑھاتے ہیں۔ پھر لکشمی جی کا پوجن ہوکر شری برہما جی کا پوجن ہوتا ہے اور چونکہ برہما کی لڑکی سرسوتی جی نے دنیا والوں کے لئے کھانے پینے کپڑا پہننے اور کپڑا کاٹ کر سینے۔ لکھنے پڑھنے گانے بجانے اور تمام دیگر امور کی واقفیت اپنی دماغی قابلیت سے بہم پہونچائی تھی۔ اس وجہ سے سرسوتی جی کا بھی خاص پوجن ہوتا ہے ان کو ودیا کی دیوی وید شاستروں میں بتلایا گیا ہے۔ ودوان لوگ اس روز بھگوان کرشن کا پوجن کرکے سرسوتی دیوی کا پوجن کرتے ہیں۔

موسم بسنت کا قدرتی اثر تمام زمانہ پر ایسا ہوتا ہے کہ ہر طرف بسنتی رنگ ہی نظر آتا ہوا طبیعت کو فرحت بخشتا ہے۔ اسلئے لوگ بسنتی رنگ کی پگڑیاں باندھتے ہیں۔ جنگلوں میں سرسوں کے بسنتی پھول کچھ اور ہی جوبن دکھاتے ہیں۔ یہ تمام نظارے قابل دید ہیں آجکل ہندو بھائیں بھی یہ تیوہار مناتے ہیں۔ اور ہر جگہ ٹورنمنٹ بھی کئے جاتے ہیں جو قابل تعریف بات ہے۔

سورتھ سپتمی

ماگھ شدی سپتمی کو سورتھ سپتمی ہوتی ہے اس کو آجکل لوگ قریباً بھول گئے ہیں۔ یہ دن سورج بھگوان کی پوجا کا دن ہے۔ اور دیگر تیوہاروں کی طرح یہ بھی ویدک تیوہار ہے۔ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھر وید۔ ہر ایک میں سوریہ بھگوان کی پوجا کا ذکر آتا ہے۔ یجر وید ادھیائے ۲۰ منتر ۲۷ میں پرماتما

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نے تبلایا ہے کہ

"سورج کے اندر جو ایک پُرش کا چہرہ نظر آتا ہے وہ میں ہی اوم کہم برہمہ ہوں"۔

یہی بھگوان کرشن گیتا ادھیائے دس شلوک ۲۱ میں فرماتے ہیں۔ کہ "میں سورج میں وشنو ہوں"۔

ایسا ہی اتھروید ۱۷-۱-۲۲ میں اودے ہونے والے۔ اودت ہوئے ہوئے اور غروب ہونے والے سورج کو نمسکار کرنی تبلائی ہے۔ ایسے ہی پرانوں سے سورج کی پوجا کا سلسلہ جاری ہُوا ہے۔ آجکل برائے نام دیدوں کے ماننے والے نویں ویدک دھرمی مگر ناستک لوگ دیگر تمام سا کار اُوپاسناؤں کے ساتھ سورج بھگوان میں بھگوان وشنو کے پوجن کو بھی نہیں مانتے۔

ودھی۔ اس روز سورج کے نکلتے ہی سنان کرنا چاہئے۔ چاندی وغیرہ کے برتن میں آٹے کے چراغ میں گھی ڈالکر جلا کر سورج بھگوان کی آرتی اُتاری جائے پھر اوس چراغ کو پانی میں تیرتے ہوئے چھوڑ دیں۔ پتروں اور دیوتاؤں کا ترپن اور شرادہ کریں۔ پھر سورج کو ارگھ دے کر پوجا کرے۔ اس سے بہت سے روحانی اور دنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جوتش میں سورج کو آتما تبلایا ہے اور ویدشاستر اوس میں وشنو بھگوان کا چہرہ تبلاتے ہیں۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ سورج بھگوان کے ودھی پوربک پوجن سے کس قدر فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

اچلا سپتمی۔ اسی ماگھ شدی سپتمی کو اچلا سپتمی بھی ہوتی ہے۔ اس تیوہار کا ذکر پنچانگوں میں آتا ہے۔ لیکن یہ تیوہار آجکل کسی جگہ بھی نہیں کیا جاتا شاید ہی ہندوستان کا کوئی حصہ ہو۔ جہاں کے بعض لوگ اس کو کرتے ہوں بھوشیہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پران میں اس کا ذکر آتا ہے۔

وجہ تسمیہ۔ اس تیوہار کے کرنے سے استری اپنے پتی اور پتروں وغیرہ کے سکھ کو پاتی ہے۔ یہ برت عورتوں کے لئے ہے۔

ودھی۔ ایک دن پہلے چھٹھ کو عورتیں ایکبار بھوجن کریں اور سورج بھگوان کا پوجن کریں۔ اگلے دن اچلا ستمی کو صبح ہی کسی تالاب یا دریا وغیرہ پر جا کر گھی کا چراغ جلا کر سورج کی بھینٹ کریں۔ اور دوج کی اشٹ دلی سورتی بنا کر بیچ میں شیو۔ پاربتی کو ستھاپت کرکے پوجن کریں۔ اور تانبے کے برتن میں چاول وغیرہ بھر کر معہ دکشنا کے دان دیں۔ پھر سورج کو نمسکار کرکے گھر آدیں اور براہمن بھوجن کرکے خود بھی بھوجن کریں۔

ایسا کرنے سے استریوں کو سوبھاگیہ۔ پتی اور پتروں کا سکھ۔ دھن دھانیہ سب کچھ ملتا ہے۔

بھیشم اشٹمی

ماگھ شدی اشٹمی کو بھیشم اشٹمی ہوتی ہے۔ مہابھارت میں اس تیوہار کے کرنے کا بڑا مہاتم لکھا ہے۔

وجہ تسمیہ۔ اکھنڈ بال برہمچاری اور مہابھارت کے سُشیر بیر مہا گیانی بھیشم پتا مہا اس روز ہی اپنا جسم تیاگ کر سورگ لوک کو پدھارے تھے۔

ودھی۔ اس روز صبح کو سنان کرکے شرادھ پدھتی کے مطابق بھیشم پتا مہا کا شرادھ اور ترپن کیا جائے۔ ہون کریں۔ ترپن ناموں کے ساتھ کریں۔ پدم پران میں بتایا ہے کہ اگرچہ دوسرے شرادھ وہ لوگ نہیں کرتے۔ جن کے ماں باپ زندہ ہوں۔ لیکن یہ بھیشم کا شرادھ زندہ والدین والے انسانوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کو بھی ضرور کرنا چاہیئے۔ اس سے بھیشم پتامہا اشیرواد دیتے ہیں ؛

ماہ پھاگن کے تیوہار

شیوراتری

پھاگن کرشن پکش کی چودش کو شیوراتری ہوتی ہے۔ شیوجی کے بہت نام ویدوں۔ شاستروں اور پرانوں میں آتے ہیں۔ یعنی رُودر۔ مہادیو۔ تریمبک۔ تری نیتر۔ مہیشور۔ پشوپتی۔ اُگر دیو۔ اشنی۔ کیلاش پتی۔ جٹا دھر۔ مہاکال۔ وشوناتھ وغیرہ وغیرہ۔

یجروید کا سولھواں ادھیائے عام طور پر رودرادھیائے ہی کے نام سے مشہور ہے اُس میں شیوجی کا نام رودر نام اسے نیل گریوا۔ اگھور۔ گریش وغیرہ ناموں سے بہت کچھ ستتی آتی ہے۔ اسی طرح رگوید اور دیگر ویدوں میں شیوجی کا ذکر آتا ہے اور پُرانوں میں زیادہ تفصیل آتی ہے۔

شیوجی کے مندر یعنی شیوالہ شاید ہی کوئی جگہ ہوگی جہاں نہ ہونگے ورنہ ہر مقام میں شیوالہ کوئی نہ کوئی ضرور ہی موجود ہوگا۔ بنارس میں تو مشہور ہے کہ عام طور پر کہیں ہاتھ مارو تو شیوجی کی مورتی ہی ملے گی۔ بنارس میں بکثرت شیوالہ ہیں اور سب سے بڑا مندر وشوناتھ جی کے نام سے شیوجی کا ہے وہاں بکثرت یاتری جاتے ہیں۔

چند شیو مندروں کا ذکر۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی واقفیت کے لیئے چند مہان مندروں یعنی شیوالوں کا نام ذیل میں لکھا جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جہاں شیوراتری بڑی دہوم دہام سے منائی جاتی ہے۔
(۱) پربھاس پور میں سومناتھ کا مندر (۲) شہر شیلیا میں ملکارجن کا مندر (۳) اجین میں مہاکال کا مندر (۴) نربدا کے کنارے اونکار مادھاتا کا مندر (۵) ہمالیہ میں کیدار ایشور کا مندر (۶) واگنی بن میں بھیما شنکر کا مندر (۷) کاشی میں وشنوناتھ جی کا مندر (۸) ناسک میں تریکیشور کا مندر (۹) چتا بھومی میں نیج ناتھ کا مندر (۱۰) وارُک بن میں ناگ ناتھ کا مندر (۱۱) راس کماری میں رامیشور کا مندر (۱۲) بیرول میں گھرن ایشور کا مندر (۱۳) بنگال میں تارکیشور کا مشہور مندر جہاں چند سال ہوئے ستیہ آگرہ ہوا تھا۔ اور اسی طرح بہت سے مندر مختلف مقامات میں مشہور ہیں۔

ابتدا۔ اس برت کی ابتدا کسی جگہ نہیں ملتی۔ البتہ مہابھارت شانتی پرب میں اس کا ذکر آتا ہے۔ کوروں کی فوج کا جرنیل بھیشم پتامہ جب میدان جنگ میں زخمی ہوکر تیروں کے بستر پر پڑا ہوا ہے وہ فلسفہ موت اور دیگر مضامین پر اپنے لواحقین کو اپدیش دیتا ہے۔ اور شوراتری کے متعلق اس نے اتنا کہا تھا کہ شوراتری کا برت پہلے پہل راجہ چتر بھانو نے منایا تھا۔ جو خاندان اکشواکو کی نسل میں سے تھا۔ چتر بھانو اپنی پارسائی بھگتی اور سخاوت کی وجہ سے مشہور تھا۔ اور اس کی سلطنت میں یہ برت خصوصیت کے ساتھ غریب و امیر رکھتے تھے۔ اور رات شیو پوجا میں گذارتے تھے۔

وجہ تسمیہ۔ شوراتری کے متعلق یہ کتھا لنگ پران میں ملتی ہے۔ اور یہی اس تیوہار کی وجہ تسمیہ ہے۔ کہ ایک مرتبہ کیلاش پربت پر بیٹھے ہوئے پاربتی نے مہادیو سے پوچھا "بھگوان" وہ کون سا برت ہے۔ جس کے کرنے سے انسان موکش کو بھی پراپت ہو جائے یہ سنکر مہادیو نے کہا کہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شیو دہا سے ماہ پھاگن کے اندھیرے پکش کو جو منش برت کرے۔ میز پوجن کرے۔
اور رات کے وقت جاگتا رہے۔ وہ ضرور موکش پد کو حاصل کرتا ہے۔ اے پاربتی
اس کے متعلق میں ایک کتھا کہتا ہوں۔ وہ سنو
(کتھا) پرتینت دیش میں ایک شکاری رہتا تھا۔ وہ ہر روز شکار مار کر
لاتا تھا اور اپنے کنبہ کی پرورش کرتا تھا۔ پھاگن کے اندھیرے پکش کے
تیرھویں دن ایک قرض خواہ ساہوکار نے اس قرضدار شکاری مذکور کو
روپیہ وصول کرنے کی غرض سے ایک دیومندر میں قید کر دیا۔ اس دیومندر
میں قرضدار قیدی شکاری نے ست دھرم کی بے شمار کتھاؤں کو سنا۔
اور پھر دوسرے دن ہونے والی شیوراتری کی سوچنا بھی سنی۔ ساہوکار نے
ایک دن قید کے بعد شکاری کو چھوڑ دیا۔ قید سے نکل کر شکاری اپنے گاؤں
کے جنوب کی طرف شکار کی تلاش میں نکلا۔ اور تمام جنگل میں بھٹکتا رہا۔ مگر اسے
کوئی شکار نہ ملا۔ لاچار وہ بھوک سے نڈھال ہو گیا۔ اور پانی کی تلاش کرنے لگا
آخیر میں اس نے شکاریوں کا مقرر کیا ہوا ایک پانی کا استھان ڈھونڈ لیا۔
اس شکار گاہ پر مسافروں کا ایک شوالہ تھا۔ اور ساتھ ایک بل کا درخت بھی کھڑا
تھا۔ گذشتہ دن قید میں جس طرح پر اس نے پوجاریوں کو شیوجی پر بل پتہ
چڑھاتے دیکھا تھا۔ اس وقت یہ بل پتر توڑ توڑ کر شیوجی کے بل پتر ولٹ
پرسن کرنے لگا۔ شیو پوجن سے اس کو آنند آتا گیا۔ اور یہ اسی میں مگن ہو گیا
جب ایک پہر رات گذر گئی۔ تو ہرنی اس جگہ پانی پینے کے لئے آئی شکاری
نے دھنش کو شکار کی طرف سیدھا کیا۔ تو اس وقت ہرنی گھبرا کر درخواست
کرنے لگی کہ تم کیا ظلم کرنے لگے ہو۔ شکاری نے ہرنی کو جواب دیا۔ میری
سمجھ میں کوئی ظلم کی بات نہیں ہے۔ میں ہر روز شکار مار کر اپنے کنبہ کی پرورش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرتا ہوں۔ ہرنی نے جواب دیا۔ آپ کی سمجھ میں اگر ظلم کی بات نہیں ہے۔
مگر مجھ پر بھاری ظلم ہے آجکل مجھ کو بچے پیدا ہونے والے ہیں۔ اگر تم
نے مجھے قتل کرنا ہے تو میں تمہارے ساتھ اقرار کرتی ہوں کہ جس وقت
میرے بچے پیدا ہو جائیں گے میں بچوں کو اپنے خاوند کے حوالے کر کے
تمہارے پاس آجاؤنگی۔ اس وقت مجھ کو نہ مارو۔ چونکہ شکاری کے دل میں
شیوجی کی پوجا کا پربھاؤ تازہ تھا۔ اس نے اس کو چھوڑ دیا۔ اب یہ شکاری کسی
دوسرے شکار کی انتظار کرنے لگا۔ آدھی رات گذرنے پر ایک اور نوجوان
ہرنی اس جگہ پانی پینے آئی تو شکاری نے اس کی طرف تیر سیدھا کیا۔ تو
اس ہرنی نے شکاری سے درخواست کی میں اس وقت اپنے خاوند کی
تلاش میں ہوں جس وقت مجھے خاوند مل جائیگا۔ تو میں وعدہ کرتی ہوں۔ کہ
پھر تمہارے پاس واپس آجاؤں گی۔ شیوجی کی پوجا کرنے سے اس کے دل
میں جذبہ رحم پیدا ہو گیا تھا۔ اس نے ہرنی کو چھوڑ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد
ایک اور ہرنی اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ پانی پینے آئی۔ شکاری
اس کو مارنے لگا۔ تو ہرنی نے درخواست کی۔ کہ ان بچوں کو میں اپنے خاوند
کے پاس چھوڑ آؤں تو پھر مجھے قتل کر دینا شکاری نے اسے بھی چھوڑ دیا۔ رات
کے آخیر حصہ میں ایک ہرن پانی پینے آیا۔ شکاری اس کو مارنے کو تھا۔ کہ
ہرن نے درخواست کی کہ مجھے جلدی سے مار ڈالو۔ کیونکہ مجھ سے پہلے
میری ہرنی اور بچے اس جگہ پانی پینے آئے تھے۔ تم نے اُن کو مار ڈالا ہے
ان کے بغیر میرا جینا بے کار ہے۔ اب مجھے مار ڈالو۔ شکاری نے جواب
دیا۔ میں نے پہلی ہرنیوں کو ان کے واپس آنے تک چھوڑ دیا ہے۔ ہرن نے
کہا جب آپ نے ان کو چھوڑ دیا تو مجھے بھی چھوڑ دیجئے میں اُن کو ملنے کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بعد آپ کے پاس واپس آجاؤنگا۔ کیونکہ جس غرض سے تم نے اُن ہرنیوں کو چھوڑا ہے اُن کا تمام دارومدار میری زندگی پر ہے میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں خود بھی حاضر ہونگا۔ اور اُن کو بھی ہمراہ لاؤنگا۔ تمام رات شیوجی کی پوجا کرنے سے اس کا من پوتر ہو گیا تھا۔ اس نے ہرن کو بھی چھوڑ دیا۔ ماہ پھاگن کے اندھیرے پکھش کی چودھویں رات مہا شیوراتری کو شکاری نے شیو پوجن کرنے اور اپنے شکار ہرنیوں کو آزاد کرنے میں گذار دی صبح ہوئی اس نے نہا دھو کر پھر شیو پوجن کیا۔ شیوجی پر بل پتر چڑھائے ادھر وہ ہرن اپنے مسکن پر پہنچ گیا۔ اور اپنے عیال اطفال سے ملکر کہنے لگا کہ سچ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اور یہ جسم فانی ہے۔ وعدے کا پاس ضروری ہے۔ اس لئے ہمیں اس وقت شکاری کے پاس پہنچ جانا چاہیئے ہرن جملہ ہرنیوں ذبچوں کو ساتھ لے کر چل پڑا۔ اس وقت جنگل میں ہیبت کا عالم تھا۔ جنگل کے تمام چرند پرند اُن کی جدائی پر زار زار رو رہے تھے اور وہ بخوشی اپنے آپ کو موت کے حوالے کرنے کے لئے جا رہے تھے جس وقت شکاری نے اپنے شکار کو وعدے کے بموجب اپنے سامنے دیکھا تو شیو پوجن کرنے سے اس کا من نرمل ہو چکا تھا۔ خوشی کرنے کی بجائے زار زار رونے لگا۔ اسے اُن کی بیکسی پر رحم آگیا۔ اور اس نے سب کو آزاد کر دیا۔ اور شیوجی کی سچے دل کے ساتھ پرارتھنا کی کہ جس طرح پر اس ہرن کے اندر سچ کی قدر ہے۔ اسی طرح میرے اندر سچ کا پربھاؤ پیدا کرو۔ اے شیوجی تم سچے ہو تو مجھے درشن دو۔ میں نے اسی وقت اپنے اوس شکاری بھگت کی پکار سن لی۔ اور شیولوک سے بوان بھیجا۔ کہ شکاری کو موکھش دھام میں لاؤ۔ اے پارتبی یہ سب پربھاؤ مہا شیوراتری کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

برت کا ہے۔ جو شخص ودھی پورنک اس برت کو رکھے گا۔ موکھش پد حاصل کرے گا۔

تیوہار ہولی

ہولی بھی ایک خاص مسرت وخوشی کا تیوہار ہے ویسے تو ہندو قوم کا ہر ایک تیوہار کسی نہ کسی خاص تاریخی اور دھارمک واقعہ کی یادگار ہے۔ اور ہر شخص کا کلیان کر سکتا ہے لیکن تیوہار ہولی میں ایک خاص خوبی یہ بھی ہے کہ یہ ایک خاص تاریخی اور دھارمک واقعہ کی یادگار بھی ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ تیوہار پھاگن شدی پورنماشی کو ایسے موسم میں ہوتا ہے کہ جب فصل خزاں کے بعد کون ومکان موسم بہار کا نیا زندگی بخش جامہ پہنے ہوئے ہوتا ہے اسی یوم مبارک کو سردی کے کپڑے اوتار کر موسم گرما کے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ گویا زمانہ نئی جون بدلتا ہے۔ انسانوں حیوانوں پرندوں وغیرہ سب کا خون جسم کی رگوں میں گردش میں آنے لگتا ہے۔ اس گردش سے قدرتاً دل میں کیا بلکہ رگ رگ میں ایک مسرت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو مستی کا عالم کہتے ہیں۔ کیونکہ زمانہ اس روز عین عالم شباب کی مستی کا جامہ پہنے ہوئے ہوتا ہے۔

وجہ تسمیہ۔ جس طرح ایک تاریخ کو کئی مشہور واقعات مختلف زمانوں میں ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پھاگن شدی پورنماشی کو بھی کئی مشہور اور خاص خاص واقعات ہو چکے ہیں۔ اس لئے جو لوگ محقق اور علم التواریخ اور دھارمک کتب کے عالم نہیں ہیں وہ بہت پریشانی میں مبتلا ہو کر خیال کرتے ہیں۔ کہ اس تیوہار کی غرض وغایت دراصل نہ معلوم کونسی ہے۔ اور نہ معلوم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ان میں سے کس وجہ سے یہ تیوہار چلا۔

اس تاریخ کو منو آدی تھی بھی ہوتی ہے اور برہماجی کے دن میں ہونے والے چودہ منوؤں میں سے ایک منو کی پیدائش بھی اسی تاریخ کو ہوئی تھی۔ اسی طرح اور کئی واقعات اس تاریخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن دراصل یہ تیوہار بھگت پرہلاد اور شہر ملتان سے خاص تعلق رکھتا ہے۔ یعنی جب ہرنیہ کشیپو اپنے لڑکے بھگت پرہلاد کو کئی طرح سے مارنے کی کوشش کر چکا۔ اور بھگوان کی کرپا سے وہ نہ مر سکا تب ہرنیہ کشیپو کی بہن اور پرہلاد کی پھوپھی ہولکا نامی نے ارادہ کیا کہ میں بجر کا جسم رکھتی ہوں مجھے تو آگ جلا نہ سکے گی۔ اس لئے پرہلاد سے کہو کہ اگر تیرا کوئی ایشور ہے اور تجھ کو بچا سکتا ہے تو آ میرے ساتھ آگ میں بیٹھ جا۔ وہ تجھ کو بچا لے گا۔

چنانچہ بھگت پرہلاد شری بھگوان کا دھیان کرتا ہوا ہولکا کے ساتھ آگ میں بیٹھ گیا۔ آگ سے ہولکا تو جل گئی لیکن بھگوان ہری کی کرپا سے پرہلاد کو آگ ذرا سا بھی نقصان نہ پہنچا سکی۔ سب لوگوں نے خوشیاں منائیں اس لئے سب جگہ مشہور ہو گیا کہ ہولکا جل گئی اور پرہلاد بچ گیا۔

اُس روز سے اس خاص واقعہ کی یادگار میں ہولکا اکشنی ہی کے نام سے یہ تیوہار مشہور اور جاری ہو گیا۔ جو اب تک برابر جاری ہے اور ہندوستان کے علاوہ باہر کے بہت سے مقامات اور جزائر تک میں منایا جاتا ہے۔

رودھی۔ آج کل تو ہولی کے دن۔ بھنگ۔ شراب اور نہ معلوم کیا کیا نشے پی کر خاک۔ دھول اور کیچڑ پھینکی جاتی ہے سیاہ رنگ اور مختلف گاڑھے رنگوں سے ہاتھ منہ رنگے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بیہودہ بکواس کی جاتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے۔ لیکن زمانہ قدیم میں ایسا نہ ہوتا تھا۔ آج کل بہت جگہ شام کے وقت زن و مرد ہولی پوجن کرتے ہیں۔ مگر وہ بھی غلط ہے۔

دراصل اس دن صبح سے برت رکھا جائے دن کو بھگوان وشنو یا بھگوان کرشن یا بھگوان رام کے ٹھاکردواروں میں جاکر اُن کا پوجن کرکے عبیر گلال اور رنگ اُن پر ڈالا جائے اور اس طرح خوشیاں مناتے اور بھگوان کی بھگتی کرتے ہوئے یہ پرارتھنا کی جائے کہ

"اے پربھو! جس طرح آپ نے آگ میں اپنے بھگت پرہلاد کی رکھشا کی تھی۔ اسی طرح ہماری بھی ہر ایک کشٹ سے رکھشا کیجئے" وغیرہ

شام کو ہولی جہاں پر بنائی جائے اُس جگہ ہولکا راکھشسنی کا پوجن نہ کیا جائے بلکہ اُس جگہ بھی بھگتوں کے رکھشک سروویاپک بھگوان وشنوجی کا ہی پوجن شردھا اور بھگتی بھاؤ سے کیا جائے۔ اور چندرماں نکلنے پر بھوجن کیا جائے۔

دوسرے دن یعنی چیت بدی پرتی پدا کو ہندوستان وغیرہ میں دولہنڈی کہتے ہیں۔ اُس دن صبح کو سنان کرکے پھر بھگوان کرشن یا بھگوان رام کا پوجن شردھا پوروک کریں۔ ان کو سفید کپڑے پہنائیں۔ اور پھر اُن پر رنگ اور عبیر و گلال ڈالیں۔ اس کے بعد آپس میں صرف رنگ اور عبیر و گلال ڈالکر خوشیاں منائیں۔

برج یعنی متھرا اور برندابن۔ گوکل۔ برسانہ۔ نندگاؤں وغیرہ کی ہولی مشہور ہے۔ اور دیکھنے کے قابل ہے۔ بھگوان کرشن نے خود ہولی اور دولہنڈی کے دن رنگ اور گلال و عبیر سے ہولی کھیلی۔

دولہنڈی کو دوپہر کے بعد ہولی کھیلنے پر لوگ سنان کرنے یا رچات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

موسم گرما کے تبدیل کرتے ہیں۔ کھانا کھاتے ہیں۔ پھر شام کو باغات کی سیر کو جاتے ہیں ؀

ماہِ چیت کرشن پکھش کا تیوہار

بسوڑہ

چیت کرشن پکھش کی سپتمی کو شیتلا سپتمی ہوتی ہے۔ اس کو بسوڑہ بھی کہتے ہیں۔ بسوڑہ بمعنی باسی پکوان کے ہیں۔ اس روز گرہستی لوگ ایک رات پہلے کا پکا ہوا باسا پکوان کھاتے ہیں۔ تازہ کھانے کی ممانعت ہے

عورتیں اس روز اپنے بچوں کی خیریت اور تندرستی کے لئے شیتلا دیوی کا پوجن کرتی ہیں۔ بعض لوگ چوراہے میں شیتلا پوجن کرتے ہیں اور بعض اپنے گھروں میں پہلی رات کو پوری۔ کچوری بین اور گڑ کی پوری وغیرہ۔ اگلی صبح کو کھانے کے لئے عورتیں تیار کرلیتی ہیں۔ شیتلا دیوی کے لئے بھات پکاتی ہیں۔ صبح کو پکے ہوئے چاولوں میں ہلدی ملا کر آئیپن بناتی ہیں اور بھیگے ہوئے چنے اور بھات اور دیگر اشیاء خشخاش۔ بنولہ۔ مسور کی دال۔ کچا کاغذ جسکو شیتلا کا پوجا پا کہتے ہیں۔ شیتلا پر چڑھا کر پوجتے ہیں ؀

اوم شانتی شانتی شانتی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

Hinduon ke Teuhar
(Festivals of Hindus)

by

Lala Bal Kishan Batra Abr

Khuda Bakhsh Oriental Public Library,
Patna.

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri